Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

ہفت روزہ

قادیان

شمارہ 41

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

بدر

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

13 ذوالحجۃ 1435 ہجری / 9 اخاء 1393 ہش / 9 اکتوبر 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اُس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اُس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہوسکتا ہے۔ اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے

فرمودات سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام

مَیں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذُرّیّتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اُس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اسکے نُور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اُس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔

وہ لوگ جو اس خیال پر جمے ہوئے ہیں کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاوے یا مرتد ہو جائے اور توحید پر قائم ہو اور خدا کو واحد لاشریک جانتا ہو وہ بھی نجات پا جائے گا اور ایمان نہ لانے یا مرتد ہونے سے اس کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا جیسا کہ عبدالحکیم خان کا مذہب ہے ایسے لوگ درحقیقت توحید کی حقیقت سے ہی بے خبر ہیں۔ ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ یوں تو شیطان بھی خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک سمجھتا ہے۔ مگر صرف واحد سمجھنے سے نجات نہیں ہوسکتی بلکہ نجات تو دو امر پر موقوف ہے۔

(۱) ایک یہ کہ یقین کامل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی اور وحدانیت پر ایمان لاوے۔

(۲) دوسرے یہ کہ ایسی کامل محبت حضرت احدیّت جلّ شانہٗ کی اُس کے دل میں جاگزین ہو کہ جس کے استیلا اور غلبہ کا یہ نتیجہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت عین اُس کی راحتِ جان ہو جس کے بغیر وہ جی ہی نہ سکے اور اس کی محبت تمام اغیار کی محبتوں کو پامال اور معدوم کر دے یہی توحید حقیقی ہے کہ بجز متابعت ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔ کیوں حاصل نہیں ہوسکتی؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کرسکتیں اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اِس حد تک ہے کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کر کے صانع کی ضرورت محسوس کرے مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شئے ہے اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچنا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے وہ درحقیقت موجود بھی ہے یہ اور بات ہے۔ اور چونکہ عقل کا طریق ناقص اور ناتمام اور مشتبہ ہے اسلئے ہر ایک فلسفی محض عقل کے ذریعہ سے خدا کو شناخت نہیں کرسکتا بلکہ اکثر ایسے لوگ جو محض عقل کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں آخر کار دہریہ بن جاتے ہیں۔ اور مصنوعات زمین و آسمان پر غور کرنا کچھ بھی اُن کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کے کاملوں پر ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں اور اُن کی یہ حجت ہے کہ دنیا میں ہزارہا ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں جن کے وجود کا ہم کوئی فائدہ نہیں دیکھتے اور جن میں ہماری عقلی تحقیق سے کوئی ایسی صنعت ثابت نہیں ہوتی جو صانع پر دلالت کرے بلکہ محض لغو اور باطل طور پر اُن چیزوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ افسوس وہ نادان نہیں جانتے کہ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ اِس قسم کے لوگ کئی لاکھ اِس زمانہ میں پائے جاتے ہیں جو اپنے تئیں اول درجہ کے عقلمند اور فلسفی سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے وجود سے سخت منکر ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر کوئی عقلی دلیل زبردست اُن کو ملتی تو وہ خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار نہ کرتے۔ اور اگر وجود باری جلّ شانہٗ پر کوئی بُرہان یقینی عقلی اُنکو ملزم کرتی تو وہ سخت بے حیائی اور ٹھٹھے اور ہنسی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر نہ ہوجاتے۔ پس کوئی شخص فلسفیوں کی کشتی پر بیٹھ کر طوفان شبہات سے نجات نہیں پا سکتا بلکہ ضرور غرق ہوگا اور ہرگز ہرگز شربت توحید خالص اُس کو میسر نہیں آئے گا۔ اب سوچو کہ یہ خیال کس قدر باطل اور بدبودار ہے کہ بغیر وسیلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے توحید میسر آسکتی ہے اور اس سے انسان نجات پا سکتا ہے۔ اے نادانو! جب تک خدا کی ہستی پر یقین کامل نہ ہو اُس کی توحید پر کیونکر یقین ہو سکے۔ پس یقیناً سمجھو کہ توحید یقینی محض نبی کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے دہریوں اور بدمذہبوں کو ہزارہا آسمانی نشان دکھلا کر خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کر دیا اور اب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل پیروی کرنے والے اُن نشانوں کو دہریوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اُس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اُس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہوسکتا ہے۔ اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 115 تا 118 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118 تا 121)

ہمارا احمدی ہونا ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ صرف ظاہری رنگ اور الفاظ میں ہی نہیں بلکہ حقیقت میں ہم رحمان خدا کے بندے بننے کی کوشش کریں۔

ہم میں سے ہر بچے، بوڑھے، عورت اور ہر مرد کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ جیسے بھی حالات ہوں ہر حالت میں میں نے سچ بولنا ہے۔ خاص طور پر احمدی عورتوں کو سچائی کے قائم کرنے کے لئے ایک مہم چلانی چاہئے۔

(مستورات سے خطاب میں سورۃ الفرقان کی آیات کے حوالہ سے عباد الرحمان کے اوصاف اپنانے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ کی اہم نصائح)

’عالمگیر بے چینی کی وجہ اور اس کا علاج‘ کے موضوع پر مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب، ’تعلق باللہ کے ایمان افروز واقعات‘ کے موضوع پر مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں اور ’حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نصرت الٰہی کے وعدے اور ان کا ظہور‘ کے موضوع پر مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب کی پُرمغز ٹھوس علمی و معلوماتی تقاریر۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں اسناد و میڈلز کی تقسیم

مختلف معزز مہمانوں کے ایڈریسز۔ جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور خدمت انسانیت کے کاموں پر خراج تحسین۔ اس سال کے لئے Peace Prize کا اعلان

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے 48ویں جلسہ سالانہ کی مختصر رپورٹ)

مرتبہ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ + فرخ راحیل

30راگست 2014ء

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح نمازِ فجر پڑھانے کے لئے جلسہ گاہ تشریف لائے اور نماز پڑھا کر واپس اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ نماز کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔

(دوسرا اجلاس)

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس ہفتہ کے روز 10 بجے صبح شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم عبد الباسط شاہد صاحب امیر جماعت و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت مکرم حافظ طیب صاحب نے حاصل کی۔ اس موقع پر سورۃ الشعراء کی آیات 1 تا10 کی تلاوت کی گئی تھی۔ مکرم زبیر احمد صاحب بنگالی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ منظوم کلام:

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

ترنّم سے پڑھا۔

☆...... اس اجلاس کی پہلی تقریر اردو زبان میں **مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب (ریسرچ سیل ربوہ)** کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان **’’عالمگیر بے چینی کی وجہ اور اس کا علاج‘‘** تھا۔

مقرر موصوف نے تقریر کے آغاز میں سورۃ الشعراء کی آیت 3 کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کرکے کہا کہ خدا کے مامور اور فرستادے ایسا دل رکھتے ہیں کہ وہ بنی نوع انسان کی ہر تکلیف اور دکھ دیکھ کر تڑپ اٹھتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ بے قرار دل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس بات کی گواہی قرآن کریم میں دے دی۔ اس زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عاشقِ صادق مسیح آخر الزماں دنیا کے دکھوں کے ازالے کے لئے دنیا میں آئے ہیں۔

مقرر نے کہا کہ آج پوری دنیا میں بے چینی اور بیقراری چھا چکی ہے۔ اور دنیا کی مختلف طاقتوں کی طرف سے جو حل ان کے لیے پیش کیا جاتا ہے وہ مزید بے چینیوں

مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب

کا باعث بن جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان بے چینیوں کی وجہ آسمان سے نازل ہونے والے احکامات کو بھلانا ہے۔ اور چونکہ ان بے چینیوں کی وجہ زمینی نہیں اسی لیے اس کا علاج بھی زمین سے ممکن نہیں۔ مقرر موصوف نے کہا کہ ’آج دنیا بھر کی بے چین اور دم توڑتی دکھی انسانیت کے لئے خوشخبری ہو کہ ان کا مسیحا ان کے پاس موجود ہے۔‘ اس کا حل حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حالیہ نصائح میں ہی ملتا ہے اور انہیں نصائح پر مشتمل ہی خاکسار کی آج کی تقریر ہے۔ موصوف نے بیان کیا کہ دنیا میں ہر ملک آج انفرادی اور قومی سطح پر امن قائم کرنا چاہتا ہے لیکن امن جو بظاہر قائم بھی کیا جاتا ہے اس کی بنیاد دراصل دیانت داری پر نہیں ہوتی۔ مسلسل انفرادی اور پھر بین الاقوامی سطح پر ذاتی مفاد کو دیانت اور انصاف پر ترجیح دی جارہی ہے۔

مبشر احمد ایاز صاحب نے بے چینیوں کی وجوہات کا ذکر کرکے اس امر کا ذکر کیا کہ کیا وجہ ہے کہ دنیا کی طاقتور اقوام دنیا میں حد سے بڑھی ہوئی غربت، ظلم اور ناانصافیوں کا کوئی حل تلاش نہیں کرتیں۔ جبکہ دوسری جانب اس بارے میں رہنما اصول حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمودہ موجود ہے کہ امن کا قیام کرنے کے لئے اپنے دلوں کو نفرت سے یکسر خالی کر دو اور اپنے مظلوم بھائی اور ظالم بھائی دونوں کی مدد کرو۔ جب پوچھا گیا، ظالم کی کس طرح مدد کریں تو آپؐ نے فرمایا: اسے ظلم سے روکو۔

اس کے بعد فاضل مقرر نے بیان کیا کہ ایک اور چیز جو آج دنیا کے امن کو تباہ کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے یہ ہے کہ بعض لوگ اپنی ذہانت یا علمیت یا آزادی کے زعم میں بانیان مذاہب کی تضحیک کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ یہ بات انسانی اقدار کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطاب سے ایک اہم حوالہ پیش کیا جس میں حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’کسی مذہب کے پیشوا کے خلاف بولنا نفرتیں پیدا کرتا ہے اور امن تباہ کرتا ہے آج دنیا پہلے ہی کئی مسائل میں گھری ہوئی ہے یعنی معاشی اور سماجی مسائل اس لئے ان کے ساتھ مذہبی مسائل کا اضافہ کرنا ہوشمندانہ فیصلہ نہیں ہے۔‘ مقرر موصوف نے کہا کہ آج دنیا میں امن و سکون کے قیام کے لئے یو این او کا قیام عمل میں لایا گیا ہے لیکن درحقیقت اس تنظیم کے سائے میں وہ سب کام ہو رہے ہیں جو دنیا کو تیسری جنگِ عظیم کی طرف تیزی سے لے جانے کا سبب بن رہے ہیں۔ یو این او کا حقیقی نقشہ قرآن کریم کھینچتا ہے اور اسی پر عمل کر کے ہم دنیا میں امن قائم کر سکتے ہیں۔ دوسری جانب آج اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اس دنیا میں امن کے قیام کے لئے حقیقی تعلیم کا علمبردار ہے جو قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں دنیا کو باہم بغض، خودغرضی، اَنا اور تکبر کی وجہ سے جو بڑے خطرات لاحق ہیں ان سے بچانے کی تدابیر بیان فرما رہے ہیں۔

مقرر موصوف نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطاب سے یہ الفاظ بھی دہرائے کہ ’’میں آپ سے عاجزانہ گزارش کرتا ہوں کہ ...... اثر و رسوخ رکھنے والے لوگ دنیا کو اس مشکل سے آگاہ کریں جس کا سامنا آج دنیا کو کرنا پڑ رہا ہے ورنہ ہماری نسل کبھی بھی ایک روشن مستقبل نہیں دیکھ پائے گی اور ایک گہری سیاہ گمراہی میں پڑ جائے گی۔‘‘

مقرر نے اپنی تقریر میں کہا کہ آج دنیا ایک شدید تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے جس کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں میں ہمیں ملتا ہے۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کی بیعت اور اس کی اطاعت کے جوئے کے نیچے آئیں گے وہ اس آگ سے محفوظ رہیں گے۔

مقرر موصوف نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پیش کیا جانے والا مذہب اسلام جہاں ایک طرف مذہب کے معاملہ میں تشدّد کی قطعًا اجازت نہیں دیتا وہاں بین المذاہب امن کے قیام کے لئے ایک سنہری اصول پیش کرتا ہے کہ قرآن کریم کے ایک حکم کے مطابق ہم سب کو مل کر باہم مشترک باتوں میں اکٹھے ہو جانا چاہیے۔

مقرر موصوف نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بعثت کی ضرورت اور اسلامی تعلیمات کے پیشِ نظر حضورؑ کی طرف سے پیش کردہ پیغام امن کا ذکر کرتے ہوئے حضور کا یہ ارشاد پیش کیا کہ ’’وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں‘۔

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 180)

مکرم مبشر ایاز صاحب نے قرآن کریم کی آیت وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا سے استنباط کرتے ہوئے بیان کیا کہ آج دنیا پر آنے والے طرح طرح کے عذاب اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور اس بابت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالہ جات پیش کیے۔

مقرر موصوف نے اپنی تقریر کے اختتام پر دنیا میں

(باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمان ایک نیک مقصد لے کر آتے ہیں اور اس نیک مقصد کے ساتھ ہی آنا چاہئے اور وہ مقصد یہ ہے کہ دین کی حقیقت کا علم حاصل کریں۔ دین سیکھیں۔ روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کریں۔ نیک ماحول کے زیر اثر اپنی فطری نیکی کو پہلے سے بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو ہم نے عہد کیا ہوا ہے اس عہد کو پورا کرنے کے اعلیٰ سے اعلیٰ راستوں کی نشاندہی کر کے، علم پا کر پھر ان پر چلنے کی کوشش کریں۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ پیدا کریں۔ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر کرنے اور تر رکھنے کی کوشش کریں۔ اگر پہلے سے اس پر عمل ہو رہا ہے تو پہلے سے بڑھ کر اس کے لئے کوشش کریں۔ عبادتوں کی طرف توجہ دیں اور انہیں اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جو معیار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہم سے چاہتے ہیں

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کا یہ کام ہونا چاہئے کہ اپنے اس سفر کو اور یہاں آنے کے مقصد کو خالصۃً للّٰہی سفر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا مقصد بنائیں۔ اگر یہ نہیں تو جلسہ سالانہ میں تکلیف اٹھا کر اور خرچ کر کے آنے والے اس جلسہ کی غرض وغایت کو پورا کرنے والے نہیں ہوں گے۔

اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بننا ہے، جلسے کی برکات سے فیض اٹھانا ہے تو تمام جھگڑوں کو ختم کرنے کی ضرورت ہے جلسے پر آنے والے ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس ماحول میں ایک دوسرے پر اس قدر سلامتی بکھیریں کہ پورا ماحول سلامتی بن جائے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور سلامتی کو حاصل کرنے والے بن جائیں

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے احباب کے لئے بعض نہایت اہم تربیتی وانتظامی ہدایات

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29 راگست 2014ء بمطابق 29 ظہور 1393 ہجری شمسی بر موقع جلسہ سالانہ یوکے بمقام حدیقۃ المہدی، آلٹن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 19 ستمبر 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج شام کو انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ باقاعدہ شروع ہوگا۔ بہر حال یہ جمعہ بھی جلسے کا ایک حصہ ہے۔ جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبے میں ذکر کیا تھا کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمان ایک نیک مقصد لے کر آتے ہیں اور اس نیک مقصد کے ساتھ ہی آنا چاہئے اور وہ مقصد یہ ہے کہ دین کی حقیقت کا علم حاصل کریں دین سیکھیں روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کریں۔ نیک ماحول کے زیر اثر اپنی فطری نیکی کو پہلے سے بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو ہم نے عہد کیا ہوا ہے اس عہد کو پورا کرنے کے اعلیٰ سے اعلیٰ راستوں کی نشاندہی کر کے علم پا کر پھر ان پر چلنے کی کوشش کریں۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ پیدا کریں۔ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر کرنے اور تر رکھنے کی کوشش کریں۔ اگر پہلے سے اس پر عمل ہو رہا ہے تو پہلے سے بڑھ کر اس کے لئے کوشش کریں۔ عبادتوں کی طرف توجہ دیں اور انہیں اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جو معیار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہم سے چاہتے ہیں اور وہ معیار یہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے کہ میں نے جنّ و اِنس کی پیدائش کا مقصد عبادت کو قرار دیا ہے۔ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57)۔ یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

''پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔'' (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 414)

غرض کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کا یہ کام ہونا چاہئے کہ اپنے اس سفر کو اور یہاں آنے کے مقصد کو خالصۃً للّٰہی سفر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا مقصد بنائیں۔ اگر یہ نہیں تو جلسہ سالانہ میں تکلیف اٹھا کر اور خرچ کر کے آنے والے اس جلسہ کی غرض وغایت کو پورا کرنے والے نہیں ہوں گے۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی اور اس ذمہ داری کی ادائیگی ہی ان کی اہمیت کو بڑھاتی ہے اور اسی لئے ان کارکنوں کی بھی اہمیت ہے جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبے میں ذکر کیا تھا جو اس نیک کام کے کرنے کے لئے آنے والے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ بلکہ کارکنوں کا ثواب اور اہمیت تو اس لحاظ سے دوگنی ہو جاتی ہے کہ وہ ایسے مہمانوں کی خدمت بھی کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ ہی پروگراموں کو سن کر اس جلسے کے ماحول میں شامل ہو کر اپنی عملی اور اعتقادی زندگی کی بہتری کے سامان بھی کر رہے ہیں۔ پس اس بات کو مہمان بھی اور میزبان بھی، ڈیوٹی والے کارکنان بھی یاد رکھیں کہ یہ تین دن ان کی عملی اور اعتقادی بہتری کی ٹریننگ کا کیمپ ہے۔ پس اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے اپنی تمام تر توجہ اور طاقتوں سے اس میں حصہ لیں۔ ہم نے ہمیشہ اپنے سامنے جلسے کے وہ مقاصد رکھنے ہیں اور رکھنے چاہئیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے ہیں۔ آپ کی جلسے کی غرض وغایت اپنے ماننے والوں کو اس روحانی ماحول میں رکھ کر ایک ایسا نمونہ بنانا تھا جو دنیا کے لئے قابل تقلید ہو، جس کے پیچھے دنیا چلے۔ آپ نے فرمایا: میرے ماننے والوں کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)۔ یعنی انہیں ہر وقت آخرت کی فکر ہو۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ انسان اپنی کوشش سے یہ مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ ہاں اس کے لئے جس حد تک عملی کوشش ہو سکتی ہے کر کے پھر دعاؤں میں لگ جائے کہ اے اللہ دنیا کے مسائل اور روکیں قدم قدم پر میری راہ میں حائل ہیں تُو اپنے فضل سے مجھے اس راستے پر چلا دے جو تیری رضا کا راستہ ہے۔ میرے دل میں اپنا خوف ایسا بھر دے جو ایک پیارے اور اپنے محبوب کے لئے ہوتا ہے۔ کسی ظلم کی وجہ سے وہ خوف نہیں ہوتا بلکہ محبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کہیں میرا کوئی عمل تیری ناراضگی کا موجب

نہ بن جائے۔ میرا ہر قدم ان نیکیوں کی طرف اٹھے جن کے کرنے کا تُو نے حکم دیا ہے اور میری سوچ ہر اس بات سے نفرت کرتے ہوئے اسے اپنے دماغ سے نکالنے والی ہو جس کے نہ کرنے کا تُو نے حکم دیا ہے۔ مَیں تقویٰ پر چلتے ہوئے حقوق العباد بھی ادا کرنے والا بنوں اور حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف بھی ہر وقت میری توجہ رہے اور مَیں اس چیز کو حاصل کرنے والا بن جاؤں جو تُو نے میری زندگی کا مقصد قرار دیا ہے یعنی عبادت اور عبادت کا بھی وہ معیار حاصل کرنے والا بن جاؤں جو تُو اپنے بندوں سے چاہتا ہے۔ اخلاق فاضلہ میں بھی ایک ایسا نمونہ بن جاؤں جس کی تقلید کرنا لوگ فخر سمجھیں۔

پس اس جلسے میں شامل ہو کر اپنی دعاؤں اور سوچوں کے یہ دھارے بنانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر بڑا احسان ہے کہ جہاں اس نے قرآن کریم میں ہمیں عبادتوں کے طریق بتائے، اس کے معیار حاصل کرنے کے راستے دکھائے، وہاں اخلاق فاضلہ جن کا تعلق حقوق العباد سے ہے ان کی بھی نشاندہی فرمائی۔ اعلیٰ اخلاق کا حاصل کرنا اور اس کا مظاہرہ کرنا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ آپ نے اس معیار کا ایک جگہ یوں ذکر فرمایا کہ: ''مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔'' (شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395) یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ معیار حاصل کرنا کوئی عام بات نہیں ہے۔ بہت سے ہیں جو دوسروں کے آرام کا خیال رکھتے ہیں لیکن اپنے وسائل کے لحاظ سے اگر اپنے آرام کو قربان کئے بغیر یہ خیال رکھ سکیں تو رکھتے ہیں۔ لیکن یہ بہت کم دیکھنے میں آتا ہے کہ کوئی اپنے آرام پر دوسروں کے آرام کو ترجیح دے۔ خونی رشتوں میں بھی لوگ بعض دفعہ ایسی قربانی دے دیتے ہیں کہ اپنے آرام کو قربان کر دیتے ہیں لیکن بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں اور ہر ایک کے لئے اس معیار کی قربانی بہت مشکل ہے۔ بلکہ دوسروں کے آرام کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ دوسروں کی تکلیف کو جب تک اپنی تکلیف کی طرح نہیں سمجھتے حقیقی مومن نہیں بن سکتے۔ یہ الفاظ میرے ہیں مفہوم یہی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر میرا بیمار بھائی تکلیف میں مبتلا ہے اور میں آرام سے سو رہا ہوں تو میری حالت پر حیف ہے۔ میرا فرض بنتا ہے کہ جہاں تک میرا بس چلے اس کے آرام کے سامان پیدا کرنے کی کوشش کروں۔ اگر کوئی دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے سخت گوئی کرے تو تب بھی میری حالت پر افسوس ہے کہ میں دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔ میرا کام یہ ہے کہ میں صبر کا مظاہرہ کروں اور اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کہ یہ روحانی طور پر بیمار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کرے۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 396)

پس یہ وہ معیار ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے دین میں، قرآن کریم میں حکم دیا ہے کہ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (الفتح: 30) کہ مومن آپس میں رحم کے جذبات رکھتے ہیں اور رحم کے جذبات کی وجہ سے ایک دوسرے کے درد کو محسوس کرتے ہیں اور درد کو محسوس کر کے اس کے لئے عملی کوشش بھی کرتے ہیں اور دعائیں بھی کرتے ہیں۔

پس ہمیں جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم اس پر عمل کرنے لگ جائیں تو جتنے چھوٹے بڑے جھگڑے ہمارے ہوتے ہیں یہ سب ختم ہو جائیں۔ ذاتی اناؤں کا وہیں سوال پیدا ہوتا ہے، بُغض اور غصہ وہیں بھڑکتا ہے جب تقویٰ نہ ہو۔ جب خدا تعالیٰ کا خوف نہ ہو۔ جب ذاتی مفادات کو دوسروں کے مفادات پر ترجیح دی جا رہی ہو۔ پس یہ تقویٰ پیدا کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔ ہر اس شخص کا فرض ہے جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی طرف منسوب کرتا ہے۔ ہر اس شخص کا فرض ہے جو جلسے میں شامل ہو رہا ہے۔ کیونکہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بننا ہے، جلسے کی برکات سے فیض اٹھانا ہے تو تمام جھگڑوں کو ختم کرنے کی ضرورت ہے، ان باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قدم قدم پر رہنمائی مل جاتی ہے۔ اسلام کی حقیقت اور تقویٰ کا پتا چل جاتا ہے۔ ان بکھرے ہوئے مسلمانوں کی طرح نہیں ہیں جن کو پتا ہی نہیں چلتا کہ کس کے پیچھے چلیں اور کس کے پیچھے نہ چلیں۔ جن کی غلط رہنمائی کر کے ان کے نام نہاد لیڈروں اور مذہبی رہنماؤں نے ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے پر ان کو لگا دیا ہوا ہے۔ پس ان لوگوں کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور یہ اپنی ان حرکتوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے غضب کا مورد نہ بنیں۔ اسلام کا غلط تصور دنیا کے سامنے رکھ کر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنے کی کوشش کرنے والے نہ بنیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے ماننے والوں کی تعریف ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے ہر مسلمان اور ہر سلامتی دینے والا بلا تخصیص محفوظ رہے۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ حدیث نمبر 10) اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں کھول کر بتایا کہ حقیقی مسلمان سے نہ صرف اپنے بلکہ دوسرے مذہب کے ماننے والے بھی امن اور سلامتی میں رہتے ہیں۔ قرآن کریم نے جن اعلیٰ اخلاق کا ذکر فرمایا ہے ان میں سے چند ایک میں بیان کرتا ہوں۔ پہلی بات کہ کیوں تم میں اعلیٰ اخلاق ہونے چاہئیں؟ فرمایا کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (آل عمران: 111) کہ تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔

پس ایک مومن کی نشانی یا اُمّتِ مسلمہ کا فرد ہونے کی نشانی یہ ہے کہ نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور بدی سے روکنے والے ہوں۔ دوسروں کو فائدہ پہنچانے والے ہوں اور نقصان سے بچانے والے ہوں۔ کاش یہ بات مسلمان سمجھ جائیں اور اپنے فرض کو نبھانے کی کوشش کریں۔ غلط رنگ میں اسلام کے نام پر انسانیت کا خون کرنے کے بجائے، اسلام کے حسن کو دنیا کو دکھائیں۔ ان لوگوں نے یا کم از کم ان کے لیڈروں نے تو مسیح موعود کا انکار کر دیا ہے۔ اس واسطے نہ یہ رہنمائی کر سکتے ہیں اور جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانتے کوئی ان کی رہنمائی کرنے والا نہ ہے۔ اس بات کو یہ نہیں سمجھتے۔ آج خیرِ اُمّت بن کر اس فرض کی ادائیگی کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ہمیں ضرورت ہے۔ تو یہی ایک مومن کی خصوصیت ہے کہ وہ غرباء کا خیال رکھنے والا ہوتا ہے۔ اپنے اموال معاشرے کے ضرورتمند اور محروم لوگوں پر خرچ کرنے والا ہو۔ احسان جتا کر نہیں بلکہ ان کا حق سمجھ کر ان کی خدمت کرنے والا ہو۔

یہاں اس بات کا بھی ذکر کر دوں کہ عام طور پر مسلمانوں کی برائیاں تو سب کو نظر آجاتی ہیں اور اس کا چرچا بھی خوب ہوتا ہے۔ تو اگر کوئی خوبی ہے تو خوبیوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا۔ گزشتہ دنوں ایک سروے ہوا جو یہیں کے لوگوں نے کیا، کسی مسلمان نے نہیں کیا کہ دنیا میں صدقہ و خیرات اور چیریٹی دینے والے کون لوگ ہیں جو زیادہ ہیں؟ تو یہ بات سامنے آئی کہ خدا تعالیٰ کو ماننے والے، کسی مذہب کو ماننے والے، لامذہبوں اور خدا تعالیٰ کو نہ ماننے والوں کی نسبت زیادہ صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔ اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے آپس کے موازنے میں بھی یہ بات پتا لگی کہ مسلمان صدقہ و خیرات دوسروں سے زیادہ کرتے ہیں۔ مسلمانوں میں یہ نیکی صدقہ و خیرات کے حکم کی وجہ سے ہے۔ خدا کرے کہ یہ لوگ باقی نیکیاں بھی اپنانے والے بن جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دوسروں کو اپنے نفسوں پر ترجیح دو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جلسے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جب بے شمار لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوں تو بعض ضرورتیں پیدا ہوتی ہیں تو ایسے وقت ایک حقیقی احمدی کا یہ کام ہے کہ اپنی ضرورت کو دوسروں کے لئے قربان کرے اور محبت و ایثار کا نمونہ دکھائے۔ نہ صرف قربان کرے بلکہ اس نمونے میں محبت و ایثار بھی ٹپک رہا ہو۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395-394)

پھر اللہ تعالیٰ کو عاجزی بہت پسند ہے۔ ایک مومن کو عاجزی کی تلقین کی گئی ہے۔ جب بہت سارے لوگ اکٹھے ہوں تو بعض دفعہ بہت سے مسائل معاشرے میں اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ تکبّر ان مسائل کو حل کرنے سے روک رہا ہوتا ہے۔ ایک احمدی کو تو خاص طور پر عاجزی اختیار کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس وصف کو خاص طور پر بڑا سراہا ہے اور فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں۔ (تذکرہ صفحہ 595 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)۔ پس جب ہم آپ کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ان اوصاف کو اپنانے کی طرف بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح حسن ظنّی ہے۔ سچائی ہے۔ سچائی کا اظہار ہے۔ اور ہر حالت میں سچائی کا اظہار ضروری ہے۔

بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سچائی کا ایسا معیار ہو اور انصاف کا ایسا معیار ہو کہ اگر اپنے خلاف یا اپنے پیاروں کے خلاف بھی بات جاتی ہو تو کرو لیکن سچائی کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دو۔ معاف کرنا ہے، صبر کرنا ہے، یہ سب قسم کی نیکیاں ہیں جو ہمیں اپنانے کی کوشش کرنی چاہئیں۔ اور ان کا اظہار ایسے موقعوں پر ہی ہوتا ہے جب بہت سارے لوگ جمع ہوں اور بعض ایسی باتیں ہو جائیں جن کی وجہ سے انسان کے اخلاق کا پتا لگتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو قرآنی تعلیم کی روشنی میں خاص طور پر ان کو اپنانے کا ارشاد فرمایا ہے۔

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
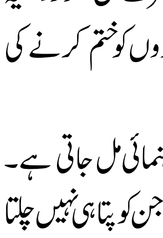
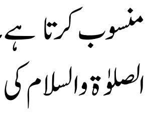
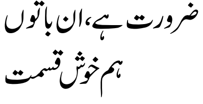
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

پھر عدل اور احسان کے معیار حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور عدل اور احسان کے جیسے معیار قرآن کریم نے قائم فرمائے ہیں کسی اور کتاب نے ایسے معیار قائم نہیں فرمائے کہ دشمن کی دشمنی بھی تمہیں عدل اور انصاف کرنے سے نہ روکے۔ یہ ہیں وہ معیار جو اسلام کا خاصّہ ہے اور ایک مسلمان کا خاصّہ ہے اور ہونا چاہئے۔ اور ان تمام نیکیوں کو اپنانے کا ہمیں حکم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جلسے میں کثرت سے لوگ آتے ہیں تو پھر وہ اخلاق فاضلہ کی ادائیگی کا حقیقی رنگ میں اظہار کریں اور اخلاق فاضلہ کی ادائیگی کا تبھی پتا چلتا ہے جب یہ اظہار ہو رہا ہو۔ جب لوگ اکٹھے ہوں اور اگر اخلاق کے اعلیٰ معیار کا اظہار ہو رہا ہو تو ہم اسلام کی خوبصورت تعلیم کے پیش کرنے والے بن جاتے ہیں۔ یہی نمونے ہیں جو احمدیت کی تبلیغ کا بھی باعث بن رہے ہوتے ہیں اور اخلاق کے یہ نمونے دکھانا ہی ایک احمدی کا خاصہ ہے اور ہونا چاہئے۔ بہت سے لوگ ان اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر ہی جماعت کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ آپ میں سے بھی کئی ہوں گے جن کے بزرگ جلسے کی برکات کی وجہ سے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ آپ کے بزرگوں کے نمونوں سے ہی بہت سوں کو حق کو پہچاننے کی توفیق بھی ملی ہوگی بلکہ یہاں بیٹھے ہوئے بھی ایسے لوگ ہوں گے جن کے رویوں کی وجہ سے لوگوں کو ہدایت ملی ہوگی۔ دنیا کے کئی ممالک سے یہ رپورٹس آتی ہیں کہ لوگ جلسے میں شامل ہوئے اور شامل ہونے والے یہ کہتے ہیں کہ جلسے کے نیک اثر کی وجہ سے ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم کا بھی پتا چلا۔ لوگوں کے آپس کے تعلقات کی وجہ سے ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم کا بھی پتا چلا۔ پُرامن فضا کو دیکھ کر ہمیں پتا لگا کہ اتنا ہزاروں کا مجمع بھی کس طرح پُرامن رہ سکتا ہے۔ اور حتی کہ بعض دینی رہنما بھی یا افریقہ میں بعض ممالک میں جن کی طرف سے پہلے مخالفت تھی، کسی طرح، کسی ذریعہ سے ان کو جب جلسے پر لایا گیا تو نہ صرف مخالفت سے رک گئے بلکہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔ تو یہ مخالف لوگ بھی اثر لیتے ہیں۔

ابھی دو مہینے پہلے جرمنی میں بھی جلسہ ہوا۔ اس میں ایک ہمسایہ ملک سے ایک غیر مسلم جوڑا میاں بیوی آئے ہوئے تھے جو اسلام کے مخالف بھی تھے یا کم از کم ان پر اسلام کا اچھا اثر نہیں تھا۔ احمدیوں سے کچھ واقفیت تھی۔ انہوں نے کہا کہ جا کے دیکھیں، احمدی بڑا شور مچاتے ہیں کہ اسلام بڑا پُرامن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ دیکھتے ہیں کہ اس میں کیا سچائی ہے۔ زیادہ نیّت ان کی یہی تھی کہ جا کر اعتراض کریں گے اور کوئی اثر نہیں لیں گے۔ لیکن جلسے کے ماحول کو دیکھ کر اس کے بعد ان کی ملاقات بھی ہوئی، ان کی ایسی کایا پلٹی کہ انہوں نے بیعت کر لی۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جب بیعت لی جا رہی ہوتی ہے تو بیعت کا نظارہ ایسی صورت پیدا کر دیتا ہے کہ غیر ارادی طور پر نہ چاہتے ہوئے بھی ہم بیعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اگر ہمارے نمونے مختلف ہوں یا ہم میں سے اکثریت کے نمونے مختلف ہوں تو وقتی بیعت کا نظارہ ان لوگوں کو متاثر نہیں کر سکتا۔ یا کسی بھی قسم کی نیکی کا عارضی نظارہ وہ حالت پیدا نہیں کر سکتا جو دل کو کھینچنے والی ہو۔ پس جلسے میں شامل ہونے والا ہر شخص خاموش تبلیغ کر رہا ہوتا ہے۔

گزشتہ جمعہ کو مَیں نے کارکنوں کے حوالے سے بات کی تھی کہ ان کے عمل خاموش تبلیغ ثابت ہو رہے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ صرف کارکنان ہی نہیں بلکہ جلسے میں شامل ہونے والا ہر شخص مبلغ ہوتا ہے، دوسروں کو متاثر کر رہا ہوتا ہے۔ پس (جلسہ میں) شامل ہونے والے ہر فرد، مرد عورت بچے بوڑھے کا فرض ہے کہ اپنے نمونے ایسے بنائے کہ توجہ کھینچنے والے ہوں اور یہ نمونے عارضی نہ ہوں بلکہ ہمیں اپنی حالتوں میں، اپنے اندر مستقل ایسی تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ہمیں حقیقی مسلمان بنائے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنی اہمیت اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم جلسے سے حقیقی فیض اٹھا سکیں۔ اعلیٰ اخلاق کے اظہار کے بارے میں ایک مسلمان کو یہ بھی حکم ہے کہ سلامتی کا پیغام پہنچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَ مَنْ لَّمْ تَعْرِفْ کہ ہر اس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کرو۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب افشاء السلام من الاسلام حدیث نمبر 28) یہ ایک ایسا حکم ہے اور نسخہ ہے کہ اگر اس پر اس کی روح کو سمجھتے ہوئے عمل کیا جائے تو دنیا کے فسادوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ جب انسان ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا دے رہا ہو تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ دل میں بغض، کینہ، نفرت یا تکبر کے جذبات ابھریں۔ شرط یہ ہے کہ دل سے آواز نکل رہی ہو۔ اگر یہ برائیاں نہ ہوں تو پھر اس بات کا بھی سوال نہیں کہ معاشرے میں کسی قسم کا فساد ہو۔

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

www.intactconstructions.org

Intact Constructions

Mohammad. Janealam Shaikh

52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street

Bhishti Mohalla, Mumbai-09

e-mail: intactconstructions@gmail.com

Mob. +91- 7738340717, 9819780273

پس سلامتی کے پیغام کو بہت وسعت دینے کی ضرورت ہے اور اسلام نے وسعت دے دی کہ صرف اپنوں اور اپنے جاننے والوں کے لئے یہ پیغام نہیں ہے بلکہ ہر ایک کو یہ پیغام دو۔ پس جلسے پر آنے والے ہر شخص کو جہاں اس بات کی پابندی کرنی چاہئے، یہ کوشش بھی کرنی چاہئے کہ اس ماحول میں ایک دوسرے پر اس قدر سلامتی بکھیریں کہ پورا ماحول سلامتی بن جائے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور سلامتی کو حاصل کرنے والے بن جائیں۔

بعض انتظامی باتیں بھی مَیں ذکر کرنا چاہتا ہوں گو اس بارے میں نسبتاً پہلے بھی کافی توجہ ہے لیکن پھر بھی یاددہانی کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ خاص طور پر وہ مرد جن کے ساتھ بچے بھی ہوتے ہیں۔ چھوٹے بچے تو عموماً ماؤں کے ساتھ ہوتے ہیں، آٹھ نو سال کے بچے جو مردوں کے ساتھ ہوتے ہیں، وہ اتنے چھوٹے نہیں ہوتے کہ ان کو بہلانے کے لئے مرد باہر نکل جائیں اور جلسہ کی کارروائی کے دوران ان بچوں کو کھیلنے کی اجازت دیں۔ اس طرح تو بچوں میں کبھی بھی جلسے کا احترام پیدا نہیں ہوگا۔ سات سال کے بعد نماز کی یقین دہانی کی طرف توجہ اس لئے ہے کہ بچہ ہوش میں ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو بتانا چاہئے کہ تم ایک مقصد کے لئے آئے ہو تو ابھی سے سیکھو۔ بچپن سے اگر ٹریننگ نہیں دیں گے تو پھر بڑے ہو کر بھی جلسے کا تقدس کبھی قائم نہیں رہے گا۔ پھر یہ ہوتا ہے کہ ان بچوں کا بہانا بنا کر باپ بھی باہر پھرتے رہتے ہیں، پھر شکایتیں آتی ہیں، بچے کھیل رہے ہوتے ہیں اور جلسے کا ایک غلط تاثر پیدا ہو رہا ہوتا ہے۔

اسی طرح شکایتیں ہوتی ہیں کہ عورتیں بھی جلسہ کی کارروائی سننے کی بجائے باہر بیٹھ کر باتیں کرتی رہتی ہیں۔ انہیں بھی چاہئے کہ جلسے کی تقریریں سنیں کیونکہ ہر مقرر جو یہاں تقریر کرتا ہے اس کی تقریر علم اور روحانیت کے بڑھانے میں مددگار ہوتی ہے۔ کوئی احمدی مقرر قرآن حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے باہر کوئی بات نہیں کرتا اور یہی آج وقت کی ضرورت ہے۔ پس اس بات کی اہمیت کو سمجھیں اور جلسے کی حاضری کو صرف شامل ہو کے نہ بڑھائیں بلکہ اندر بیٹھ کر، سن کر اس جلسے کا صحیح فائدہ اٹھائیں۔ پس یہ بھی نہیں کہنا چاہئے جو بعض کہہ دیتے ہیں کہ فلاں کی تقریر سنیں گے اور فلاں کی نہیں۔ یا ہم نے پہلے سن لی۔ یہ سب باتیں غلط ہیں۔ ہر مقرر تیاری کر کے آتا ہے، ان کی تقریروں کو سننا چاہئے۔ جلسے پر آئے ہیں تو جلسے کی مکمل کارروائی سننے کی کوشش کریں۔

چھوٹے بچوں کی ماؤں کے لئے جو علیحدہ مارکی ہے وہاں سے بھی شکایت آتی ہے کہ بچوں کے شور کم ہوتے ہیں اور بچوں کے شور کے بہانے عورتیں آپس میں زیادہ باتیں کر رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے اس طرف لجنہ کی انتظامیہ کو بھی اور عورتوں کو خود بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر عورتیں خود خاموش ہو جائیں تو صرف بچوں کا جو شور ہوتا ہے اس میں بہت ساری ایسی عورتیں ہوتی ہیں جن کے کانوں میں کچھ نہ کچھ تقریروں کی آواز پڑ رہی ہوتی ہے اور کچھ نہ کچھ ان کے لئے فائدہ مند ہو جاتا ہے۔ پس اس طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔

کارکنوں کو مَیں دوبارہ یاددہانی کروانا چاہتا ہوں جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اپنے فرائض کو احسن رنگ میں انجام دینے کے لئے پوری طرح توجہ دیں۔ کسی بات کو معمولی نہ سمجھیں، کسی کام کو معمولی نہ سمجھیں۔ سکیورٹی والوں کے لئے بھی جہاں خوش اخلاقی ہے وہاں ہر چیز پر گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ کسی بات کو بھی معمولی نہ سمجھیں اور سکیورٹی کارکنان کے علاوہ بھی جو دوسرے کارکنان ہیں وہ بھی ہوش و حواس کے ساتھ اپنے چاروں طرف نظر رکھیں۔ اور اسی طرح تمام شامل ہونے والے بھی، ہر احمدی ہماری سکیورٹی ہے۔ ہر احمدی کا بھی فرض ہے کہ اپنے ماحول پہ نظر رکھے اور کوئی بھی ایسی قابل توجہ بات دیکھیں تو فوراً انتظامیہ کو بتائیں۔ پھر داخلے کے وقت یا باہر نکلتے وقت جو رَش کے وقت ہوتے ہیں بعض دفعہ وہاں بھی بڑے صبر اور تنظیم کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح رَش کے دوران سکیورٹی کانشس بھی ہونے کی ضرورت ہے۔ ایسے موقعوں پر بھی بعض دفعہ بعض واقعات ہو جاتے ہیں اس لئے بہت احتیاط کریں۔

پھر ڈیوٹی کے کارکنان جو ہیں ان کی جو بھی ہدایت ہے اُسے شامل ہونے والے بغیر برا منائے مانیں، قطع نظر اس کے کہ ہدایت دینے والا بچہ ہے یا بڑا۔ اگر وہ اپنے فرائض ادا کر رہا ہے تو اس کو اہمیت دیں اور اس کی بات مانیں۔ پروگرام جو شائع ہوا ہے اس میں بھی ساری ہدایات درج ہیں یا کم از کم بہت ساری ہدایات درج ہیں اس لئے ان کو پڑھیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی کریں۔

پھر ایک شکایت بعض دفعہ یہ بھی آجاتی ہے جس کا بجائے اس کے کہ جلسے کے بعد ذکر کیا جائے پہلے ہی ضروری ہے کہ اپنے کارڈ کی حفاظت اور اس کا صحیح استعمال ہر ایک کا فرض ہے۔ یہ نہیں کہ کوئی واقف کار ہے اس کو اپنا کارڈ دے دیا۔ جس جس جگہ بیٹھنے اور جانے کے لئے اس کارڈ کی access ہے وہیں استعمال ہو سکتا ہے اور اسی شخص کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ اس لئے اپنے کارڈ کسی بھی اپنے دوست یا واقف کار یا قریبی کو نہیں دینے۔ جو جس کا کارڈ ہے وہ استعمال کرے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جلسے کو بابرکت فرمائے اور جس کی جتنی جتنی توفیق ہے وہ روزانہ صدقہ بھی دے سکتا ہے بلکہ دینا چاہئے اور دے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسے کو بابرکت فرمائے اور ہم تمام برکات سمیٹنے والے بھی بنیں۔

❁❁❁

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ

خطبات نکاح

’’ہمیشہ سچ پر قائم رہو، تقویٰ پر قائم رہو، ایک دوسرے کے رشتوں کا خیال رکھو، عزت اور احترام کرو۔ یہ چیزیں پیدا ہوں گی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر رشتے بھی دیرپا ہوتے ہیں۔‘‘

’’ہمیشہ کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ راضی رہے اور ہر قدم جو زندگی میں اٹھنے والا ہو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو اور اپنی جڑوں اور اپنے مقاصد کو پہچاننے والا ہو۔‘‘

(مرتبہ: ظہیر احمد خان دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23 ستمبر 2012ء کو اتوار کے روز مسجد فضل لندن میں ایک نکاح کا اعلان کرتے ہوئے تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ سیدہ فاطمہ بتول بنت مکرم سید سجاد احمد صاحب جاپان کا عزیزم رضا احمد خان صاحب ابن مکرم سلمان احمد خان صاحب لندن کے ساتھ تیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کی طرف سے مکرم عطاء المجیب صاحب وکیل مقرر کئے گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ عزیزہ سیدہ فاطمہ بتول سید سجاد احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ سید سجاد احمد صاحب کے والد پھگلہ کے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بھی وہاں جاتے رہے۔ آپ سے اس خاندان کے بڑے پرانے تعلقات تھے۔ رضا احمد خان سلمان احمد خان کا بیٹا ہے۔ اس طرح یہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کے پوتے کا بیٹا اور حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے نواسے کا بیٹا ہے۔ اس لحاظ سے ان کا خاندان سے ایک تعلق ہے۔ اور جیسا کہ ہمیشہ خوشی کے موقع پر میں یاددہانی کرواتا ہوں کہ خوشی کے مواقع اس بات کا احساس دلانے والے ہونے چاہئیں کہ ہماری جڑیں کیا ہیں اور ان کے مقاصد کیا ہیں۔

پس ہمیشہ اس کو یاد رکھیں کہ چاہے انسان کسی بھی کام میں ہو۔ ہر ایک تو دین کی خاطر وقف نہیں کرتا۔ لوگ دنیاوی کاموں میں بھی مصروف ہوتے ہیں۔ لیکن ان دنیاوی کاموں میں بھی، جیسا کہ ہمیں تعلیم ہے اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کا خوف ہمیشہ دل میں رہنا چاہئے۔ اس زمانہ کے امام کو ماننے کے بعد، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد ہم پر یہ ذمہ داری اور بھی زیادہ بڑی بن جاتی ہے۔ پھر جن کے ساتھ خونی رشتہ ہو، خاندان سے جن کا تعلق ہے ان کی ذمہ داری اور بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو، عہد پورا نہ کرنے والوں کو انذار فرمایا ہے۔ اس لئے ہمیشہ کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ راضی رہے اور ہر قدم جو زندگی میں اٹھنے والا ہو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو اور اپنی جڑوں اور اپنے مقاصد کو پہچاننے والا ہو۔ ان چند الفاظ کے ساتھ اب میں نکاح کا اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو مبارک کرے اور اس جوڑے کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا، رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

....

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 اکتوبر 2012ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں ایک نکاح کا اعلان کرتے ہوئے تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ سعدیہ ریحان بنت مکرم عبد الرشید ریحان صاحب برمنگھم کا عزیزم زبیر احمد بٹ ابن مکرم منیر احمد بٹ صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ نکاح اور شادی جیسا کہ خطبہ کی آیات سے ظاہر ہے یہ ایک ایسا معاہدہ ہے، ایسا bond ہے جو صرف لڑکے اور لڑکی میں نہیں بلکہ دو خاندانوں میں بھی قائم ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے رحمی رشتہ داروں کا بھی خیال رکھنا ہوتا ہے اور اس رشتہ کو سچائی پر قائم کرنا ہوتا ہے۔ پس لڑکا اور لڑکی بھی ہمیشہ یہ خیال رکھیں کہ وہ جو ایک بندھن میں بندھ رہے ہیں، صرف ان کی آپس کی رشتہ داری قائم نہیں ہو رہی بلکہ لڑکی کے رحمی رشتہ داروں کی لڑکے کے ساتھ اور لڑکے کے رحمی رشتہ داروں کی لڑکی کے ساتھ بھی رشتہ داریاں قائم ہو رہی ہیں۔ اور اسی طرح دونوں خاندانوں کو بھی خیال رکھنا چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ اس رشتہ کی وجہ سے منسلک ہو رہے ہیں۔ اس لئے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اگر اس چیز کا خیال رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشتے ہمیشہ قائم رہنے والے ہوتے ہیں اور ان میں سے پیدا ہونے والی جو اولادیں ہیں وہ بھی نیکیوں پر قائم ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اللہ کرے کہ یہ رشتہ جو آج قائم ہو رہا ہے ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور یہ جوڑا ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنے والا ہو اور پیار اور محبت کی زندگی گزارنے والا ہو۔ ان کی نسل میں سے بھی نیک اور صالح اولاد پیدا ہو۔ اب ان چند الفاظ کے ساتھ میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا، رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

....

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20 اکتوبر 2012ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ایک نکاح عزیزہ عبیرہ محمود بنت مکرم خالد محمود صاحب امریکہ کا ہے۔ یہ عزیزم کاشف احمد ابن مکرم وحید احمد صاحب کینیڈا کے ساتھ طے پایا ہے۔ اور دوسرا نکاح عزیزہ نائلہ بھٹی بنت مکرم دبیر بھٹی صاحب کا ہے۔ یہ نکاح عزیزم ھبۃ المحسن عابد جو لئیق عابد صاحب کے بیٹے ہیں کے ساتھ طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ نکاح شادی میں نئے رشتے، نئے بندھن قائم ہو رہے ہوتے ہیں۔ بعض ایسے خاندانوں میں رشتے ہو رہے ہوتے ہیں جن کی پہلے بالکل کوئی واقفیت نہیں ہوتی۔ لیکن اب دنیا کیونکہ ایک دوسرے کے اتنی قریب ہو چکی ہے کہ ایک دوسرے کے ملکوں کے فاصلے، فاصلے نہیں رہے اور دنیائے احمدیت جو ہے وہ تو اور بھی زیادہ قریب آچکی ہے۔ اس لئے ہمارے جو رشتے قائم ہو رہے ہیں ان میں یہ فاصلوں کی جو دوریاں ہیں وہ بھی اب حائل نہیں ہوتیں۔ پہلے خاندانوں کا تعارف ہوتا تھا۔ اب خاندانوں کا تعارف بھی کوئی ایسی چیز نہیں رہی۔ ایک دوسرے کو بالکل نہ جاننے والے آپس میں تعلقات قائم کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض culture، بعض معاشرے میں رہ کے ایک فریق کے بچوں کی اٹھان ہو رہی ہوتی ہے اور دوسرے فریق کی اٹھان بالکل مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے بعض دفعہ شادیوں کے بعد ایک دوسرے کے مزاج سمجھنے میں بھی وقت لگتا ہے۔

پس ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو ہدایات فرمائی ہیں اور جن کو نکاح کے خطبہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منتخب فرمایا ہے ان میں ان تمام باتوں کا خیال رکھا گیا ہے جو انسانی معاشرہ کے تعلقات میں پیدا ہو سکتی ہیں۔ پس نہ ملکوں کی دوری کا کوئی مسئلہ رہتا ہے اگر ان پر عمل کیا جائے۔ نہ خاندانوں کے مختلف مزاجوں کا فرق رہتا ہے اگر ان پر عمل کیا جائے۔ نہ ہی لڑکے لڑکی کے جو خاندان ہیں ان کا ایک دوسرے کے خاندانوں سے تعلق قائم کرنے میں کوئی مسئلہ رہتا ہے اگر ان باتوں پر عمل کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ ہمیشہ سچ پر قائم رہو، تقویٰ پر قائم رہو، ایک دوسرے کے رشتوں کا خیال رکھو، عزت اور احترام کرو۔ یہ چیزیں پیدا ہوں گی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر رشتے بھی دیرپا ہوتے ہیں، ہمیشہ قائم رہنے والے ہوتے ہیں اور اگلی نسلیں بھی نیکی اور تقویٰ پر قائم رہنے والی ہوتی ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ رشتے جو آج قائم ہو رہے ہیں، نئے بندھن بندھ رہے ہیں نہ صرف یہ لڑکا لڑکی بلکہ دونوں خاندان بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنے والے ہوں تا کہ جن خاندانوں میں نئے رشتے قائم ہو رہے ہیں ان میں احمدیت کے

باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’انسان اصل میں اُنس سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ یوکے کے دوران نازل ہونے والی برکات اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی تائیدات کا ایمان افروز تذکرہ

جلسے کا ماحول اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ماحول ہوتا ہے کہ ہر سعید فطرت پر یہ نیک اثر ڈالتا ہے

مختلف ممالک سے آنے والے مہمانوں کے جلسہ اور اس کے انتظامات کے متعلق نیک تأثرات کا روح پرور بیان

بعض انتظامی کمیوں کو دُور کرنے کے لئے اہم ہدایات

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 05رستمبر 2014ء بمطابق 05 تبوک 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 26 ستمبر 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

الحمدللہ! گزشتہ ہفتے جلسہ سالانہ یوکے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے اپنی برکات سے ہمیں مستفیض کرتے ہوئے منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہونے والوں نے اور دنیا میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے تمام تر برکات دیکھیں اور ان سے فائدہ اٹھایا۔ ہر ملنے والا اور بے شمار لکھنے والے یہی کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ نظام میں ہر معاملے میں بہت بہتری تھی۔ مقررین کی تقریریں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اعلیٰ رنگ میں تیار ہوئی ہوئیں تھیں۔ علمی اور روحانی تھیں۔

جلسے کے بعد کے خطبے میں مَیں جلسے کے دوران نازل ہونے والی برکات اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی تائیدات کا ذکر کرتا ہوں۔ لوگوں کے تاثرات بھی بیان کرتا ہوں جو مہمان آئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بعض انتظامی باتیں جن میں کمیاں رہ گئی ہوں ان کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ تو بہرحال آج اسی حوالے سے کچھ کہوں گا۔

جلسے کا ماحول اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ماحول ہوتا ہے کہ ہر سعید فطرت پر یہ نیک اثر ڈالتا ہے۔ بعض غیر از جماعت اور غیر مسلم لوگ صرف اس لئے جلسے میں شامل ہوتے ہیں کہ دیکھیں ان سے تعلق رکھنے والے احمدی ان غیر از جماعت دوستوں کو جلسے کی برکات کے بارے میں جو بتاتے ہیں وہ کس حد تک صحیح ہیں، اس کی کیا حقیقت ہے۔ اور جب یہ غیر دوست یہاں آ کر جلسے میں شامل ہوتے ہیں تو پھر اکثر یہی کہتے ہیں کہ جو کچھ ہمیں جلسے کے بارے میں بتایا گیا اس سے بہت زیادہ ہم نے مشاہدہ کیا۔ اور بعض پر اس کا اتنا اثر ہوتا ہے کہ بیعت کر لیتے ہیں۔ اس دفعہ بھی دو مہمانوں نے جو رشیا سے تھے جلسے کا ماحول دیکھ کر بیعت کی۔ اسی طرح گوئٹے مالا اور چلّی اور کوسٹاریکا کے امریکن ممالک کے بعض لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے جلسے پر عالمی بیعت کے دوران تو بیعت نہیں کی لیکن انتہائی متأثر تھے۔ تمام جلسہ سنا پھر مجھ سے ملاقات کی اور کہنے لگے ہمیں افسوس ہے کہ ہم بیعت نہیں کر سکے۔ ہمارے دل بالکل اس طرف مائل ہیں۔ ہم نے حقیقت کو، سچائی کو پہچان لیا ہے، سمجھ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھا ہے کہ کس طرح جماعت پر نازل ہوتے ہیں اور ہم بھی اب بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری بیعت لے لیں۔ چنانچہ کل ایسے چھ افراد، چار مرد اور دو خواتین نے ظہر کی نماز کے بعد بیعت کی۔

بعض لوگ جو شامل ہوتے ہیں ان کے تأثرات تو میں بیان کروں گا لیکن ان بیعت کرنے والوں کے تأثرات مَیں پہلے بیان کرتا ہوں جنہوں نے وہاں بیعت نہیں کی تھی لیکن کل کی۔ ان میں سے ایک دوست سمیع قادر صاحب ہیں جو گوئٹے مالا میں رہتے ہیں۔ اردن سے ان کا تعلق ہے۔ کاروبار کے سلسلے میں وہاں ہیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے اس جلسے میں باہمی اخوت و محبت کی وہ عملی صورت دیکھی جو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے بہترین انتظامات، نظم و ضبط، احباب کا اخلاص و وفا اور باہمی ہمدردی اور اخوت کے جذبے نے بہت متأثر کیا۔ اور اس حدیث مبارکہ کی عملی تصویر دیکھی کہ مومنین کی باہم محبت و اخوت کی مثال اس جسم کی طرح ہے کہ جس کے ایک حصے کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اسے محسوس کرتا ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کارکنان جلسہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اسی طرح کوسٹاریکا سے آنے والے وفد میں حیدر سَبِیْلِیَا صاحب شامل تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے جماعت احمدیہ کے اعلیٰ انتظام نے بہت متأثر کیا۔ جماعت احمدیہ کے ہر ممبر کا اپنے ذمہ لگائی گئی ڈیوٹی کو اخلاص کے ساتھ ادا کرنے نے از حد متاثر کیا۔ مَیں دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں سے مل کر، ان سے گفتگو کر کے اور ان کے ساتھ باہمی تبادلہ خیالات کر کے بہت خوش ہوا ہوں۔ جلسے میں شمولیت سے حقیقی اسلام کی طرف میری توجہ مزید بڑھی ہے اور اس حوالے سے اخلاص اور ایمان نے ترقی کی ہے۔ اور خلیفہ وقت کے خطابات، نصائح اور رہنمائی بغیر شیعہ اور سنّی کی تمیز کے تمام مسلمانوں کے لئے ہیں۔

پھر کوسٹاریکا سے ہی ایک خاتون ڈیانا نعیمہ (Diana Naima) صاحبہ کہتی ہیں۔ جلسے میں شمولیت ایک انوکھا تجربہ تھا۔ دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے مختلف اقوام و نسل کے لوگوں کے باہمی پیار و محبت نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ اس فضا نے مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ یاد کروا دیا۔ مجھے یقین ہے کہ جماعت احمدیہ ترقی کرے گی اور اس کے ذریعے اسلام کا محبت بھرا پیغام بھی پھیلتا چلا جائے گا۔ انہوں نے بھی کل بیعت کی ہے۔ اسی طرح کل بیعت کرنے والوں میں گوئٹے مالا، چلّی، کوسٹاریکا سے آنے والے جیسا کہ میں نے کہا چار مرد اور خواتین تھیں۔ ان سب نے (جلسہ کا) سارا نظارہ دیکھ کر، عالمی بیعت کا نظارہ دیکھ کر جب ان کو مکمل شرح صدر ہوا تو پھر انہوں نے بیعت کی۔

پس جماعت احمدیہ جو اسلام کا خوبصورت پیغام دیتی ہے اور بغیر دوسروں پر گند اچھالے، بغیر کسی پر تنقید کئے ایک وحدت پر جمع کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اور پھر اس کا پیار اور محبت کا جو نظارہ ہر آنے والے کو نظر آتا ہے۔ آپس میں سلوک کا، دوسروں سے سلوک کا جو نظارہ ہر آنے والا دیکھتا ہے۔ وہ ہر ایک کو مجبور کرتا ہے کہ حقیقی اسلام کے اس نمونے کو دیکھ کر اس کا حصہ بنیں۔ یا کم از کم یہ ضرور ہوتا ہے کہ اسلام پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں ان کا اثر یہاں آ کر ہمیں دیکھنے والوں پر سے زائل ہو جاتا ہے۔ یہ نظارے ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ ہمیں دکھاتا رہا، اب بھی دکھا رہا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ نہ ہی اسلامی تعلیم کبھی پرانی ہوئی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی تائیدات کا ہاتھ کبھی جماعت احمدیہ پر سے اٹھایا ہے۔

ایک دفعہ ایک خاندان نے پاکستان میں مجھے بتایا کہ ان کی ایک بزرگ خاتون تھیں جو جماعت کی مخالف تھیں لیکن خاندانی نظام وہاں کا ایسا ہوتا ہے کہ اکٹھے رہتے تھے۔ کبھی وہ جلسے پر نہیں آیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ مجبوری ہوئی، ان کو ساتھ ربوہ جانا پڑ گیا اور پھر بہانے سے ان کے رشتے دار اُن کو جلسے پر بھی لے گئے۔ سارا نظام بھی دکھایا۔ وہ یہ کہا کرتی تھیں کہ ربوہ والے جادو کر دیتے ہیں اس لئے وہاں نہیں جانا۔ بہرحال جلسے کا ماحول دیکھ کر، تقریریں سن کر، لنگر خانوں کا نظام دیکھ کر انہوں نے بیعت کر لی۔ یہ خلافت ثانیہ کا واقعہ ہے جو ایک خاندان نے مجھے بتایا تھا۔ پھر ہر خلافت کے دَور میں ہم نے یہی کچھ دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب بھی کوئی جلسے پر آیا نیک اثر لے کر گیا یا نیک اثر نے اس کو گھائل کیا اور بیعت کر کے اس سلسلے میں شامل ہو گیا۔ پس یہ نشان ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی صداقت کی یہ دلیل ہے۔ یہ خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا نشان ہے۔ جو باتیں ہم دیکھتے ہیں یہ انسانی کوششوں سے تو پیدا نہیں ہو سکتیں۔

جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کہا تھا کہ جلسے کا ماحول ایک خاموش تبلیغ کر رہا ہوتا ہے اور اس میں شامل ہونے والا ہر احمدی اور ہر کارکن ایک خاموش مبلغ ہوتا ہے۔ تمام غیر مہمان یہ نظام دیکھ کر کہ خاموشی سے سب کام ایک دھارے میں بہتے چلے جا رہے ہیں۔ کوئی panic نہیں۔ کوئی افراتفری نہیں ہے۔ کہیں کوئی سختی یا سخت کلامی نظر نہیں آتی بلکہ مسکراتے چہرے نظر آتے ہیں۔ چھوٹے بچوں سے لے کر بوڑھے مرد عورتیں خدمت کے جذبات سے سرشار ہوتے ہیں۔ اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ چیزیں دیکھ کر غیروں پر جماعت کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اور جو احمدی پہلی بار جلسے میں شامل ہوئے ہوتے ہیں ان کے ایمان میں بھی یہ ماحول بے انتہا ترقی کا باعث بنتا ہے بلکہ ہمیشہ شامل ہونے والے بھی نئے سرے سے چارج ہوتے ہیں اور اپنے ایمان و ایقان میں ترقی اور اضافہ کر کے یہاں سے جاتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو نیک نیتی سے اور بعض عادتاً بھی یہ بات کرتے

ہیں کہ انہوں نے نقائص تلاش کرنے ہوتے ہیں اور ایسے ناقدین کا بھی اس دفعہ عموماً یہ اظہار رہا ہے کہ کارکنان کی خوش مزاجی کا معیار پہلے سے بہتر تھا۔

جلسہ کے مہمانوں کے بھی تأثرات پیش کرتا ہوں۔ اس دفعہ کانگو کنشاسا سے سپیکر صوبائی اسمبلی باندوندو بونیفا این تَوَ ابُوشِیُوا (Boniface Ntwa Boshie Wa) صاحب پہلی بار جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ موصوف نے تینوں دن جلسہ کی مکمل کارروائی دیکھی۔ جلسہ گاہ میں بیٹھ کر سنی۔ نمازوں کے دوران بھی جلسہ گاہ میں رہتے۔ عالمی بیعت بھی انہوں نے دیکھی۔ یہ کہتے ہیں یہاں ہر کوئی ایسے مل رہا ہے جیسے برسوں سے ایک دوسرے کو جانتا ہو۔ ہر کوئی سلام کر رہا ہے۔ یہی حقیقی محبت ہے۔ یہی حقیقی مذہب اور دین ہے۔ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم نے صوبائی سطح پر ایک پروگرام منعقد کرنا تھا جس میں پہلے دن ہی بدانتظامی کی وجہ سے 26 افراد کی موت ہوگئی۔ چنانچہ پروگرام کینسل کرنا پڑا۔ لیکن مَیں حیران ہوں کہ جلسے میں ہزاروں افراد کے مجمع میں کوئی چھوٹی سی بدنظمی نہیں ہوئی۔ کوئی دھکم پیل اور فساد نہیں ہوا۔ کسی کی موت ہونا تو دُور کی بات ہے کسی نے اونچی آواز سے بات تک نہیں کی۔ چھوٹے بچوں کو ڈیوٹی دیتا دیکھ کر بڑے جذباتی تھے۔ کہتے ہیں یہ ننھے بچے پانی یا کوئی اور کھانے کی چیز اس پیار اور محبت سے پیش کرتے ہیں کہ ضرورت نہ ہونے کے باوجود ان بچوں کو انکار کرنے کا دل نہیں کرتا۔ چھوٹی عمر کے بچوں کی عام طور پر یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ چیز خود لینا چاہتے ہیں لیکن جماعت نے ان بچوں کی ایسی تربیت کردی ہے کہ اس عمر سے ان کو دوسروں کے لئے جذبات قربان کرنے کی عادت پڑ گئی ہے اور انتہائی چھوٹی عمر سے دوسروں کے آرام اور سکون کو اپنے آرام پر ترجیح دینے لگے ہیں۔ یقیناً یہ بچے بڑے ہو کر دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث نہیں بنیں گے بلکہ دوسروں کی خدمت کرنے والے ہوں گے۔ اور جلسے کے بعد جب وہ اپنی ایمبیسی میں گئے ہیں تو وہاں انہوں نے اپنے ایمبیسیڈر کے سامنے اس طرح اظہار کیا کہ میں نے کئی ملکی اور غیر ملکی بڑی بڑی کانفرنسز میں شرکت کی ہے لیکن جو حسن انتظام یہاں جلسے میں نظر آیا وہ کہیں اور نہیں دیکھا۔

پھر بینن کے وزیر داخلہ فرانسس ہوسو (Francis Houessou) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ میرے پاس الفاظ نہیں جن سے میں جلسے کے انتظامات کی تعریف کرسکوں۔ بہت عمدہ اور منظم جلسہ تھا۔ میں نے جماعت کے لوگوں میں رضاکارانہ طور پر دوسروں کی خدمت کرنے کا غیر معمولی جذبہ دیکھا ہے۔ یہ جذبہ ہر احمدی کی روح کی غذا بن چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے بچوں بڑوں کو حتی کہ بوڑھوں کو دیکھا کہ انہیں اپنے کھانے پینے کی فکر نہیں تھی۔ اگر فکر تھی تو بس ایک چیز کی کہ ہمارا جلسہ کامیاب ہو۔ اپنے مقاصد کے حصول میں اتنی محنت کرنے والے لوگ مَیں نے کبھی نہیں دیکھے۔ کہتے ہیں مَیں نے دنیا دیکھی ہے۔ امریکہ جیسے سپر پاور کے انتظامات بھی دیکھے ہیں مگر بڑی بڑی طاقتوں کو بھی اس طرح کے منظم اور پُرامن انتظام کرتے نہیں دیکھا۔ یہاں تو بالکل چھوٹی عمر کے بچے بھی رضاکارانہ ڈیوٹیاں دیتے ہیں اور جو ہدایات انہیں ملتی ہیں بڑے شوق سے ان کی پابندی کرتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں جماعت کی عالمی طاقت کا راز یہی ہے کہ جماعت کو ایک خلیفہ ملا ہوا ہے۔ مَیں برملا اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو دنیا میں امن کے قیام کے لئے کام کر رہی ہے۔ آج زمین پر صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو بھائی چارے کی تعلیم دیتی ہے، صبر کی تلقین کرتی ہے اور امن کے قیام کی علمبردار ہے۔

یوگنڈا کے ڈیفنس منسٹر ڈاکٹر کرسپس چیونگا (Dr. Crispus Kiyonga) نے جلسے میں شمولیت کی۔ کہتے ہیں جلسے کی کیفیت کا نظارہ بیان سے باہر ہے۔ باقاعدہ دو دن جلسے کی کارروائی دیکھی اور نمائش بھی دیکھی۔ ان کی مجھ سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔ سب کچھ دیکھنے کے بعد یہ کہنے لگے کہ اتنا ڈسپلن تو آرمی پیدا کرسکتی ہے۔ اس پر اُن کو مَیں نے کہا تھا کہ آپ کی آرمی بھی نہیں پیدا کرسکتی۔ تو کہتے ہیں بڑی صحیح بات کہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اس قسم کا ڈسپلن تو دنیا کی کوئی آرمی بھی نہیں پیدا کرسکتی۔

یونان سے آنے والوں مہمانوں میں انٹی گونی (Antigoni) اور پَانَا گی یُوتِس (Panagiotis)، بہرحال جو بھی ان کا نام ہے شامل تھے۔ اس میں پَانَا گی یُوتِس (Panagiotis) صاحب کو جماعتی لٹریچر کا گریک ترجمہ کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ جلسے سے واپس جا کر انہوں نے ایک ای میل بھجوائی جس میں وہ کہتے ہیں کہ ہزاروں کی تعداد میں اس قدر پُرامن مجمع کو جو ایک دوسرے کو پیار اور محبت دینے کے لئے اور دعائیں کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے، دیکھنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کو دوسروں کی مدد اور خدمت کے لئے یکجا ہوتے دیکھنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ دوسروں کو فقیر سمجھ کر مدد نہیں کرتی بلکہ ایسے پروجیکٹ کرتی ہے جس سے غریب لوگ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوسکیں۔ ایسی کمیونٹی جو دوسروں کی اتنی مدد بھی کر رہی ہو لیکن اس کے باوجود عاجزی اور انکساری کا اظہار کرنے والی ہو کوئی عام بات نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ جلسے کے دوران کسی کو ہم نے کسی بھی چیز کی شکایت کرتے نہیں سنا اور نہ ہی ہم نے کوئی ایسا چہرہ دیکھا جس میں مسکراہٹ نہ ہو اور نہ ہی کسی کو اونچی آواز میں بات کرتے دیکھا۔ ہر ایک رضاکار پوری جان لگا رہا تھا اور سخت محنت کے باوجود ان کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔ یہ جامعہ میں ٹھہرے ہوئے تھے وہاں کے کارکنوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہر ایک کی یہی کوشش ہوتی تھی کہ مہمان جامعہ کو اپنا گھر ہی سمجھیں۔

نائیجیریا سے آنے والے وفد میں ایک ٹیلی ویژن کے ڈائریکٹر اسحاق صاحب تھے۔ کہتے ہیں جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے تھے۔ ایئر پورٹ سے ریسیو کرنے سے لے کر جلسہ کے اختتام تک ہر پہلو سے تمام انتظامات بہترین تھے۔ جلسہ کی تقاریر بہت عمدہ تھیں۔ میں نے پہلی مرتبہ عالمی بیعت کا نظارہ دیکھا۔ بہت ہی جذباتی نظارہ تھا۔ اس نظارے نے میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا۔ جلسہ سالانہ کے اجلاسات میں جب خلیفۃ المسیح موجود ہوتے تھے تو یہ نظارہ بہت روح پرور اور جذباتی ہوتا یہاں تک کہ میں اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکا اور میری آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے کہ کس طرح ہزاروں کی تعداد میں لوگ اپنے امام کے سامنے سر تسلیم خم کئے بیٹھے ہیں۔ ایسا نظارہ میں نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔ جو پیار و محبت احباب جماعت نے اس جلسے کے دوران اور بعد میں دیا وہ مَیں واپس جا کر بتاؤں گا کہ تمام امّت مسلمہ کو اسی بہترین نمونے کو اپنانا چاہئے۔

نائیجیریا سے ایک اخبار نیشنل مرر کی اسسٹنٹ ایڈیٹر سکینہ لوّال صاحبہ آئی تھیں۔ کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ یوکے پر آ کر احساس ہوا کہ جماعت کا ہر فرد ایک دوسرے سے پیار و محبت کا تعلق رکھتا ہے۔ ہر آدمی مسکرا کر ملتا اور ہر وقت ایک دوسرے کی مدد کے لئے تیار رہتا ہے۔ مجھے بطور جرنلسٹ کام کرتے ہوئے اٹھارہ سال ہوگئے۔ مَیں برملا اس بات کا اظہار کرتی ہوں اور یہ بات کہنے پر فخر محسوس کرتی ہوں کہ تمام مسلمان تنظیموں میں سے جماعت احمدیہ ہی وہ واحد تنظیم ہے جو اسلامی حکموں پر عمل کرتی ہے اور دوسرے مسلمانوں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات تمام پہلوؤں سے ہر لحاظ سے مکمل تھے۔ پھر کہتی ہیں کہ ہر مرد و عورت بوڑھا بچہ بہت پیار اور دوستانہ طریقے سے ملتا تھا۔ کسی اسلامک پروگرام میں ایسا نہیں دیکھا۔ پس یہ جو غیروں کے اثر ہیں یہ صرف سننے کے لئے نہیں ہیں بلکہ ہمیں ہمیشہ اپنی حالتوں پہ یہ کیفیت طاری رکھنی چاہئے۔

پھر بیلجیئم کے ایک شہر کستارلی (Kasterlee) کے میئر جو فلیمش پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہیں، وہ آئے ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس جلسے میں شامل ہو کر مجھے اسلام کی اصل تعلیم کے بارے میں آگاہی حاصل ہوئی۔ نیز میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ لوگ کس طرح اس تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ لوگوں کے آپس میں پیار اور محبت نے مجھے بہت متاثر کیا۔ میں نے جماعت کے لوگوں کو صرف لوکل سطح پر دیکھا تھا لیکن جلسہ میں شامل ہو کر عالمی سطح پر بھی جماعت کے لوگوں کو دیکھا ہے اور مشاہدہ کیا ہے کہ جماعت جو کہتی ہے اس پر عمل بھی کرتی ہے۔ جلسے کے اس قدر اعلیٰ انتظامات کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ مَیں یہاں سے اپنے ساتھ پیار اور محبت لے کر واپس جا رہا ہوں۔ آپ لوگوں نے مجھے حقیقی اسلام کی تعلیم بتائی ہے۔ میں ہیومینٹی فرسٹ اور انجینیئرز ایسوسی ایشن کے سٹالوں پر بھی گیا ہوں۔ وہاں جا کر مجھے پتا چلا کہ جماعت انسانیت کی کس قدر خدمت کر رہی ہے۔ میرے لئے یہ سب باتیں حیران کن تھیں۔ میرے دل میں جماعت کی قدر پہلے سے بڑھ گئی ہے۔

بیلجیئم کے شہر ٹرن ہاوٹ کے وائس میئر اور کونسلر جلسہ میں شامل تھے۔ کہتے ہیں کہ اسلام کے متعلق جو کچھ ہم نے میڈیا میں دیکھا تھا جلسے میں آ کر بالکل اس کے برعکس دیکھا ہے۔ اسلام کا جو نقشہ آپ نے پیش کیا ہے وہی حقیقی اسلام ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کی تعلیم بہت ہی پیاری ہے۔ کہتے ہیں آپ اسلام کی حقیقی تعلیم بیان کر کے تمام بنی نوع انسان کو جو ایک جھنڈے کے نیچے جمع کرنا چاہتے ہیں وہ یقیناً ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ مَیں نے اپنے شہر میں دیکھا تھا کہ جماعت انسانیت کی خدمت کے لئے کوشاں رہتی ہے لیکن جلسے میں آ کر مجھے معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ تو پوری دنیا میں انسانیت کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ میری نظر میں اس وقت دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جو انسانیت کی اس حد تک خدمت کر رہا ہو اور دنیا میں پیار اور محبت اور امن کی تعلیم پھیلا رہا ہو۔ مَیں نے جلسے پر ڈیوٹیاں دینے والوں کو بھی دیکھا۔ مَیں اس بات سے بہت متاثر ہوا کہ ڈیوٹیاں دینے والے یہ لوگ مہمانوں کی خدمت کر کے اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے ہیں۔ کہتے ہیں مجھے خیال آیا کہ اگر ہمارے ملک میں بھی لوگ اسی طرح اسی جذبے سے کام کرتے تو ہمارا ملک ان مالی مشکلات سے دوچار نہ ہوتا جن سے آج کل ہم گزر رہے ہیں۔

پھر بیلجیم کے شہر ٹرن ہاوٹ کے وائس میئر کی اہلیہ کہتی ہیں۔ مَیں عورتوں کے جلسے میں بھی گئی۔ وہاں مجھے جو پیار اور محبت ملا اس کی مثال میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی۔ جب خلیفۃ المسیح عورتوں کے جلسہ گاہ میں آئے تو ایک عجیب ماحول تھا۔ اتنی کثیر تعداد میں عورتیں وہاں موجود تھیں لیکن ہر طرف خاموشی تھی۔ پھر جب خلیفۃ المسیح نے خطاب فرمایا تو ہزاروں کی تعداد میں موجود عورتوں نے مکمل خاموشی کے ساتھ خطاب سنا۔ عورتوں کے بارے میں اسلامی تعلیم کے حوالے سے جو سوالات میرے ذہن میں تھے خلیفۃ المسیح کے خطاب سے ان سوالوں کے جوابات مل گئے۔ پھر کہتی ہیں کہ مَیں شروع میں جب عورتوں کے جلسہ گاہ میں گئی تھی تو میرے دل میں ایک خوف سا تھا لیکن جب خلیفۃ المسیح کا خطاب سننا شروع کیا تو میرا سارا خوف دُور ہوگیا۔

بیلجیم سے ایک زیر تبلیغ دوست شوبام میمد (Chauboum Ahmad) صاحب تھے کہتے ہیں کہ ایک لمبے عرصے سے احمدیت کا تعارف تھا اور پہلی مرتبہ احمدیوں کے جلسے میں شرکت کی ہے۔ جلسے میں جو تین دن گزارے اور سب کچھ دیکھا مَیں برملا کہتا ہوں کہ احمدیت ہی اسلام کی صحیح تصویر ہے۔ میں نے یہاں پر لوگوں کو سجدے میں روتے دیکھا ہے۔ اس کا گہرا اثر ہے۔

مالٹا سے ایک سوشل ورکر کینتھ کریمونا (Kenneth Cremona) صاحب بھی آئے تھے جو معذور افراد کی دیکھ بھال کا کام کرتے ہیں۔ کہتے ہیں جو بات سب سے زیادہ اچھی لگی وہ یہ تھی کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے اور پانی پلانے کا کام سرانجام دے رہے تھے۔ پھر کہنے لگے کہ مجھے یہ بات بڑی اچھی لگی کہ خلیفۃ المسیح نے جلسے سے متعلق ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ اطاعت کریں اور ہر حکم مانیں خواہ یہ حکم، یہ ہدایت کسی چھوٹے بچے کی طرف سے کیوں نہ ہو۔ کہنے لگے کہ مَیں نے جلسہ سے متعلق ہدایات پر مشتمل ایک کتابچہ دیکھا جس میں لکھا تھا کہ کھانا اتنا ہی لیں جتنی ضرورت ہے۔ زائد کھانا ڈال کر ضائع نہ کریں۔ یہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ کس طرح چھوٹی چھوٹی بات کا یہ جماعت خیال رکھتی ہے۔ اور یہ باتیں لوگ

پھر نوٹ بھی کرتے ہیں۔

مالٹا سے ایک صحافی اِوَان بارتَولو (Ivan Bartolo) صاحب آئے تھے۔ ٹی وی پر ایک پروگرام کی میزبانی بھی کرتے ہیں۔ تین سال سے جماعت سے ان کا تعلق ہے۔ انہوں نے میرا انٹرویو بھی لیا۔ خواہش تھی کہ انٹرویو لیں۔ کہتے ہیں کہ میرے لئے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی ہے کہ 125 سال میں جماعت نے اس قدر ترقی کی ہے کہ دنیا کے 206 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ یہ یقیناً الٰہی تائید و نصرت کے بغیر ممکن نہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ جلسے پر ہر چیز منظم اور باقاعدہ ایک ترتیب کے مطابق تھی اور جہاں نظام اور ترتیب ہو وہاں خدا ہوتا ہے۔ یہ عیسائی ہیں اور عیسائیوں کے تأثرات ہیں۔ انہوں نے میرا انٹرویو لیا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ وہ اپنے ملک جا کے اپنے ٹی وی کے لئے جماعت کے بارے میں ایک گھنٹے کی ایک ڈاکومنٹری بھی بنائیں گے۔

اس کے علاوہ مالٹا سے مائیکل گریک (Michael Grech) صاحب جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ کالج میں فلاسفی پڑھاتے ہیں۔ اخبارات اور رسائل میں مضامین بھی لکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں جلسہ سالانہ کی کارروائی اور تقاریر پر مشتمل ایک جامع تفصیلی مضمون لکھنا چاہتا ہوں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس سے استفادہ کر سکیں اور اس جلسے میں بیان کئے گئے دینی و دنیوی فلاح و بہبود سے متعلق بیان فرمودہ زرّیں نصائح اور اصولوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔

فرنچ گیانا سے بھی احمدی اور غیر احمدی مہمان جلسے میں آئے تھے۔ ان مہمانوں میں ایک غیر احمدی مہمان مسٹر تھیری ایٹی کوٹ (Mr. Thierry Atticot) تھے جو کہ تاریخ کے پروفیسر ہیں اور عقیدے کے لحاظ سے عیسائی ہیں۔ کہتے ہیں جب مجھے جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت ملی تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ مجھے یہ لوگ کیوں دعوت دے رہے ہیں۔ بعض ویڈیوز بھی مجھے دکھائی گئیں۔ سمجھایا بھی گیا لیکن پھر بھی جلسے کی اہمیت کا اندازہ نہیں تھا۔ لیکن اب خود جلسے پر آ کر مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ اس جلسے کی جماعت میں کیا حیثیت ہے بلکہ پوری دنیا کے لئے یہ جلسہ کتنا اہم ہے۔ دنیا کو ایسے جلسوں کی ضرورت ہے جس میں 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' نعرہ ہو۔ کہتے ہیں کہ جلسے کی کارروائی کے آغاز میں جو تلاوت قرآن کریم ہوتی تھی اس سے بھی میری روح کو ایک عجیب لطف پہنچتا تھا جسے مَیں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ اب میں نے ان تلاوتوں کی آڈیو بھی لے لی ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ میرے لئے سکون کا موجب ہوگی۔

پھر اس دفعہ یہاں سے بھی اور باہر کے ملکوں سے بھی مختلف پریس کے کافی جرنلسٹس بھی آئے ہوئے تھے۔ ایک ہندو جرنلسٹ نے کہا کہ میری ماں نے مجھے منع کیا تھا کہ مسلمانوں کے فنکشن پر نہ جاؤ۔ یہ بڑے خطرناک لوگ ہیں۔ تمہیں مار مُور دیں گے اور پتا بھی نہیں لگے گا کہ کہاں گئی ہو۔ خیر کہتی ہیں لیکن مَیں نے اپنی ماں کی بات نہیں مانی۔ مجھے یہاں جو تجربہ ہوا ہے اب مَیں اپنی ماں کو جا کر کہوں گی کہ احمدی ہم سے زیادہ پُرامن ہیں۔ اور ایسی ان کی باتیں خوبصورت ہیں اور تعلیم خوبصورت ہے کہ تمہیں بھی جا کے دیکھنی چاہئے۔ کہتی ہیں شکر ہے کہ میں اس جلسے سے محروم نہیں رہی۔

پھر Belize جس میں اس دفعہ جماعت قائم ہوئی ہے۔ وہاں کی ایک جرنلسٹ مریم عبدل صاحبہ آئی ہوئی تھیں۔ یہ بلیز کے کرَیم (Krem) ٹی وی کی معروف اینکر بھی ہیں۔ موصوفہ نے جلسے میں شمولیت کے حوالے سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کا تجربہ میری توقعات سے زیادہ خوشگوار رہا۔ ڈیوٹی پر موجود سارے لوگ بہت محبت اور احترام سے پیش آئے۔ پھر کہتی ہیں جماعت کے ماٹو 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' نے مجھ پر بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔ میں نے اس ماٹو پر بہت غور کیا اور گزشتہ چند دنوں میں مجھے ہر طرف سے صرف اور صرف محبت ہی دیکھنے کو ملی۔ اس جماعت نے مجھے بہت کچھ دیا ہے۔ میں اس پر شکر گزار ہوں اور ہمیشہ اسے یاد رکھوں گی۔ اور کہتی ہیں کہ اس کے علاوہ مَیں تمام ڈیوٹیاں دینے والوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ کٹر سنّی خاندان میں پیدا ہوئی تھیں۔ کہتی ہیں میرا باپ بڑا سخت مسلمان تھا جس کی وجہ سے مجھے ردّ عمل ہوا اور میں نے بڑے ہو کر اسلامی احکامات پر عمل کرنا چھوڑ دیا کیونکہ پردہ، سکارف اور بہت ساری ایسی باتیں جن کا غلط رنگ میں یا صحیح رنگ میں دوسرے مسلمانوں میں رواج ہے۔ ان میں اتنی سختی تھی کہ میں اسلام کی تعلیم سے دور ہوگئی۔ بڑی ہوئی تو سکارف حجاب سب کچھ اتار کے پھینک دیا۔ لیکن کہتی ہیں خدا تعالیٰ پر مجھے بہرحال یقین ہے۔ لیکن جلسہ سالانہ میں یہاں آ کر مجھے ایک انوکھا تجربہ ہوا ہے۔ یہاں میں نے کسی عورت کو پابند اور جکڑا ہوا نہیں دیکھا۔ ہر لڑکی، ہر عورت آزاد تھی۔ میں نے عورتوں اور بچیوں کو دیکھا۔ وہ آزادانہ طور پر پھر رہی تھیں۔ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ بازار میں جا رہی تھیں۔ ایک دوسرے کو محبت سے مل رہی تھیں۔ اس نے میرے اندر یہ سوچ پیدا کر دی ہے کہ اگر میں احمدی مسلمان گھر میں پیدا ہوئی ہوتی تو میری روش باغیانہ نہ ہوتی۔ میں نے یہاں بہت سی دوست بنائی ہیں۔

پس احمدی خوش قسمت ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ان کو احمدی گھروں میں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور کچھ کو احمدی ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور ان باتوں سے بچا کے رکھا جو باغیانہ روش پیدا کرتی ہیں۔ بعض احمدی بچیوں میں بھی ردّ عمل ہوتا ہے، ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ غیر آ کر ہمارے سے متاثر ہوتے ہیں اس لئے کسی بھی قسم کے کمپلیکس میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں۔ اسلام کی جو خوبصورت تعلیم ہے یہ ہر ایک کے لئے ایسی تعلیم ہے جس کا فطرت تقاضا کرتی ہے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک جرنلسٹ نے کہا کہ مَیں نے کبھی اپنے چرچ میں بھی اتنی عزت نہیں دیکھی جتنی میری یہاں ہوئی ہے۔ کہتی ہیں باقاعدہ چرچ جاتی ہوں اور بڑی مذہبی عورت ہوں۔ نہ میں نے کبھی شراب پی ہے، نہ سگریٹ نوشی کی ہے۔ یہ سب برائیاں ہیں ان کو مَیں برا سمجھتی ہوں۔ لیکن کہتی ہیں کہ جو بھی ہے یہاں میں نے اپنے آپ کو بہت خاص محسوس کیا۔

قزاقستان سے ایک غیر از جماعت دوست آرتی میف صاحب کہتے ہیں کہ مَیں دل کی گہرائیوں سے خلیفۃ المسیح اور جماعت احمدیہ کی انتظامیہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس جلسے پر مدعو کیا اور کچھ کہنے کا موقع دیا۔ جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کی سب سے پہلی دعوت مجھے پندرہ سال پہلے دی گئی تھی اور جماعت احمدیہ کے بارے میں میری تحقیق اس وقت سے جاری ہے جب سے قزاقستان میں احمدیت کی ابتدا ہوئی ہے۔ ایک مذہبی سکالر کی حیثیت سے جسے مختلف مذاہب پر تحقیق کرتے نصف صدی کا عرصہ گزر چکا ہو اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ میرا تجربہ ہے۔ پھر کہتے ہیں مجھے سب سے زیادہ پرکشش آپ کی جماعت کا ماٹو 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' لگتا ہے۔ یہ نظریہ بیسویں صدی کے آخر میں رونما ہونے والا ایک انقلاب تھا اور مذہب اسلام کے ایک روشن اور تابندہ باب کا آغاز تھا جس کے بارے میں آج تک کبھی دوسری اسلامی تحریکات نے توجہ نہیں کی۔ کہتے ہیں اس دَور میں ہم سب دنیا میں ہونے والے پریشان کن واقعات و حالات کے گواہ ہیں۔ جہاں انتہا پسندی اپنے عروج پر اور مذہبی برداشت اور رواداری ناپید ہوتی جا رہی ہے۔ ایسے وقت میں یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جو اپنے انسانیت دوست کاموں سے، اس دنیا کو دوبارہ اسی نور سے روشن کرنے کی کوشش کر رہی ہے جو مذہب اسلام ابتدا ہی سے اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہتے ہیں آج جماعت احمدیہ عالم اسلام میں سب سے زیادہ ترقی کرنے والی اور سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ پھیلنے والی جماعت ہے۔ اور یہ بات منطقی طور پر بھی اس لئے درست ہے کہ جماعت احمدیہ کی تعلیمات اس وقت کروڑوں لوگوں کے دلوں کے قریب ہیں۔ یہ تعلیمات قزاق قوم کے دلوں کے بھی قریب ہیں اور زیادہ قابل فہم ہیں۔ اور یہی بات وہاں موجود اسلام کے نام نہاد علماء کو بھی خوف میں مبتلا کئے ہوئے ہے جن کی پوری کوشش ہے کہ اسلام احمدیت کو نقصان پہنچائیں۔ وہاں کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرغیزستان، قازقستان میں احمدیوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

سیرالیون سے آنے والے وفد میں ڈاکٹر عثمان فوفا صاحب جو انٹر ریلیجس کونسل سیرالیون کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ پھر ایک پروفیسر کریم صاحب یونیورسٹی میں سائنس کے شعبہ کے ہیڈ ہیں اور سیرالیون مسلم کانگرس کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ پھر ایمبو بنگورا صاحب جو ملک کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں رولنگ پارٹی کے چیئرمین ہیں شامل تھے۔ یہ جو بنگورا صاحب ہیں انہوں نے اللہ کے فضل سے بیعت بھی کر لی ہے۔ ملاقات کے دوران انہوں نے کہا کہ جلسہ سالانہ کی کارروائی سیرالیون کے ٹی وی نے لائیو نشر کی ہے اور صدر مملکت سیرالیون نے بھی جلسہ کی کارروائی دیکھی۔ جب ٹومی کالون صاحب نے تقریر ختم کی تو صدر مملکت نے جلسہ گاہ میں اپنے وفد کے ممبران کو فون کر کے جلسے کی مبارکباد دی۔

اس سال ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو کے منسٹر آف لیگل افیئرز مسٹر پرکاش رمادار (Mr. Prakash Ramadhar) بھی شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ کمیونٹی کے ممبرز کا خلیفۃ المسیح کے لئے جو پیار تھا انسان اس کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ جہاں تک جلسے کی بات ہے تو ہر چیز زبردست تھی۔ وہاں کام کرنے والوں کا اخلاص اور جذبہ اس حقیقت پر گواہ تھا کہ یہ جماعت کسی انسان کی بنائی ہوئی جماعت نہیں ہے بلکہ اس جماعت کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ کہتے ہیں مَیں جلسے میں شامل ہو کر اندر سے ہل گیا ہوں۔ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایمانداری، انکساری اور اخلاص کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق دے۔

کروشیا سے نو افراد پر مشتمل وفد جلسے میں شامل ہوا۔ ان میں سے پانچ کیتھولک خواتین تھیں جن میں سے چار یونیورسٹی کی طالبات اور ایک خاتون میوزیم ڈیپارٹمنٹ کی ہیڈ ہیں۔ اس کے علاوہ چار مرد احباب تھے۔ جن میں ایک زاغرب میں مسلم عربک سینٹر کے ہیڈ تھے اور باقی تین کیتھولک تھے۔ عربک سینٹر کے ڈائریکٹر علی بیگووچ کہنے لگے کہ میں نے دنیا کے مختلف ممالک میں بے شمار ایونٹس (events) میں شمولیت کی ہے لیکن احمدیہ جماعت کے جلسے میں جس اخلاص اور محبت سے بچے خدمت بجا لا رہے تھے یہ منظر مَیں نے کبھی پہلے نہیں دیکھا۔ جامعہ کے جو کارکنان یعنی سٹوڈنٹ بچے، کارکن، والنٹیئرز ہماری خدمت کر رہے تھے کہتے ہیں ان کے طریق خدمت نے سب کے دل موہ لئے۔

وفد کی ایک رکن ساندرا صاحبہ جو میوزیم ڈیپارٹمنٹ کی ہیڈ ہیں کہنے لگیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ یہ کارکنان کب آرام کرتے ہیں۔ جب دیکھو ڈیوٹی پر مستعد ہوتے ہیں۔ کہنے لگیں کہ ایسے فدائی رضا کار مَیں نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھے۔ پھر عالمی بیعت کی تقریبات خصوصاً سجدہ شکر اور لوگوں کا گریہ وزاری سے دعائیں مانگنا ہم سب کے لئے باعث حیرت تھا۔ پھر ایک رکن مایا صاحبہ جو زاغرب یونیورسٹی میں مذاہب عالم میں سٹڈی کر رہی ہیں اور انہوں نے مجھ سے کئی سوال جواب بھی کئے۔ وہ کہتی ہیں ان جوابوں سے مَیں بڑی مطمئن ہوئی ہوں۔ میری کافی تسلی ہوگئی ہے۔ کہنے لگے دیگر مسلمان اور دنیاوی رہنما بھی خلیفۃ المسیح سے رہنمائی لیں تو بہت سارے مسائل پُرامن طریقے پر حل ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے سوال یہ کیا تھا کہ لوگ تہذیب یافتہ معاشرے میں تعلیم حاصل کرنے کے باوجود پھر تشدد کی طرف مائل کیوں ہیں، جہادی کیوں بن رہے ہیں؟ اس کا مَیں نے ان کو کافی تفصیل سے جواب دیا تھا۔ بہرحال ان کی کافی تسلی ہوئی۔

کروشیا سے انگلش اور فرنچ میں ماسٹرز کی طالبہ روبرٹا نے بھی مختلف مذاہب کے اکابرین اور امن کے حصول کے متعلق سوال کیا تھا۔ پھر کہتی ہیں جواب سے میری بڑی تسلی ہوگئی۔

ہیٹی سے گیری گیتو (Gary Guiteau) جو کہ ہیٹی میں منسٹری آف کلچر کے ڈائریکٹر ہیں، جلسے میں شامل ہوئے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ملک ہیٹی سے پہلی بار کوئی بھی حکومتی نمائندہ جماعت احمدیہ کے اس عظیم الشان جلسہ میں شامل ہوا ہے۔ مجھے اس جلسے میں شرکت کر کے بیحد خوشی محسوس ہوئی ہے۔ آپ کا نظام دیکھ کر مَیں یہ برملا کہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ تمام دنیا کے لئے ایک مثالی جماعت ہے۔ جلسے میں تمام رضا کاروں کو ایک خاص جذبے کے ساتھ کام کرتے دیکھ کر بہت حیرانگی ہوتی ہے اور رشک آتا ہے۔ ان رضا کاروں میں سب شامل ہیں۔ چھوٹے بڑے مرد وزن سب شامل ہیں۔ بعد میں ان کو مسجد کا وزٹ بھی کرایا گیا۔ مسجد میں یہ گئے تو بڑے احترام سے اپنے رنگ میں دعائیں کرتے رہے۔ اس کے بعد پھر انہوں نے وہاں لمبا سجدہ بھی کیا۔

پھر بعض نئے شامل ہونے والوں کے تاثرات پیش کرتا ہوں۔

میکسیکو سے ایک خاتون یانا لوپیز ریخون (Yanna Lopez Rejon) کہتی ہیں کہ مجھے اس جلسے نے بہت سی چیزیں سکھائی ہیں۔ مجھ پر نہ صرف اپنی زندگی کی حقیقت آشکار ہوئی ہے بلکہ مسلمان دنیا کی موجودہ حالت کی وجوہات کا بھی علم ہوا ہے۔ مجھے قبل ازیں ایک کمیونٹی کا پتا چلا تھا کہ وہ بڑی متحد ہے اور اس کے مختلف ممالک میں سینٹر ہیں لیکن اب جلسے میں شامل ہو کر مجھے اندازہ ہوا ہے کہ یقیناً وہ جماعت احمدیہ کی طرح متحد نہیں ہے اور نہ ہی وہ کمیونٹی جماعت احمدیہ کی طرح پھیلی ہوئی ہے۔ پہلے مَیں سمجھتی تھی کہ جس فرقے سے میرا تعلق ہے وہی ٹھیک ہے لیکن جلسہ سالانہ کی تقاریر کے ذریعہ مجھے پتا چلا کہ یہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل ہوتا ہے۔ میں دعا کیا کرتی تھی کہ اے اللہ! مجھے بہترین لوگوں میں شامل کر اور سچی خلافت کے ذریعے میری رہنمائی کر اور مجھے توفیق دے کہ میں اپنی استعدادیں اسلام کی تبلیغ کے لئے استعمال کرسکوں۔ اور ضرورتمندوں کے کام آسکوں۔ اب میں سمجھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی ہے۔ اب مجھے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

پھر بیلیز سے ایک نومبائع ایون ورنون (evan Vernon) جن کا اسلامی نام حمزہ رشید ہے کہتے ہیں کہ جلسے کے ان تین دنوں میں مجھے جماعت کی وسعت کے بارے میں پتا چلا۔ اس جلسے کی تنظیم اور ترتیب اپنے اندر ایک جادوئی کیفیت رکھتی ہے۔ میں نے اس جلسے پر اسّی (80) سے زیادہ ممالک سے آنے والے مختلف طبقات کے لوگوں کو دیکھا جن میں غریب بھی تھے اور امیر بھی۔ سیاستدان بھی تھے اور حکومتی حکام بھی۔ اس جلسے کی کامیابی کے لئے لاتعداد رضا کاروں نے کام کیا اور مہمان نوازی بہت اعلیٰ تھی۔

مارشل آئی لینڈ کی صدر لجنہ میری لینتھا جوانی (Mery Lintha Johnny) یہ بھی نئی احمدی ہیں۔ کہتی ہیں الحمد للہ جلسہ سالانہ میرے لئے ایک نعمت عظمیٰ تھا۔ جب سے مَیں یہاں آئی ہوں میں نے اپنے بھائی بہنوں میں پیار اور محبت اور ایک دوسرے کی تکلیف کا احساس ہی دیکھا۔ ان سے بات کر کے احساس ہوتا تھا جیسے ہم پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ کہتی ہیں جماعت کے ماٹو 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' کا اظہار ہوتا دیکھا تھا۔ پھر میری تقریروں کے بارے میں کہتی ہیں کہ ایک عجیب احساس ہوتا تھا اور اس دوران ہر لفظ پر میرے آنسو بہہ پڑتے تھے۔ میں اپنے جذبات بیان نہیں کرسکتی۔ پھر عالمی بیعت کا نظارہ بھی بہت مسحور کن اور ایک اثر رکھنے والا تھا۔ کہتی ہیں بلاشبہ میں جلسے میں شامل ہونے کے بعد پہلے کی نسبت خدا تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوئی ہوں۔

پھر ایک افریقن امریکن لجنہ نے اپنا خواب بھی مجھے بتایا۔ کہتی ہیں میں نے خواب دیکھا کہ ایک خوبصورت مسجد میں نماز ادا کر رہی ہوں اور وہ مسجد بہت وسیع اور کشادہ ہے اور وہاں بہت سے لوگ ہیں جن کو میں پہچانتی بھی نہیں۔ ہر مرتبہ مجھے احساس ہوتا ہے کہ میں اب کسی اور ملک میں ہوں۔ کہتی ہیں اب اس جلسے میں شامل ہو کر مجھے اپنی خواب کی تعبیر ملی۔ یہاں مختلف ممالک کے لوگ اکٹھے ہو کر بڑی تعداد میں نماز پڑھتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے کامل اطاعت کے ساتھ بہترین مسلمان بن کر زندگی گزارنے کی توفیق دے۔

میکسیکو کے ایک نومبائع بشیر کو یاسو صاحب کہتے ہیں کہ دنیا سے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد خلیفہ وقت کی محبت اور فدائیت کے جذبے سے معمور تھے جو بے مثال تھا۔ جلسے کے کارکنان مہمانوں کی خدمت رضا کارانہ طور پر انتہائی جذبہ فدائیت سے کر رہے تھے۔ جماعت احمدیہ دنیا میں ایک مثالی جماعت ہے جو حقیقی اسلام کی تصویر دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔

میکسیکو کے نومبائع امام ابراہیم چیچو صاحب جو اپنے ستّر مقتدیوں کے ساتھ احمدیت میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں میرے دل نے محسوس کیا کہ جلسے کے ایام میں بے شمار افضال و برکات نازل ہو رہے ہیں اور خلافت کے سائے میں دنیا کے مختلف رنگ ونسل کی قومیں باہمی محبت و اخوت سے سرشار ہیں۔ کہتے ہیں، خلیفہ وقت کی تقاریر سے جہاں میرے علم میں اضافہ ہوا وہاں مجھے قلبی سکون بھی نصیب ہوا۔ جلسے میں شامل ہر فرد بزبانِ حال گواہی دے رہا تھا کہ اسلام محبت اور سلامتی کا مذہب ہے جس کی ہر قوم و ملک کو ضرورت ہے۔

پانامہ سے گریگوریو گونزالیز (Gregoria Gonzales) یہ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ یوکے میں مختلف افراد کے اجتماع، تنظیم، محبت اور اخوت نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ ہر فرد دوسرے سے دلی محبت کرتا ہے۔ یہ ایک مثالی اجتماع تھا جس نے ہماری روحانی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا اور ہماری ذمہ داری ہے کہ دوسروں کو بھی اس میں شامل کریں اور وہ بھی جماعت کا حصہ بن جائیں اور پانامہ کے افراد جماعت بھی اس سے بھرپور استفادہ کرنے والے بن جائیں۔

فرنچ گیانا سے ایک دوست مسٹر ڈیویئو آبدو (Mr. Diavia Abdou) آئے تھے انہوں نے 2008ء میں بیعت کی تھی۔ جلسے میں پہلی دفعہ شامل ہوئے۔ کہتے ہیں مَیں پیدائشی مسلمان تھا۔ مَیں نے فرنچ گیانا میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی تھی۔ لیکن آج جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر مجھے محسوس ہوا ہے کہ اصل حقیقی اسلام کیا ہے۔ مجھے احمدیت کی حقیقت اور خلیفہ وقت کی اہمیت کا اب اندازہ ہوا ہے۔ کہتے ہیں، خلیفہ وقت نے زندگی گزارنے کی راہیں بتائیں اور ہر ایک شخص ان راہوں پر چل کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرسکتا ہے۔

بیلجیم سے ایک دوست عبدو فال (Abdou Fall) صاحب آئے تھے۔ یہ سینیگال کے ہیں۔ کہتے ہیں جب مَیں بیلجیم میں احمدیوں کی مسجد میں گیا تو وہاں بہت زیادہ پیار و محبت دیکھی۔ پھر یہاں بھی میں نے احمدیوں میں پیار اور محبت ہی دیکھا۔ اس پیار محبت اور بھائی چارے کے ماحول سے مَیں بہت متأثر ہوا۔ عالمی بیعت میں شامل ہو کر مَیں نے بیعت بھی کی۔ بیعت کے وقت جو میرے جذبات اور کیفیت تھی اس کا بیان ممکن نہیں۔ کہتے ہیں مَیں نے جلسے کے موقع پر احمدیوں کو عبادت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ واقعی احمدی حقیقی مسلمان ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ خلیفہ خدا کا مقرر کردہ ہے۔ اس جلسے میں شامل ہو کر اور خلیفۂ وقت سے ملاقات کر کے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور محسوس کیا کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے۔

فلپائن کے ایک دوست یول اولایا (Yul Adelf Olaya) صاحب جو United Nations میں کام کرتے ہیں۔ انہوں نے پچھلے سال بیعت کی ہے۔ کہتے ہیں الحمد للہ جلسے میں شامل ہو کر مجھے جس چیز کی تلاش تھی وہ مل گئی۔ انشاء اللہ اب میں اپنی آئندہ زندگی بطور احمدی ہی گزاروں گا۔ جلسے کے دوران رضا کارانہ طور پر کام کرنے والوں نے جس جذبہ پیار اور محبت کے ساتھ کام کیا وہ قابل تحسین ہے۔ کہتے ہیں میں نے ان کو صبح سے لے کر رات تک کام کرتے دیکھا۔ پھر بچوں کو پانی پلاتے ہوئے دیکھا۔ عجیب نظارہ تھا۔ ان کے پیار اور محبت نے میرا دل موہ لیا۔ یہ بھی بڑے جذباتی تھے۔

پھر مالی سے ڈاکٹر کائیتا حمہُ اللہ صاحب آئے تھے۔ انہوں نے جلسے پر بیعت کی۔ کہتے ہیں جلسے کے دوران میرے جو احساسات تھے وہ زندگی میں پہلی مرتبہ پیدا ہوئے تھے۔ پہلی مرتبہ یہاں آیا ہوں اور اب یہ ارادہ لے کر جا رہا ہوں کہ ہمیشہ آئندہ جلسوں میں آؤں گا۔ پھر کہتے ہیں کہ اگر دشمن پوری کوشش بھی کر لے تو وہ اس جلسے کا عشر عشیر بھی انتظام نہیں کر سکتے۔ میرے خیال میں تو دنیا کی یونائیٹڈ نیشن جیسی بڑی طاقتیں بھی ایسا انتظام نہیں کرسکتیں۔ جماعت احمدیہ واقعی ایک حقیقت اور سچ ہے۔ اسی وجہ سے میں نے دلی گہرائیوں سے احمدیت کو قبول کیا ہے۔

احمدی جہاں بعض جگہ پابندیوں میں گھرے ہوئے ہیں جیسا کہ مَیں نے قرغیزستان کا اور قزاقستان کا ذکر کیا۔ ان کے بھی عجیب جذبات ہوتے ہیں۔ قزاقستان سے ایک دوست عسکر عمرو و صاحب جلسے میں شامل ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے بھی کئی دفعہ جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کر چکا ہوں لیکن جامعہ میں رہائش کا پہلا تجربہ تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مختلف ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں کا ایک ساتھ رہنا بہت ہی اچھا ہے کیونکہ اس سے ایک دوسرے کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کا موقع ملتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بڑی تعداد میں نمازی نماز ادا کرتے ہیں۔ رہائش کی جگہ میں نماز ادا کرنے کا موقع ملتا ہے۔ میرے لئے یہ بہت اہم بات تھی کیونکہ اس وقت قزاقستان میں ہم زیادہ تعداد میں جمع ہو کر نمازیں ادا نہیں کر سکتے اور یہاں نمازیں ادا کر کے مجھے احساس ہوا کہ میں باجماعت نماز نہ پڑھنے سے کتنا محروم رہا ہوں۔

اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مرکزی پریس کی ٹیم اور یوکے پریس کی ٹیم نے اچھا کام کیا ہے اور اس سال پہلی دفعہ جلسہ کی بہت بہتر انداز میں کوریج ہوئی ہے۔ پہلے یہ ذکر ہو چکا ہے۔ اور احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام دنیا کو پہنچا ہے۔ مرکزی پریس ٹیم کے رابطے سے دوسرے ممالک سے بھی پریس اور میڈیا کے لوگ آئے۔ ان کے بھی اچھے تاثرات تھے جیسا کہ میں تأثرات میں ذکر کر چکا ہوں۔ پریس کے ذریعہ سے تقریباً تیرہ ملین افراد تک یوکے میں ہی پیغام پہنچا ہے اور بعض اَور جو ابھی آرٹیکل لکھ رہے ہیں، جو خبریں دے رہے ہیں ان کی اطلاع نہیں آئی۔ اندازہ ہے کہ اس ذریعہ سے تقریباً بارہ تیرہ ملین تک باہر کی دنیا کو یہ پیغام پہنچا۔ اسلام کا تعارف پہنچا ہے اور تعلیم پہنچی ہے۔

پریس کے ضمن میں یہ بھی کہوں گا کہ پریس میں مختلف مذاہب کے لوگ ہوتے ہیں۔ کوئی مذہب کو ماننے والے ہیں کوئی نہیں ماننے والے۔ کچھ خدا کو ماننے والے ہیں کچھ نہیں ماننے والے جو یہاں آتے ہیں تو اس ماحول کو دیکھ کر پھر متاثر ہوتے ہیں۔ ویسے بھی مختلف قسم کے لوگ آتے ہیں، شامل ہوتے ہیں ان کے اپنے لباس ہوتے ہیں ان کی اپنی روایات ہیں بعض حیادار لباس تو پہن لیتے ہیں لیکن عورتوں میں سکارف وغیرہ نہیں ہوتا۔ عورتیں عموماً جب ہمارے فنکشن میں آتی ہیں تو سکارف سر پر لے لیتی ہیں لیکن اگر نہ بھی لیں تو کوئی حرج نہیں۔ ہم ان کو پابند نہیں کر سکتے۔ لیکن ہمارے بعض مرد جو ہیں وہ زبردستی کرنے کے عادی ہیں۔ سختی پر اتر آتے ہیں۔ بی بی سی کی ایک نمائندہ آئی ہوئی تھیں۔ ان کا سر ننگا تھا۔ ایک مرد نے جا کے پیچھے سے ان کے سر پر سکارف رکھ دیا۔ وہ ہمارے احمدی کی واقف ہے۔ جماعت کو جانتی ہے۔ میرا انٹرویو لے چکی ہے اور وہاں بڑے حیادار لباس میں سکارف لے کر سر ڈھانک کے بیٹھی تھی لیکن اس وقت سکارف سر پہ نہیں تھا۔ بہر حال انہوں نے اس مرد کی اس حرکت کو دیکھ کے ہنس کے ٹال دیا لیکن اپنے احمدی دوست کو کہنے لگیں کہ اگر کوئی اور عورت ہوتی تو غصہ بھی کرسکتی تھی۔ غصہ کرسکتی تھی یا غلط تاثر لے سکتی تھی۔ پس مردوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کو داروغہ نہیں مقرر کیا گیا۔ ان کو اپنی حدود میں رہنا

چاہئے۔ان کا کام نہیں ہے کہ غیر عورتوں کے سروں پر اوڑھنیاں ڈالتے پھریں۔مردوں کو غضِّ بصر کا حکم ہے۔اپنا جو فرض ہے وہ پورا کریں۔غیر مسلموں یا اپنوں کو بھی زبردستی سر ڈھانکنے کا حکم کہیں نہیں ہے۔ایسے ہی شدت پسند مرد ہیں،بعض ایک دو ہمارے میں ہوں گے جو پھر اسلام کو بھی بدنام کرتے ہیں اور دین کو بدنام کرتے ہیں۔آپ لوگ یا ان جیسے جو لوگ ہیں ان میں کوئی یہ نہ سمجھے کہ انہوں نے دنیا کی اصلاح کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔

ایسے دو واقعات ہوئے ہیں۔اسی طرح ایک احمدی جس کے ساتھ ایک دوسری جرنلسٹ تھیں۔اس احمدی کو ایک احمدی نے کہا کہ اس عورت کو کہو ہمارے ماحول میں سر ڈھانکنا ضروری ہے،اپنا سر ڈھانکے۔تو ایسے مردوں کو میں کہوں گا کہ آپ لوگ پہلے اپنے گھروں کو سنبھال لیں۔یہی عمل ہیں جو پھر اسلام سے متنفر کرتے ہیں۔دنیا کی اصلاح انشاء اللہ خود بخود ہو جائے گی۔جیسا کہ میں نے مسلمان جرنلسٹ کا یہ واقعہ سنایا ہے کہ بغیر حکمت کے شدت پسندی کے حکم کی وجہ سے،اس کے باپ کے رویے کی وجہ سے وہ اسلام سے متنفر ہو گئی،پرے ہٹ گئی اور باغیانہ رویہ اختیار کر لیا لیکن یہاں آ کر جب اس نے احمدی عورتوں کا رویہ اور ان کی آزادی دیکھی تو اس کو خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں احمدی گھر میں پیدا ہوئی ہوتی۔

پس یہ جو اصلاحیں ہیں،یہ عورت کی اصلاح عورت کے ذریعہ سے ہونی چاہئے اور خاص طور پر یورپ میں جہاں پہلے ہی یہ شور ہے کہ مرد سختی کرتے ہیں اور عورتوں کے ساتھ غیر ضروری ظالمانہ سلوک ہوتا ہے۔مرد جب اس قسم کی حرکتیں کرتے ہیں تو ایسے بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔پس اگر کوئی ایسی بات ہو تو یہ عورتوں کا کام ہے کہ وہ پیار سے محبت سے سمجھا دیں کہ یہاں اس ماحول میں ایسا ہے اور لجنہ اپنا کام کرتی ہیں اور اگر کسی نے کچھ نہیں بھی اوڑھا ہوا تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ان کے مطابق لباس بہرحال ان کے حیادار ہوتے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے بھی جلسے کے پروگرام اپنوں اور غیروں تک پہنچانے میں بڑا کردار ادا کرتا ہے اور اس سال اس کا بھی ہمیشہ کی طرح بہت بڑا کردار رہا ہے۔جہاں اس کے ذریعہ سے جلسے کی کارروائی دیکھنے والے احمدیوں نے خوشی کا اور تشکر کا اظہار کیا ہے وہاں غیروں نے بھی اس بارے میں بڑے اچھے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔غیر از جماعت عربوں نے بھی اس دفعہ بڑے اچھے تاثرات بھیجے ہیں بلکہ یہاں تک کہا ہے کہ حقیقی اسلام یہی ہے جس کی دنیا کو ضرورت ہے جو جماعت احمدیہ پھیلا رہی ہے اور بعضوں نے پھر یہ بھی کہا کہ یہی حقیقی خلافت کا نظام ہے جس کی آج مسلم اُمّہ کو ضرورت ہے۔

پھر اس سال ایم ٹی اے کے جلسے کے جو پروگرام تھے وہ جلسے کے تین دنوں میں روزانہ کچھ گھنٹے کے لئے گھانا کے نیشنل ٹی وی،سیرالیون کے نیشنل ٹی وی اور نائیجیریا کے ایک پرائیویٹ ٹی وی چینل نے بھی دکھائے۔اس کا بھی ان علاقوں میں اور ملکوں پہ بہت اچھا اثر ہوا۔اور بڑا اچھا فیڈ بیک (feedback) ہے کہ یہ پروگرام دیکھ کے ہمیں جماعت احمدیہ کی اور اسلام کی حقیقت کا پتا لگا ہے۔اس کے بعض تاثرات ہیں۔گھانا سے جو ایک تاثر موصول ہوا ہے یہ ہے کہ کماسی گھانا سے ایک غیر احمدی دوست نے لکھا ہے کہ میں نے جماعت کے متعلق بہت کچھ سن رکھا تھا لیکن جب میں نے گھانا ٹی وی پر آپ کے پروگرام دیکھے تو مجھے سخت حیرت ہوئی کہ ہمارا لوکل امام ہمیں جماعت کے متعلق جو باتیں بتاتا ہے وہ سب جھوٹ ہے اور میں نے پہلی مرتبہ کسی مسلمان جماعت کو اس طرح خوبصورت انداز میں اسلام کی حقیقی تعلیم اور شدت پسندی کی مذمت کرتے دیکھا ہے۔

پھر اسی طرح یہ رپورٹ لکھنے والے ایک احمدی دوست کہتے ہیں کہ مَیں گھانا ٹی وی پر اپنی غیر احمدی بہن کے ساتھ آپ کے پروگرام دیکھ رہا تھا اور جلسے کی کارروائی دیکھ کر اس غیر احمدی بہن نے احمدی ہونے کا فیصلہ کر لیا۔یہ کہتے ہیں کہ پہلی مرتبہ میں نے عالمی بیعت کی لائیو کوریج دیکھی۔اور پھر لکھا ہے کہ مجھے اپنے احمدی ہونے پر بڑا فخر ہے۔کہتے ہیں میں نے اپنے بعض عیسائی دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر یہ پروگرام دیکھے ہیں اور وہ جماعت کی عظیم الشان ترقی دیکھ کر ششدر رہ گئے۔

گھانا کے ایک دوست کہتے ہیں کہ احمدیت صرف امن اور محبت کی تعلیم کا پیغام ہے۔مجھے اس جماعت سے محبت ہو گئی ہے۔عنقریب میں جماعت میں شامل ہو جاؤں گا۔ پھر جلسے کی کارروائی دیکھ کر ایک غیر احمدی صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے اس جماعت کی فلاسفی اور مقاصد کا پتا چلا ہے۔میں بہت جلد احمدیہ جماعت میں شامل ہو جاؤں گا۔پھر اسی طرح اور بہت سارے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تأثرات بھیجے کہ یہ سارے پروگرام ہم نے دیکھے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ جلدی جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔پھر سیرالیون سے عیسائی دوست فرانس فوربی کہتے ہیں کہ آپ کے جلسہ کے پروگرام آج صبح میرے لئے بہت برکت کا باعث ہوئے۔میں جلسے کی لائیو کوریج سے بہت متاثر ہوا ہوں۔شکریہ۔پھر سیرالیون کے ایک احمدی دوست الحاج علی مامے سیسے صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ہمسایوں کو جلسہ کے پروگرام دکھانے کے لئے اپنے گھر مدعو کیا تھا۔میں نے دیکھا کہ سیرالیون میں اکثر لوگ جلسے کی لائیو نشریات دیکھ رہے تھے۔ابوبکر کونتے کہتے ہیں کہ کیا ہی عظیم الشان جلسہ تھا۔اللہ تعالیٰ اس جماعت کو ساری دنیا میں پھیلا دے۔

فری ٹاؤن کے ایک غیر احمدی دوست کہتے ہیں کہ میں نے جلسے کی نشریات دیکھیں جو کہ بہت اچھی ہیں۔

پھر ایک دوست نے لکھا کہ میں نے اپنے غیر احمدی دوستوں کے ساتھ جلسہ سالانہ کی کارروائی دیکھی اور وہ بڑے متاثر ہوئے۔نائیجیریا کے ٹیلیویژن نے بھی اس دفعہ یہ پروگرام دکھایا اور اس ٹی وی کے دیکھنے والے جو ہیں ان کی بھی بہت بڑی viewership ہے۔ان کا خیال ہے کہ ملین کی تعداد میں لوگوں نے جلسہ کی تقاریر دیکھیں اور سنیں۔یہ اس میڈیا کے علاوہ ہے جس کا پریس کے تعلق میں ذکر ہو چکا ہے۔پھر اس سال ایم ٹی اے کی لائیو سٹریمنگ کے ذریعہ سے بھی آخری دن جو انٹرنیٹ پر دیکھا جاتا ہے تین لاکھ تیس ہزار لوگوں نے جلسے کی کارروائی دیکھی۔اور باقی دنوں میں بھی گزشتہ سالوں کی نسبت کئی ہزار کی تعداد زیادہ تھی۔اور ایم ٹی اے پر جو دیکھتے ہیں وہ اس کے علاوہ ہے۔

پس یہ تاثرات بھی آپ نے سنے۔کوریج کا حال بھی سنا۔لیکن ہمیں یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ باتیں ہمارے قدم آگے بڑھانے کے لئے مزید جوش پیدا کرنے والی ہونی چاہئیں نہ کہ اس بات پر خوش ہو کے ہم بیٹھ جائیں کہ بہت کچھ حاصل کر لیا۔ترقی کرنے والی قومیں خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتی ہیں۔ہمیں پتا ہے اور اس طرف نظر رکھنی چاہئے کہ ہماری بعض کمزوریاں بھی ہیں۔بڑے پیمانے پر انتظامات میں کمزوریاں ہو جاتی ہیں اور رہ جاتی ہیں یہ کوئی ایسی بات نہیں لیکن بہرحال ان کو دُور کرنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ان سب کمزوریوں کو نوٹ کر کے انتظامیہ کو چاہئے کہ اگلے سال ان کا حل کریں،ان کا مداوا کریں اور یہ کمزوریاں صرف کارکنان کی وجہ سے نہیں ہوتیں بلکہ بعض ضدی شامل ہونے والے جو لوگ ہوتے ہیں اور ان کے رویے جو ہوتے ہیں وہ بھی بعض دفعہ ایسی صورتحال پیدا کر دیتے ہیں اس لئے ان کے لئے بھی انتظام ہونا چاہئے۔ان کو بھی اصلاح کر کے آنا چاہئے۔

مثلاً عورتوں کی طرف سے ایک بات مجھے پہنچی کہ عورتوں کی مین مارکی میں ایک عورت بچے کو لے کے بیٹھی تھی تو کارکنہ نے اسے کہہ دیا کہ یہاں بچوں کے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے تو اس نے کہا ٹھیک ہے۔مجھے پتا نہیں تھا۔چلی جاتی ہوں۔بعد میں اسی کارکنہ کو پتا لگا کہ عورت جو بیٹھی ہوئی ہے یہ احمدی نہیں،غیر از جماعت ہے تو اس نے جا کے اس سے معذرت کی کہ آپ کا بچہ اگر شور نہیں کر رہا تو ٹھیک ہے آپ بیشک بیٹھی رہیں۔لیکن ساتھ بیٹھی ہوئی ایک احمدی خاتون نے ان سے لڑنا شروع کر دیا کہ ہمیں تکلیف نہیں تو آپ کو کیا تکلیف ہے اور اس طرح کی باتیں کیں۔اب شکر ہے کہ کارکنہ کو تو عقل آ گئی کہ اس نے زیادہ بات کو آگے نہیں بڑھایا اور چپ کر کے وہاں سے چلی گئی۔لیکن پھر وہ خاتون پوچھنے لگی کہ کیا یہ حدیث ہے کہ ضرور یہاں نہیں بیٹھنا۔اس قسم کی جو ضدی عورتیں ہیں،خاص طور پر عورتوں میں زیادہ ہوتی ہیں،بعض دفعہ مردوں میں بھی ایسے لوگ ہوتے ہیں،ان کو اپنے رویے بدلنے کی ضرورت ہے۔ورنہ یہ جو اتنے اچھے اثرات لوگوں پر پڑ رہے ہیں جن کو لوگوں نے دیکھا وہ شاید نہ ہوتے۔یہ تو شکر ہے کہ اس صورتحال میں کم از کم یہ لوگ وہاں موجود نہیں تھے جو یہ بات نوٹ کرتے۔باقی جہاں تک رہا یہ سوال کہ حدیث ہے؟ یہ حدیث بھی ہے اور قرآن بھی ہے کہ جو ہدایت دی جائے چاہے وہ کسی کی طرف سے ہو،اطاعت کرو۔اطاعتِ امیر کا حکم ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منقّہ کے سر جتنا بھی تمہارا امیر مقرر کیا جائے تو اس کی بھی اطاعت کرو۔ (صحیح البخاری کتاب الاذان باب امامۃ العبد والمولیٰ حدیث نمبر 693)

پس ذرا ذرا سی باتوں پہ اس قسم کے باغیانہ رویے نہ دکھایا کریں کہ حدیث ہے یا حدیث نہیں۔حدیث یہی ہے کہ اطاعت کرو۔اور اس کی پابندی ہر ایک کے لئے ضروری ہے جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے۔لیکن ان کارکنات کے لئے اور کارکنوں کے لئے بھی یہ ہدایت آئندہ سے نوٹ کر لیں کہ اگر کوئی ایسا رویہ دکھاتا ہے تو اپنے بالا افسر جو ہیں ان کو بتائیں اور وہ اس کا جو بھی AIMS Card ہے اس کو کینسل کر دیں اور پھر اس کو جلسے میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہو گی۔جماعت احمدیہ کو ایسے باغیانہ رویے رکھنے والوں کی ضرورت نہیں ہے۔

باقی انتظامی لحاظ سے عورتوں کی طرف سے بھی یہ شکایت تھی کہ ٹوائلٹس میں صفائی وغیرہ کا بعض دفعہ انتظام نہیں تھا۔جو دوسرے انتظامات تھے ان کے متعلق تو مَیں انتظامیہ کو بتا دوں گا۔کھانے اور روٹی کے معیار کی اس دفعہ عموماً اچھی تعریف کی گئی ہے۔اس کو اللہ تعالیٰ مزید بہتر بنانے کی توفیق دے۔پھر یہ بھی شکایت ہے کہ بعض دفعہ اگر کوئی بوڑھا یا کوئی مریض اگر کھانے پر لیٹ ہو گیا تو عورتوں کی طرف سے یہ شکایت آئی تھی کہ اس کو کھانا دینے سے انکار کر دیا گیا ہے۔چاہے کوئی بھی آئے،کسی وقت آئے،خاص طور پر مریض،بچے اور بوڑھے اگر کھانے کے لئے آئیں اور کھانا موجود ہو تو ان کو کھانا دینا چاہئے بلکہ ایسے لوگوں کے لئے انتظام ہونا چاہئے کہ کسی وقت بھی آ جائیں تو کھانا دے دیا جائے۔آرام سے بٹھا دیا جائے اور یہ بتا دیا جائے کہ آپ کو مریض ہونے یا بچے کی وجہ سے کھانا مل رہا ہے اور آئندہ جو بھی وقت ہو یہ بھی واضح کر کے بتا دیا جائے کہ اگر کسی وجہ سے آج لیٹ ہو گئے ہیں تو کل کھانے کے یہ یہ وقت ہیں اس پر آئیں۔لیکن رویہ ہمدردانہ اور پیار والا ہونا چاہئے۔

اسی طرح اس دفعہ ٹینٹس میں بڑے پیمانے پر واش روم ٹوائلٹس وغیرہ بنانے کا جو تجربہ انہوں نے کیا تھا اس کی بھی اچھی تعریف کی گئی ہے۔رشین مہمانوں کی طرف سے ایک شکایت آئی تھی کہ جامعہ میں انتظام اچھا تھا لیکن ٹرانسپورٹ کا انتظام ناکافی تھا جس کی وجہ سے جلسے پر آتے ہوئے دیر ہو جاتی تھی اور ان کی ایک آدھ تقریر یا اس کا کچھ حصہ miss ہو جاتا تھا۔اسی طرح واپسی پر بھی لیٹ جاتے تھے جس کی وجہ سے تہجد ضائع ہوتی تھی۔تو اس لحاظ سے ٹرانسپورٹ کے نظام کو اگلے سال مزید بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔اس کو اپنی سرخ کتاب (Red Book) میں درج کریں۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر جلسہ اچھا گزر گیا۔مہمانوں نے اچھا اثر لیا۔جیسا کہ میں نے کہا مقررین کی تقریریں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی تھیں۔اللہ تعالیٰ ان نیک اثرات کو ہمیشہ قائم رکھے اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔اور جس طرح مہمانوں نے تمام کارکنان کا شکریہ ادا کیا ہے،مَیں بھی تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں،کارکنات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور ان کی یہ خدمت قبول فرمائے۔ان کو پہلے سے بڑھ کر آئندہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور صرف ظاہری خدمت نہ ہو بلکہ اسلام کی تعلیم کی حقیقی روح بھی ان میں پیدا کرے اور سب کو،شامل ہونے والوں کو بھی اور ان خدمت کرنے والوں کو بھی حقیقی اور سچا احمدی بنائے۔

❀❀❀

(بقیہ: از صفحہ نمبر 6)

رشتہ کی وجہ سے ایک دُوری تو نزدیک ہو ہی چکی ہے لیکن آپس کے اس بندھن کی وجہ سے مزید اس میں قربت اور مضبوطی پیدا ہو جائے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ ان چند الفاظ کے بعد اب میں نکاحوں کا اعلان کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا:۔ جیسا کہ میں نے کہا پہلا نکاح ہے عزیزہ عبیرہ محمود بنت مکرم خالد محمود صاحب کا جو امریکہ میں رہتے ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم کاشف احمد ابن مکرم پیر وحید احمد صاحب کے ساتھ پینتیس ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ عزیزم کاشف احمد پیر وحید احمد صاحب کے بیٹے اور پیر صلاح الدین صاحب ابن مکرم پیر اکبر علی صاحب کے پوتے ہیں اور اسی طرح ننھیال کی طرف سے عزیزم کاشف مکرم پیر معین الدین صاحب کے نواسے اور کاشف کی والدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی نواسی ہیں۔ لڑکی کی طرف سے مکرم زکریا طاہر صاحب اور لڑکے کی طرف سے عزیزم سید محمد احمد صاحب وکیل مقرر ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ دوسرا نکاح عزیزہ نائلہ نرگس بھٹی کا ہے جو مکرم دبیر احمد بھٹی صاحب کی بیٹی ہیں اور مکرم دبیر بھٹی صاحب کو یہاں رہنے والے جانتے ہی ہیں۔ ان کا نکاح ہو رہا ہے عزیزم ھبۃ المحسن عابد کے ساتھ جو مکرم لئیق احمد عابد صاحب کے بیٹے ہیں اور لئیق عابد صاحب ربوہ میں وکیل صنعت و تجارت ہیں، واقفِ زندگی ہیں۔ یہ نکاح پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے دونوں نکاحوں کے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا، رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

....

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24 نومبر 2012ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت میں چار نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی میں جب نئے رشتے جڑ رہے ہوتے ہیں تو دونوں طرفوں کو، فریقین کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ نئے معاہدہ میں یا ایک نئے معاہدہ پر جو شروع کر رہے ہیں، ایک نئی زندگی جس میں داخل ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر، اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے احکامات پر عمل کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے داخل ہو رہے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمیشہ تقویٰ سے کام لیں گے۔ ہمیشہ سچائی سے کام لیں گے۔ ہمیشہ ایک دوسرے کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں گے۔ ہمیشہ اپنی آخری زندگی کو سامنے رکھیں گے اور ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ زندگی جو عارضی زندگی ہے گزارنے کی کوشش کریں گے۔ سچائی سے کام لینا رشتوں کے نبھانے کیلئے بہت ضروری ہے۔ اسی طرح برداشت کا مادہ بھی رشتوں کے نبھانے کیلئے بہت ضروری ہے۔ ایک دوسرے کے رشتہ داروں سے حسن سلوک بھی بہت ضروری ہے۔ پس یہ باتیں اگر سامنے ہوں گی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے رشتے بھی ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ رشتے جو آج قائم ہو رہے ہیں وہ ایک دوسرے سے حقیقت میں صحیح تعلق رکھنے والے ہوں اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنے والے اور عمل کرنے والے ہوں۔ ان چند الفاظ کے ساتھ اب میں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ پہلا نکاح ہے عزیزہ ھبۃ الودود ملک بنت مکرم خلیل محمود ملک صاحب کا جو امریکہ سے ہیں ان کا نکاح عزیزم عثمان احمد مرزا ابن مکرم مرزا محمود احمد صاحب مرحوم کے ساتھ پندرہ ہزار یورو حق مہر پر ہو رہا ہے۔ یہ دونوں آپس میں عزیز بھی ہیں، ایک دوسرے کو جانتے بھی ہیں۔ پس ان کے اکثر رحمی رشتے بھی مشترک ہی ہوں گے۔ لیکن پھر بھی ایک دوسرے کا بہت زیادہ خیال رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ دوسرا نکاح عزیزہ رابیل اختر جو واقفۂ نو ہیں، مکرم حفیظ احمد اختر صاحب کی بیٹی ہیں ان کا ہے عزیزم وقاص احمد وسیم ابن مکرم وسیم احمد ناصر صاحب جو یہیں مورڈن میں رہتے ہیں اور امام صاحب کے دفتر میں رضا کار کے طور پر کام کرتے ہیں ان کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر یہ نکاح طے پایا ہے۔ لڑکی کے وکیل ان کے بھائی مکرم وقاص اختر صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح ہے عزیزہ نوشین بشارت بنت مکرم بشارت احمد طارق صاحب کا عزیزم بصیر احمد واقف نو ابن مکرم ظہیر احمد صاحب کارکن ایم ٹی اے کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر۔ دلہن کے وکیل ان کے چچا ظہیر احمد صاحب ہی ہیں۔ (حضور انور نے مکرم ظہیر احمد صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا) اچھا۔ باپ بیٹے نے گھر میں ہی طے کر لیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ ماہم نورین شہزادی واقفۂ نو کا ہے جو مکرم مبارک احمد عابد صاحب لندن کی بیٹی ہیں عزیزم صبغت اللہ ابن مکرم برکت اللہ صاحب جو دونوں ہی انڈیا ڈیسک کے کارکن ہیں۔ یہ نکاح سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے چاروں نکاحوں کے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا، رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

❁

تحریک جدید ایک الٰہی تحریک ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بانی تحریک جدید فرماتے ہیں کہ:

’’یہ خیال مت کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے نہیں بلکہ اس کا ایک ایک لفظ قرآن کریم سے ثابت کرسکتا ہوں اور ایک ایک حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں۔ مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے۔ پس یہ مت خیال کرو کہ میں نے کہا ہے وہ میری طرف سے ہے بلکہ یہ اُس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے۔‘‘ (انیس سالہ کتاب صفحہ 43-42)

اسی طرح تحریک جدید کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ ’’یہ قرب الٰہی کا ذریعہ ہے نظام وصیت کو وسیع تر کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس میں حصہ لینا صدقہ جاریہ ہے ثواب کا حامل ہے اور قیامت کے دن سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رفاقت کا ضامن ہے۔ یہ عالمگیر غلبہ احمدیت کا ضامن ہے۔‘‘

سواحباب جماعت بھارت سے گزارش ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کو جلد پورا فرمائیں۔ تحریک جدید کا سال ختم ہونے میں اب صرف ماہ ستمبر واکتوبر ہی رہ گئے ہیں۔

سیکرٹریان تحریک جدید سے بھی گزارش ہے کہ اپنے حلقہ کا جائزہ لیں اسی طرح لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹریات بھی جائزہ لیں اور بقایا داران سے رابطہ کر کے وصولی کو مکمل کرنے کی سعی فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

جماعت احمدیہ ممبئی کی طرف سے عید ملن پارٹی کا انعقاد

جماعت احمدیہ ممبئی نے مورخہ 24 اگست 2014 بروز اتوار وائی ایم سی انٹرنیشنل ہاؤس میں زیر صدارت مکرم مولوی تنویر احمد خادم صاحب عید ملن پارٹی کا انعقاد کیا۔ جلسہ کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا جو مولوی میر افتخار علی صاحب مبلغ سلسلہ ممبئی نے کی مکرم سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ اصلاح وارشاد نے عید کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد حاضرین کو ایک ویڈیو ڈاکومینٹری دکھائی گئی جس میں حضور اقدس کی امن کے قیام کیلئے کی گئی کوششوں پر مختلف ممالک کے نمائندگان نے اظہار خیال کیا تھا۔ بعدازاں مکرم مولوی تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ (شمالی ہند) پدم شری مظفر حسین صاحب، شری یوراج موہیتے سماج سیوک اور شری پرشانت گنگو صاحب نے قیام امن اور بھائی چارے کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر شریمتی گیتا گاؤلی میونسپل کونسلر، محترم شبیر صاحب عرف منا بھائی۔ محترم قاضی یاور علی صاحب، جناب شمشیر خان پٹھان صاحب (ریٹائر اے سی پی) مسٹر یون راڈرکس سپرنٹنڈنٹ سینٹ جوزیف ہوم) شری رگھوناتھ مہالے پی آئی کرائم آگری پاڑہ) شری نند کمار مہتر (سینئر پی آئی ناگپاڑہ) شری سی کے ڈابو (ڈائریکٹر فرنٹیئر شپنگ ایجنسی) اور شری پال جارج (Y.M.C. Irt. House) بھی موجود تھے۔ دُعا اور قومی ترانہ کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی۔

(پرویز احمد، سیکرٹری اصلاح وارشاد ممبئی)

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان

لوتھرا جیولرز قادیان

Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com

LUTHRA JEWELLERS – SIGN OF PURITY
Since 1948

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 09 دسمبر 2013ء بروز سوموار 11 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر مکرم ڈاکٹر ضیغم سلیم خان صاحب (ابن مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب مرحوم۔ بارکنگ) اور مکرمہ زبیدہ احمد صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب۔ نارتھ لندن) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

(1) مکرم ڈاکٹر ضیغم سلیم خان صاحب (ابن مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب مرحوم۔ بارکنگ)

4/دسمبر 2013ء کو طویل علالت کے بعد 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت ڈاکٹر محمد طفیل صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ کو ضلع باغ کشمیر میں جماعت قائم کرنے کی توفیق ملی۔ 1974ء کے ہنگاموں میں آپ کی تمام جائیداد جلادی گئی اور آپ پر جھوٹے مقدمے بھی قائم کئے گئے لیکن ان تمام مشکل حالات میں آپ نے استقامت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ آپ نے کشمیر میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ انتہائی نیک، سلسلہ کا درد رکھنے والے، بہت ہر دل عزیز اور مخلص انسان تھے۔ آپ بڑے قابل جرنلسٹ تھے۔ سماجی خدمتوں میں بھی ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عمران ظفر صاحب (مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ یوکے) کے تایا تھے۔

(2) مکرمہ زبیدہ احمد صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب۔ نارتھ لندن)

5/دسمبر 2013ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت محمد عمر صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مالا باری مربی سلسلہ۔ (کیرالہ انڈیا) 20 نومبر 2013ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ 1982ء میں جامعہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل ہوکر میدان عمل میں آئے اور تامل ناڈو کے شہروں چنئی، کوئمبٹور نیز کیرالہ کے شہر کالیکٹ میں مبلغ انچارج کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ 1994ء میں اہل قرآن والسنۃ فرقہ کے علماء سے جو تاریخی مناظرہ ہوا اس میں آپ بھی اپنے خسر مکرم مولانا محمد عمر صاحب کے ہمراہ بطور مناظر شریک ہوئے۔ آپ نے عرب ممالک میں بھی بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پائی۔ مکرم مولانا محمد عمر صاحب کے ہمراہ آپ کو تامل زبان میں ترجمہ قرآن کرنے کی سعادت بھی ملی۔ گزشتہ چند سال سے نظارت علیاء قادیان میں بڑی محنت سے جماعتوں کی تجنید اور کوائف تیار کرنے کے ضمن میں مفوضہ امور سر انجام دے رہے تھے۔ مئی 2013ء میں جب پھیپھڑوں کی تکلیف زیادہ بڑھ گئی تو رخصت لے کر بغرض علاج اپنے آبائی وطن چلے گئے جہاں ان کی وفات ہوگئی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا جو شادی شدہ ہے یادگار چھوڑا ہے۔

(2) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ (ڈسکہ ضلع سیالکوٹ) 16/اکتوبر 2013ء کو 81 سال کی عمر میں مسجد بیت الذکر اسلام آباد میں نماز عید کی ادائیگی کے دوران وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے تقریباً نصف صدی ڈسکہ میں وکالت کی پریکٹس کی۔ آپ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نہایت سادہ، صاف گو، متوکل اور نیک انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اپنی جماعت میں زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی نیز ڈسکہ میں مربی ہاؤس کی تعمیر میں اہم کردار ادا کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم عبد العزیز بھٹی صاحب راجوری (سابق صوبائی امیر صوبہ جموں۔ انڈیا) 9/اکتوبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو صوبائی امیر جموں ریجن کی حیثیت سے 15 سال سے زائد عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ خلافت سے بے حد محبت اور عقیدت تھی۔ حضور کے خطبات کو سنوانے کا پورا انتظام کرواتے۔ بنی نوع انسان کے ہمدرد اور نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرمہ خالدہ شمیم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد الطاف صدیقی صاحب مرحوم۔ ربوہ) 20 جولائی 2013ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نہایت ملنسار، اچھے اخلاق کی مالک، مالی قربانی میں شوق سے حصہ لینے والی مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ میں 7 سال سیکرٹری تربیت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد نعیم احمد صدیقی صاحب مربی سلسلہ (نظارت اصلاح وارشاد مقامی ربوہ) کی والدہ تھیں۔

(5) مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ (اہلیہ مکرم لیاقت علی صاحب۔ فیصل آباد) 5 جولائی 2013ء کو 55 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، تبلیغ کا جذبہ رکھنے اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ 20 سال سے زائد عرصہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ حلقہ اسلامیہ کالج کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ حضور انور کے خطبات و خطابات بڑے شوق سے سنتیں اور اپنے بچوں کو بھی ان کے سننے کی تاکید کیا کرتی تھیں۔

(6) مکرمہ امۃ الرافع صاحبہ اہلیہ مکرم ملک سلیم لطیف صاحب ایڈووکیٹ (ساہیوال) 3 جولائی 2013ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نہایت مہمان نواز، ہمدرد، غریب پرور، نڈر اور اچھی تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ اپنے گھر میں احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم ناظرہ بھی پڑھایا کرتی تھیں۔ آپ نے ننکانہ صاحب کی جماعت میں صدر لجنہ اور سیکرٹری تربیت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔

(7) مکرمہ نعیمہ ریحانہ صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد عمر سندھی صاحب مرحوم۔ مربی سلسلہ۔ ربوہ) 6 جولائی 2013ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نماز روزہ کی پابند، تہجد گزار، نیک، صالحہ، غریب پرور، ہمدردئ خلق کا جذبہ رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ اوکاڑہ کینٹ میں 7 سال صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت بجالاتی رہیں۔ اسی طرح محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ میں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں مثالی کام کی توفیق پائی۔ علاوہ ازیں اپنے خاوند کے ہمراہ دورہ جات کے دوران خواتین اور بچیوں کی تربیت کا کام بھی کرتی رہیں۔ آپ کو سینکڑوں بچے بچیوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھانے کا بھی موقعہ ملا۔

(8) مکرمہ حلیمہ نعیم صاحبہ (ربوہ) 7 نومبر 2013ء کو دو سال کی علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ سانگلہ ہل کی شہید احمدی خاتون مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کی بیٹی تھیں۔ آپ نے تین سال محلہ دارالبرکات ربوہ میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت ملنسار، کم گو، خادمۂ دین اور نیک خاتون تھیں۔ ربوہ میں سینکڑوں بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

(9) مکرمہ عابدہ مالک ورک صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محمد مالک ورک صاحب۔ کیلگری۔ کینیڈا) 30/نومبر 2013ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے خود احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کو خلافت، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خواتین مبارکہ سے عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ نمازوں کی پابند، دعا گو، مہمان نواز، بہت اچھے اخلاق کی مالک، مخلص اور خدمتگار خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد خالد گورایہ صاحب (نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ) کی ہمشیرہ تھیں۔

(10) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب۔ کراچی) 19/نومبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔ آپ کو حلقہ سعود آباد ملیر کالونی کراچی میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ نمازوں کو التزام سے ادا کرنے والی، بہت صابرہ وشاکرہ، خوش مزاج، متقی اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم افتخار احمد صاحب مربی سلسلہ کریم نگر کی نانی تھیں۔

(11) مکرمہ کشور ملک صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم۔ امریکہ) 12 نومبر 2013ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم ملک معراج دین صاحب (آف بغداد جو کہ عراق میں جماعت احمدیہ کے آنریری مبلغ تھے) کی بیٹی اور مکرم باؤ شمس الدین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ بہت مخلص، باوفا اور نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(12) مکرم عبدالعزیز صاحب استاد تیاپوری (کرناٹک۔ انڈیا) 14 نومبر 2013ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے جوانی میں احمدیت قبول کی۔ اپنے علاقہ کے مسلمانوں اور ہندوؤں میں بہت ہر دلعزیز تھے۔ علم دوست انسان تھے۔ قبول احمدیت کے بعد مباحثوں اور مناظروں میں حصّہ لیتے رہے۔

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222

رہائش:: 2237-8468, 2237-0471

پہلوانی اور شکار کا بڑا شوق تھا۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، دعا گو، نیک اور مخلص انسان تھے۔ اپنے علاقہ میں صدر جماعت کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اور ان میں خدمت کا جذبہ پیدا کیا۔ مرحوم کے جنازہ میں احباب جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت اور ہندوؤں نے بھی شرکت کی۔

(13) مکرمہ سیدہ میمونہ بیگم صاحبہ۔ (اہلیہ مکرم قریشی عطاء المنان صاحب ۔ جرمنی) 29/ اکتوبر 2013ء کو ایک طویل علالت کے بعد جرمنی میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت سید علی احمد صاحب انبالوی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی اور حضرت حافظ محمد امین صاحب رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ آپ کو بارہا خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین مبارکہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو کئی بار وضو کروانے کی سعادت بھی پائی۔ جرمنی آنے کے بعد یہاں مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک پوتے عزیزم مرتضیٰ منان جامعہ احمدیہ (جرمنی) میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(14) مکرم فرید احمد صاحب ناصر (ابن مکرم ناصر احمد صاحب معلم سلسلہ آف کشمیر۔ انڈیا) آپ کا تعلق بڈھانور ضلع راجوری، جموں کشمیر سے تھا۔ جامعۃ المبشرین سے فارغ التحصیل تھے اور گزشتہ 15 سال سے معلم کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے تھے۔ اپنوں اور غیروں میں ہر دلعزیز تھے اور ''پانی پت'' کے علاقہ میں اچھے رنگ میں خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ مرحوم کے پاس کچھ نقد رقم تھی جس کے لالچ میں اُن کے غیر از جماعت دوستوں نے دھوکے سے باہر لے جا کر گولی ماردی جس کی وجہ سے مرحوم کی 2/ نومبر 2013ء کو موقع پر ہی وفات ہوگئی۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ پسماندگان میں والد اور اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے، انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

......☆☆☆☆......

نماز جنازہ

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24 دسمبر 2013ء کو 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم نیر چراغ الدین باسط صاحب اور مکرم چودھری مجید احمد پرویز صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

(1) مکرم نیر چراغ الدین باسط صاحب (ابن مکرم عبد الباسط مغل صاحب۔ ڈیئر پارک۔ یوکے)

20/ دسمبر 2013 کو بعارضہ کینسر 42 سال کی عمر میں وفات پاگئے اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت میاں عبد العزیز مغل صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ بہت نیک اور صابر وشاکر انسان تھے۔ آپ نے بیماری کا بڑی ہمت سے مقابلہ کیا ۔ آپ چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔ مرحوم کے پسماندگان میں ان کی والدہ اور ہمشیرہ ہیں۔

(2) مکرم چوہدری مجید احمد پرویز صاحب (ابن مکرم چوہدری محمد احمد خان صاحب درویش) لندن 22/ دسمبر 2013 کو بعارضہ قلب 66 سال کی عمر میں وفات پاگئے ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم خدا کے فضل سے دعا گو، خلافت کے ساتھ گہری محبت رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں ۔ آپ مکرم رانا سعید احمد صاحب (شعبہ ہومیوپیتھک یوکے) کے بہنوئی تھے۔

اس موقعہ پر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:

(1) مکرم چوہدری مبارک علی صاحب درویش۔ (قادیان)

13 دسمبر 2013ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کو مبلغ سلسلہ کی حیثیت سے آندھرا اور کرناٹک کی مختلف جماعتوں میں خدمت بجالانے اور نئی جماعتیں قائم کرنے کی توفیق ملی۔ اسی طرح قادیان میں بھی مختلف دفاتر میں خدمات بجالاتے رہے۔ آپ کا حلقہ احباب غیر مسلموں میں بھی بہت وسیع تھا۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چھ بیٹیاں اور سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ پروین اسلم صاحبہ (اہلیہ مکرم شمس الدین اسلم صاحب۔ امریکہ)

13 دسمبر 2013ء کو طویل علالت کے بعد 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ بہت دعا گو، صابرہ و شاکرہ، کفایت شعار، سادہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کے لئے بہت محنت اور کوشش کی ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم کرم الٰہی صاحب (ابن مکرم نور ماہی صاحب۔ ربوہ)

7 ستمبر 2013ء کو 95 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو لمبا عرصہ موضع تان چک ضلع شیخوپورہ میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ پر جوش داعی الی اللہ تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ ذاتی تعلق تھا اور باغات کے سلسلہ میں حضورؒ اکثر ان کو یاد فرمایا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرم اعظم علی بٹر صاحب (ابن مکرم چوہدری سردار خان بٹر صاحب۔ موضع کرتو ضلع شیخوپورہ۔ حال بشیر آباد اسٹیٹ سندھ)

7 دسمبر 2013ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو لمبا عرصہ سندھ کی اسٹیٹس میں تحریک جدید کے کارکن کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، مالی قربانیوں میں پیش پیش نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے پوتے مکرم حافظ صلاح الدین بٹر صاحب مربی سلسلہ (حلقہ گلشن حدید کراچی) ہیں۔ نیز آپ کا ایک پوتا عزیزم توصیف ناصر گوندل جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے۔

(5) مکرمہ امۃ الرشید طاہرہ صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب مرحوم۔ پشاور)

30 نومبر 2013ء کو ایک مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ پشاور کی فعال کارکنہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ کچھ عرصہ حلقہ فقیر آباد کی صدر لجنہ بھی رہیں۔ اسی طرح سیکرٹری مال کی حیثیت سے بڑی محنت کے ساتھ خدمت بجالاتی رہیں۔ اپنے سب بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے ایک پوتے مکرم حماد احمد صاحب کو اس وقت امریکہ میں بطور مبلغ سلسلہ خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

(6) مکرم برکت علی صاحب (ابن مکرم روشن دین صاحب پاکستان)

24 جولائی 2013ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اپنے خاندان کے پہلے احمدی تھے۔ بیعت سے قبل غیر از جماعت کے امام مسجد تھے۔ بیعت کے بعد انہیں سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن احمدیت پر ثابت قدمی سے قائم رہے۔ آپ نے ملتان میں اپنے گھر کو نماز سنٹر بنایا۔ وہاں آپ کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ، سیکرٹری مال اور کچھ عرصہ صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ پھر جب آپ کی ٹرانسفر گدو تھرمل پاور پلانٹ کر دی گئی تو یہاں بھی اپنے گھر کو نماز سنٹر کے طور پر پیش کیا اور صدر جماعت اور کئی دیگر حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ سیالکوٹ شفٹ ہوگئے اور مسجد مبارک سیالکوٹ کے امام مقرر ہوئے۔

(7) مکرمہ نصیرہ طاہر صاحبہ (اہلیہ مکرم فضل طاہر صاحب۔ کراچی)

15 اپریل 2013ء کو 63 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو 1987 سے 2007ء تک لجنہ اماء اللہ ملیر کینٹ کراچی میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کا گھر لمبا عرصہ خطبہ جمعہ سننے کا سنٹر بھی بنا رہا۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، صابرہ وشاکرہ، جماعتی چندہ جات میں باقاعدہ اور نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی اور اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ مکرم عبد اللطیف صاحب مرحوم اور سیئر (واقف زندگی) کی بیٹی تھیں۔

(8) مکرم عبد الرؤف صاحب (ابن مکرم چوہدری عبد الشکور صاحب۔ ملتان)

9 نومبر 2013ء کو طویل علالت کے بعد 44 سال کی عمر میں وفات پاگئے اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ چلنے پھرنے اور سننے بولنے سے معذور تھے۔ اپنی معذوری کی وجہ سے تعلیم بھی حاصل نہ کر سکے مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ روزانہ رات کو تین چار بجے اٹھ جاتے اور اللہ اللہ کا ورد شروع کر دیتے اور کچھ دیر بعد اپنے والدین کو بھی نماز کے لئے جگاتے تھے۔ احمدیت کے ساتھ گہرا لگاؤ تھا۔ حضور کے خطبات خود بھی سنتے اور سب گھر والوں کو بھی اشاروں سے اس کے لئے تحریک کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

❁❁❁

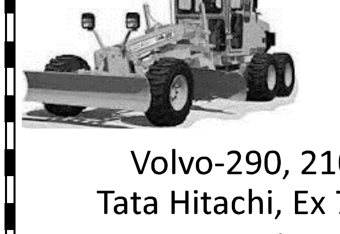
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
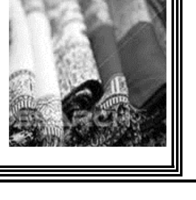
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

حضرت سید میر داؤد احمد صاحب رحمہ اللہ کی چند حسین یادیں

ارشد احمد شہباز۔ جرمنی

دنیا میں لاکھوں انسان آتے رہے ہیں اور زمانے میں اپنا منفرد کردار ادا کر کے خدائی تقدیر کے مطابق زندگی گزار کر چلے جاتے ہیں۔ مگر کیا ہی خوب وہ خدا کے بندے ہیں جو اپنی انمٹ یادیں، نیکیوں کی صورت میں پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ ان ہی میں سے ایک میرے پیارے محسن، جود وسخا، حیا اور وفا کے پتلے حضرت سیّد میر داؤد احمد صاحبؒ تھے۔ آپ کے اُسوہ کے گلدستہ سے کسی بھی پھول کو چنیں تو اعلیٰ اخلاق کی خوشبو ہی آئے گی۔ اور یہ سب آپؒ کی طبیعت میں فطرت کی طرف سے ودیعت کئے گئے افضالِ الٰہی تھے۔ مجھ غریب پر آپ کی شفقتوں کی بارش اس وقت تک برستی رہی جب تک کہ آپؒ اپنے خالق کے حضور حاضر نہ ہوئے بلکہ اس کی تراوٹ تو مجھے زندگی بھر کے لیئے سیراب کر گئی۔ اپنی کم مائیگی اور کم عمری میں آپؒ کی شفقتوں میں گزرے ہوئے بہت سے سنہری واقعات میرے ذہن میں ترتیب نہیں پا رہے کہ جن کی تفصیل بیان کرسکوں سو اس وقت چند ایک کا ہی ذکر یہاں کرسکوں گا۔

قبل اس کے کہ آپؒ کے زیر سایہ گزرے ہوئے لمحات میں آپؒ کے اخلاقِ حسنہ کا کچھ ذکر کروں آپ کی قُربت میں آنے کا پس منظر یُوں ہے کہ میری کم سنی میں ہی میری والدہ محترمہ اللہ کو پیاری ہوگئیں اور اس کے بعد غالباً ایک سال کے عرصہ میں 1958ء میں میرے والد محترم عبدالغفار صاحب بھی شدید بیمار ہو گئے اور شاید انہیں محسوس ہو گیا کہ وہ اس دنیا میں کچھ دنوں کے لئے ہی مہمان ہیں تو انہوں نے جماعت کے انسپکٹر بیت المال سعید صاحب آف چونڈہ سے ذکر کیا کہ مجھے اپنے بیٹے کے مستقبل کے بارہ میں فکر لاحق ہے کہ میرے بعد وہ اس ماحول میں ضائع نہ ہو جائے تو والد صاحب مرحوم کے مشورہ کے بعد وہ مجھے مکرم سید میر داؤد احمد صاحب کے گھر ربوہ لے آئے۔ میری عمر اس وقت تقریباً آٹھ سال کی تھی۔ یہ میری ان سے پہلی ملاقات تھی۔ واضح رہے کہ میری ایک بہن بھی تھیں جو کہ میری نانی اماں کے ہاں رہنے لگیں اور مجھے حضرت میر صاحب مرحوم کا سایہ شفقت میسّر آ گیا۔

حضرت مکرم سیّد میر صاحب نے خاکسار کو تعلیم دلانے کی خاطر دوسری کلاس میں اسکول میں داخل کروا دیا۔ آپ میرے آغاز بچپن سے ہی از راہ شفقت چھوٹی چھوٹی باتوں پر نظر رکھتے اور میری تربیت فرماتے۔ مجھے یاد ہے کہ میں ڈریسنگ روم کے پاس کھڑا تھا اور اسکول جانے کی تیاری میں تھا کہ میرے پاجامہ کی سلوٹ اور ازار بند کو خود درست کر کے مجھے صحیح طریقہ بتایا۔

جب اسکول میں گرمیوں کی چھٹیاں ہوتیں تو مجھے کسی کے ساتھ میرے ننہال بھجوا دیتے اور زادِ سفر کے طور پر کھانا اور شربت کی بوتل ساتھ دے دیتے تھے تا کہ شدت گرمی کی وجہ سے بیمار نہ ہو جاؤں۔

پرائمری اسکول رحمت بازار (غلہ منڈی) میں واقع تھا۔ اسکول سے جب گھر آتا تو گرمی کی شدت سے نکسیر پھوٹ جاتی۔ آپ میرے سر پر ٹھنڈا پانی ڈالتے جو کہ پدرانہ محبت کا زندہ ثبوت تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جب گرمیوں میں نخلہ (جابہ) اور مری جاتے مجھے اس قافلہ میں بچوں کے ہمراہ رکھتے تھے۔ شروع سے ہی میری دینی تربیت کا خیال رکھا۔ جب صبح کی نماز پر جاتے تو مجھے بیدار کرتے اور نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں باجماعت آنے کی تلقین فرماتے۔ آپ کے گھر میں جو خدمت کرنے والے تھے میرا ان کے پاس بیٹھنا ایک مختصر وقت تک ہوتا تھا۔ آپ کی مصروفیات بہت تھیں اس کے باوجود اس بات پر بھی نگاہ رکھتے تھے کہ میرا کِن کِن کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا ہے۔

رمضان المبارک کے دوران جب آپؒ درس القرآن کے لئے مسجد مبارک جاتے تو اس بات کا بھی خیال رکھتے تھے کہ میں اس دوران مسجد میں ہوں یا نہیں۔ آپ بات بات پر نہ ٹوکتے بلکہ آپ کے چہرے کے تأثرات سے ہی مجھے معلوم ہو جاتا تھا کہ میں جو کام کر رہا ہوں وہ کس حد تک درست ہے۔

اُن کو معلوم تھا کہ میں انگلش کے مضمون میں کمزور ہوں چنانچہ جامعہ احمدیہ میں انگلش کے ایک بزرگ استاد جو عربی میں بھی مہارت رکھتے تھے ہمارے گھر حضرت میر صاحب کی ہدایت کے مطابق مکرم برادرم سیّد قمر سلیمان احمد صاحب کو قرآن کریم پڑھاتے تھے اور ساتھ مجھے بھی قرآن کریم پڑھنا سکھاتے تھے۔ نیز اُن کے گھر مجھے انگلش سیکھنے کے لئے بھی بھیج دیتے تھے۔ میرے علم میں نہیں کہ وہ ان بزرگ استاد کے پاس مجھے کس تعارف سے بھجواتے تھے۔ جب میں ان سے ٹیوشن پڑھنے جاتا تو وہ پڑھانے کے ساتھ ساتھ ایک کپ گرم دودھ کا جس میں بادام اور دوسری اشیاء ڈالی گئی ہوتیں بڑے پیار سے مجھے پینے کے لئے دیتے تھے۔

کالج کے زمانہ میں میری Statistics میں کمپارٹمنٹ آ گئی تو مجھے سپلیمنٹری امتحان کے لئے سرگودھا جانا پڑا۔ چنانچہ جس گھر میں مجھے ایک دو دن کے لئے ٹھہرایا گیا۔ انہوں نے بھی میرا حد سے زیادہ خیال رکھا تھا۔ یقیناً یہ سب آپ کے احترام میں تھا۔ آپ کو میری ضروریات کا اس حد تک خیال تھا کہ وہ ہمیشہ بغیر مطالبہ کئے میری ضروریات پُوری کروا دیتے تھے تا میری عزتِ نفس مجروح نہ ہو اور مجھے کہیں شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ آپ نے اسکول سے کالج کے زمانہ تک سٹیشنری وغیرہ کی ضرورت کے لئے گولبازار میں ایک جنرل اسٹور والے کو کہہ دیا ہوا تھا کہ وہ مجھے میری مطلوبہ اشیاء دے دیا کریں۔

1967ء میں آپ نے میرا دس روپے جیب خرچ مقرر کیا اور میری توجہ وصیّت کرنے کی طرف بھی مبذُول کروائی۔ اور اس طرح اللہ کے فضل سے آپ کی ہدایت پر مُجھے جوانی میں ہی وصیّت کے نظام میں شامل ہونے کی توفیق مِل گئی تھی۔ الحمد لِلّٰہِ علیٰ ذالِک۔ آپ کا یہ احسان نہ صرف اِس زندگی کے لئے تھا بلکہ میری عاقبت کا بھی سامان کر گیا۔

1968ء میں ابھی میں تعلیم ہی حاصل کر رہا تھا کہ میری چھوٹی بہن کی شادی آ گئی اور مجھے اس میں شرکت کے لئے اپنے آبائی گاؤں جانا تھا۔ چنانچہ مجھے آپ نے پانچ سو روپے دیئے کہ میں اپنی بہن کے جہیز کے تحائف وغیرہ خرید سکوں۔ ان کو میری خواہشات اور میری ضروریات کا اِس قدر خیال تھا۔ اِتنی رقم سے اُس زمانہ میں ضروری اشیاء بآسانی خریدی جاسکتی تھیں۔

آپ کبھی کبھار صبح شکار کے لئے دُور دراز پیدل جاتے تو مکرم برادرم سیّد قمر سلیمان احمد صاحب اور خاکسار بھی ساتھ ہوتا تھا۔ اس سے میری صحت بحال رہتی اور جو لطف حاصل ہوتا تھا وہ اِس کے علاوہ تھا۔ اگر کسی کے ساتھ ناراض ہوتے تو ایک حد تک خاموشی اختیار کر کے اُس کو احساس کروا دیتے تھے۔

حضرت سیّد میر صاحب کی تربیّت کے نتیجہ میں ہی مجھے 1968ء میں حلقہ مسجد مبارک قصرِ خلافت کا منتظم اطفال ہونے کا اعزاز اور خدمت کا موقع حاصل ہوا تھا۔ الحمدللہ

ایک دفعہ گھر میں مہمان آ گئے تو حضرت مکرم سیّد میر صاحب کے کمرے میں جو چارپائی تھی اس پر موصوف نے میرا بستر بچھا دیا۔ اس اثناء میں محترمہ بی بی صاحبہ (سیّدہ امتہ الباسط بیگم صاحبہ) تمام بستر وغیرہ چیک کر رہی تھیں۔ انہوں نے حضرت سیّد میر صاحب کا کمرہ کھولا تو کیا دیکھتی ہیں کہ میرا بستر اُنہوں نے اپنی چارپائی پر بچھا دیا ہوا ہے۔ وہ حیرت زدہ رہ گئیں۔

آپ مجھے ہمیشہ خلافت سے مضبوط تعلق رکھنے کی تاکید فرماتے تھے۔ اور خود جب بھی کسی دوسرے علاقے میں جانا ہوتا تھا۔ تو خلیفۂ وقت سے اِجازت لے کر ہی جایا کرتے تھے۔ یاد رہے کہ حضرت مکرم سیّد میر صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ (پاکستان) کے پرنسپل تھے اور اکثر عیدین کے مواقع پر مجھے چھوٹے چھوٹے تحائف دیتے کہ فُلاں فُلاں جامعہ احمدیہ کے طالب علم کو دے آؤں۔

حضرت سیّد میر صاحب کے ذمہ ایک لمبا عرصہ افسر جلسہ سالانہ کی ذمہ داری بھی رہی۔ جلسہ کے دنوں کی مصروفیات میں یوں لگتا تھا کہ وہ سوتے ہی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اعلیٰ درجہ کی اِنتظامی صلاحیتوں سے نوازا ہوا تھا۔

حضرت سیّد میر صاحب سے خاکسار نے عرض کی کہ میں اب سروس کر کے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہتا ہوں۔ اُن دنوں مکرم میجر سعید صاحب گھر میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اُس دوران وہ خوراک کے گوداموں کے انچارج تھے۔ آپ نے اُن سے کہا کہ ارشد کے لئے سروس کا بندوبست کریں جس پر میجر صاحب نے مُجھے کہا کہ ارشد تیار ہو جاؤ میرے ساتھ ہی چلنا ہے۔ لیکن میرے دل میں قُدرتی طور پر ایک خوف کا احساس پیدا ہوا کہ یہ فوجی ہیں کہیں کام کے دوران فوجی انداز میں ہی بات نہ کریں کیونکہ میں تو حضرت سیّد میر صاحب کی شفقتوں کا عادی تھا لہٰذا میں نے اکیلے میں حضرت سیّد میر صاحب سے عرض کی یہ میرے پر رُعب ڈالیں گے لہٰذا میں اِن کے ساتھ جانا نہیں چاہتا۔ اِس پر حضرت سیّد میر صاحب نے مجھے انتہائی پیار سے سمجھایا کہ زندگی میں کامیاب ہونے کے لئے بعض مرتبہ ان مراحل میں سے گزرنا ہی پڑتا ہے۔ اور اُدھر میجر صاحب کو کہہ دیا کہ ارشد آپ کے ساتھ نہیں جائے گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

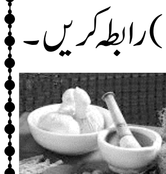

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

1971ء میں جب میں سروس کی تلاش کے لئے کراچی گیا تو مکرم حضرت پاشا صاحب جو سندھ گورنمنٹ میں کام کرتے تھے آپ نے میری سروس کے لئے ان کو کہا۔ میرا اِنٹرویو وغیرہ ہوگیا مگر اچانک ملکی حالات خراب ہو گئے۔ مجھے واپس پنجاب آنا پڑا۔ آپ کی طرف سے مُجھے کراچی میں خط موصول ہوا کہ میں تمہارے لئے فکر مند ہوں۔

1973ء میں حضرت میر صاحب اپنی شدید علالت کی وجہ سے گھر پر ہی ڈاکٹروں کی ہدایات کے مطابق زِیر علاج تھے۔ ایک دن بریگیڈیئر مکرم ڈاکٹر سیّد ضیاء الحسن صاحب عیادت کے لئے گھر تشریف لائے۔ حضرت سیّد میر صاحب اِنتہائی نگہداشت میں بستر پر تھے۔ اور گلوکوز اور دوسری ادویات کے اسٹینڈز وغیرہ بستر کے پاس تھے۔ حضرت سیّد میر صاحب نے مکرم بریگیڈیئر صاحب سے کہا کہ ’’مجھے ارشد کی بہت فکر ہے کہ یہ ضائع نہ ہوجائے۔ اور یہ کہ آئندہ خدا کے حضور اس کے متعلق میرے سے پوچھا نہ جائے۔‘‘

بریگیڈیئر صاحب اسی وقت اپنی کار میں مُجھے بٹھا کر راولپنڈی لے آئے۔ جب میں ان کے گھر پہنچا تو میں نے اُن کے بچوں میں بھی احساسِ محبت دیکھا کہ جیسے اُنہیں ایک اور بھائی مل گیا ہو۔ اور اِس طرح سے میرے لئے ایک انتہائی باعزّت سروس کا پاکستان کی سب سے بڑی کنسٹرکشن کمپنی کے ہیڈ آفس اسلام آباد میں جلد ہی انتظام بھی ہوگیا۔

اِس کے چند دن بعد مُجھے یہ اِنتہائی افسوسناک اور رُوح فرسا خبر موصول ہوئی کہ حضرت سیّد میر صاحب جو کہ میرے لئے بمنزلہ شفیق باپ کے تھے اور بِلا شُبہ ایک حقیقی باپ جیسا ہی میرے ساتھ سلوک کرنے والے کی عظیم شفقت کا سایہ میرے سر سے اُٹھ گیا ہے۔ اور وہ اس دُنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

چنانچہ مکرم سیّد بریگیڈیئر ضیاء الحسن صاحب اور اُن کی فیملی کے ہمراہ خاکسار بھی فوراً ربوہ پہنچے اور تجہیز و تکفین میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد ہم ایک مغموم دل کے ساتھ راولپنڈی واپس آ گئے۔

1979ء میں مجھے جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسری مرتبہ حجِ بیتُ اللہ کرنے کا موقع ملا تو میرے دل میں خیال آیا کہ میں تو پہلے ایک دفعہ حج کر چکا ہوں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے میرے دِل میں اَپنے عظیم مُحسن حضرت سیّد میر صاحب کی پدرانہ محبت اور شفقت کے نتیجہ میں ان کی طرف سے حجِ بدل کی تحریک پیدا کی اور جس کی مجھے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق بھی مِلی۔

آپ بے شمار خُوبیوں کے مالک اور ہمیشہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے ایک نہایت مُتقی انسان تھے۔ غریبوں کے ہمدرد اور ضرورتمندوں کا خیال رکھنے والے وجود، قرآن سے محبت اور اس کی بکثرت تلاوت کرنا آپ کے معمولات میں ایک نمایاں چیز تھی۔ تمام زندگی دین کو دُنیا پر مقدم رکھا۔ اللہ کرے کہ آپ جیسے مخلص اور باوفا اور سلسلہ سے محبت کرنے والے وجود جماعت کو نصیب ہوتے رہیں۔ آمین

حضرت سیّد میر صاحب نے جس طرح میری کفالت اور تربیّت کی وہ میرے لئے میری زندگی کی نہ صرف اَنمٹ اور حسین یادوں کی حیثیت رکھتی ہے بلکہ میرے لئے ایک عظیم سرمایہ ہے۔ یہاں ایک قابِل ذکر بات یہ بھی ہے کہ آپ کے بہن اور بھائی بلکہ اُن کے بچے بھی مُجھ سے ہمیشہ پیار اور محبت کا رویّہ رکھتے تھے۔ اس طرح محترمہ بی بی صاحبہ (حضرت سیّدہ امتہ الباسط بیگم صاحبہ) کی شفقت اور محبّت کا بھی ایک علیحدہ باب ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اِس سرمائے کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان نیکیوں کو آگے اَپنی اولاد میں بھی جاری کرنے کی توفیق دے۔

خدا تعالیٰ میرے عظیم محسن کو جنت الفردوس میں اَعلیٰ عِلیّین میں جگہ دے۔ اور آپ پر اپنی رحمتیں تا اَبد نازل فرماتا رہے۔ آمین ثم آمین

......☆☆☆......

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

بقیہ: جلسہ سالانہ یوکے 2014

امن کے قیام کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ زرّیں حوالہ جات کو پیش کیا جن میں حضورِ انور نے فرمایا ہے کہ ’ہم ممبران جماعت احمدیہ حتی الوسع ان کوششوں میں لگے ہوئے ہیں کہ دنیا کو اور انسانیت کو تباہی سے بچایا جائے...... کیونکہ ہم اپنے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر دل و جان سے عمل پیرا ہیں اس لئے ہمیں دنیا کی پریشان کُن حالت پر تکلیف پہنچتی ہے۔ اسی وجہ سے مَیں اور سب احمدی کوشش کرتے ہیں کہ دنیا میں قیام امن کے لئے اپنی ذمہ داریاں حتی المقدور ادا کرتے رہیں۔

انہوں نے اپنی تقریر کا اختتام حضرت مسیح موعودؑ کے ان اشعار پر کیا:

ایک طوفاں ہے خدا کے قہر کا اب جوش پر
نوح کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

....

☆...... اس اجلاس کی دوسری تقریر اردو زبان میں **مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتیٔ سلسلہ احمدیہ** کی تھی جس کا موضوع **’’تعلق باللہ کے ایمان افروز واقعات‘‘** تھا۔ مولانا صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام کی سیرت سے تعلق رکھنے والے روحانیت سے پُر متعدد ایمان افروز واقعات ایسے ربط اور پُراثر طریق پر بیان کئے کہ ماحول روحانیت سے معطر ہوگیا۔

آپ نے اپنی تقریر کا آغاز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے ایک نہایت لطیف واقعہ سے کیا۔ حافظ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ سے حدیث پڑھا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے کھانا نہیں کھایا ہوا تھا کہ درس کا وقت ہوگیا۔ پڑھائی شروع ہوئی اور بھوک نے زور پکڑا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر کشفی حالت طاری کی اور گھی میں تلے ہوئے پراٹھے اور بھنا ہوا گوشت انہیں پیش کیا گیا۔ حافظ صاحبؓ نے خوب مزے لے کر کھانا کھایا اور اچھی طرح سیر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کا عجیب تصرف تھا کہ اس کشف کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو بھی دے دی۔ آپؓ پڑھاتے ہوئے حافظ صاحبؓ کی طرف بار بار دیکھتے رہے۔ جب کشفی حالت جاتی رہی تو حضورؓ نے بڑی محبت سے انہیں پنجابی میں فرمایا: ’حافظ صاحب! کلّے ای کلّے!‘ یعنی حافظ صاحب، اکیلے اکیلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی جانے والی دعوت کا مزہ لیتے رہے!

پھر ایک اور واقعہ بیان کیا کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ ایک دفعہ تبلیغ اسلام کے لئے بحری جہاز میں انگلستان کا سفر کر رہے تھے۔ سمندر میں طوفان آ گیا اور لہریں جوش مارنے لگیں۔ اس کے سبب حضرت مفتی صاحب کی قے اور متلی کی وجہ سے طبیعت خراب ہوگئی۔ تب آپ نے سمندر کو مخاطب کیا اور کہا: ’’اے سمندر! تجھے خبر نہیں کہ اس جہاز پہ کون سوار ہے؟ اس جہاز پہ مسیح موعودؑ کا حواری سوار ہے جو تبلیغ اسلام کے لئے سفر کر رہا ہے۔ تُو مجھے بے آرام کرتا ہے اور تکلیف دیتا ہے‘‘۔ یہ کہتے ہی خدا تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا کہ تھم جا، چنانچہ سمندر ساکن ہوگیا اور اس کے بعد جہاز سمندر میں اس سکون سے چلتا تھا کہ گویا ہم خشکی پر ہیں۔

مکرم مولانا صاحب نے ایک اور واقعہ بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک صحابی حضرت مولوی محبوب عالم صاحب کشمیر کے خطرناک جنگلوں میں تبلیغی سفروں پر

مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب

بکثرت جایا کرتے تھے۔ ان جنگلوں میں خونخوار درندے بھی رہتے تھے۔ آپؓ نے حفاظت کے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کرتے ہوئے آپ کی حفاظت کے لئے ایک شیر مامور کیا۔ ایک روز مولوی صاحب کا شاگرد بھی ان تبلیغی سفروں میں شامل ہوا۔ وہ شیر کو دیکھ کر چیخیں مارنے لگا۔ مولوی صاحبؓ نے تسلی دلائی اور فرمایا ڈرو نہیں، یہ شیر تمہیں کچھ نہیں کہے گا۔ اس شیر کو میرے خدا نے میری حفاظت کے لئے مقرر کیا ہوا ہے۔ جب بھی مَیں تبلیغ دین کے لئے جاتا ہوں اور جنگل سے میرا گزر ہوتا ہے تو یہ شیر ہمیشہ میرے دائیں بائیں آگے پیچھے چلتا رہتا ہے اور دوسرے جنگلی درندوں سے میری حفاظت کرتا ہے۔ جب جنگل ختم ہو جاتا ہے اور بستی آ جاتی ہے تو یہ شیر واپس جنگل میں لوٹ جاتا ہے۔

اسی طرح آپ نے حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ بیان کیا۔ احراریوں نے پشاور کے بھرے بازار میں آپ کو قتل کرنے کے لئے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر آپ پر پستول چلایا، مگر خدا کی قدرت کہ گولیاں پستول میں پھنس گئیں اور پستول نہ چل سکا۔

موضوع سے متعلق متعدّد بزرگانِ سلسلہ کے حالات و واقعات بیان کرنے کے بعد مقرر موصوف نے اپنی تقریر کے اختتام پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک انتہائی خوبصورت اقتباس پیش کیا۔ آپؑ فرماتے ہیں: ’’خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔‘‘

(الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

اس کے بعد محترم عمر شریف صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ منظوم کلام

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار

خوش الحانی سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

....

☆...... **تیسری تقریر مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب**

ایاز چیئرمین ہیومن رائٹس کمیٹی برطانیہ نے کی جو انگریزی زبان میں تھی۔ آپ نے یہ تقریر **''حضرت مسیح موعودؑ سے نصرت الٰہی کے وعدے اور ان کا ظہور''** کے عنوان پر کی۔

آپ نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ یہ اللہ کی قدیم سنت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرستادوں اور انبیاء کو ہر حال میں اپنی حفاظت میں رکھتا ہے اور اسی طرح ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی پر بھی خطرناک حملے ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور آپؐ کو ہر شر سے بچایا۔ نیز ہر نبی کو مشکلات سے گزرنا پڑا چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مشکلات و تکالیف کا آنا انبیاء علیہم السلام کی سنت کے عین مطابق تھا۔

خدا تعالیٰ نے بے شمار الہاموں میں آپؑ کو مخاطب

ہوتے ہوئے آپؑ سے تائید و نصرت کے ایسے ایسے وعدے کئے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ مقرر موصوف نے بعض الہامی وعدوں کا ذکر کیا مثلاً یہ کہ يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ وَ يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ، يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ۔ یہ وعدے ایسے زبردست طریق پر پورے ہوئے کہ آپؑ نے خود فرمایا کہ باوجود انتہائی مخالفت کے دشمن کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور اس قدر لوگ قادیان کی طرف کشاں کشاں چلے آئے کہ قادیان کی سڑکیں ٹوٹنے لگیں۔

پھر آپ نے ایک اور الہام کا ذکر کیا کہ 'یہ نان تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے'۔ اس الہام کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے لنگر خانہ کا آغاز فرمایا جس سے آج ہزاروں بلکہ لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگ بلا تفریق رنگ و نسل و بلا امتیاز مذہب استفادہ کر رہے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی ترقی پذیر ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے ایک شعر میں فرمایا تھا کہ

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ كَانَ اُكُلِي
وَصِرْتُ الْيَوْمَ مِطْعَامَ الْاَهَالِي

کہ ایک وقت تھا کہ میں بچا ہوا کھانا کھایا کرتا تھا اور اب یہ وقت ہے کہ پوری دنیا سے لوگ میرے دستر خوان سے کھا رہے ہیں۔

فاضل مقرر نے کہا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا الہام 'میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا' ہر وقت بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے اس الہام کا آپؑ نے اس وقت اعلان کیا جب عیسائی، ہندو اور آریہ اسلام پر ہر طرف سے حملے کر رہے تھے اور مسلمان بھی آپؑ کی سخت مخالفت کر رہے تھے۔ اب احمدیت کا پودا 200 سے زائد ممالک میں لگ چکا ہے اور ایم ٹی اے کے ذریعہ حقیقی اسلام کا پیغام پوری دنیا میں نشر ہو رہا ہے۔

مقرر موصوف نے دشمنان اسلام کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کا بھی ذکر کیا کہ اِنِّيْ مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ وَاِنِّيْ مُعِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَكَ کہ میں اس کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت چاہتا ہے اور اس کی مدد کروں گا جو تیری مدد کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے مختلف ادوار میں جماعتِ احمدیہ مسلمہ کے خلاف اٹھنے والے دشمنوں اور ان کے رسوا کُن انجام کا ذکر کیا جن میں پنڈت لیکھرام، مولوی محمد حسین بٹالوی، پاکستان کے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل ضیاء الحق وغیرہ شامل ہیں۔

اس کے بعد فاضل مقرر نے آیت استخلاف کا ذکر کیا اور کہا کہ احمدیت کا دنیا پر غلبہ اٹل حقیقت ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ اقتباس بھی پیش کیا کہ: ''میری تائید میں خدا تعالیٰ کے نشانوں کا ایک دریا بہہ رہا ہے جس سے یہ لوگ بے خبر نہیں ہیں اور کوئی مہینہ شاذ و نادر ایسا گزرتا ہوگا جس میں کوئی نشان ظاہر نہ ہو۔ ان نشانوں پر کوئی نظر نہیں ڈالتا۔ نہیں دیکھتے کہ خدا کیا کہہ رہا ہے۔ ایک طرف طاعون بزبانِ حال کہہ رہی ہے کہ قیامت کے دن نزدیک ہیں اور دوسری طرف خارق عادت زلزلے جو کبھی اس طور سے اس ملک میں نہیں آئے تھے خبر دے رہے ہیں کہ خدا کا غضب زمین پر بھڑک رہا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 199)

مقرر موصوف نے وضاحت سے بیان کیا کہ پچھلے سو سال میں دنیا میں مختلف مقامات پر خارق عادت طور پر شدید زلزلے آئے ہیں اور آج تک خوفناک زلزلوں کا یہ سلسلہ چلا آرہا ہے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے متعلق یہ واقعہ سنایا جو حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ نے بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم مسجد مبارک میں حضرت اقدسؑ کی صحبت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ میاں شریف آئے۔ دیکھنے پر حضرت اقدس نے فرمایا: 'وہ بادشاہ آیا'۔ میں نے حضورؑ سے عرض کی کہ یہ تو میاں شریف ہیں۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا: یہ بادشاہ بنے گا اگر یہ نہیں تو اس کا بیٹا بنے گا اور اگر وہ نہیں تو یقیناً اس کا بیٹا ضرور بنے گا۔ آج ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے پوتے اور دنیا کے حقیقی بادشاہ ہمارے موجودہ امام خلیفۃ المسیح حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساری دنیا کے بادشاہوں اور حکمرانوں کو امن و صلح کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کی ایک جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معاونت کے لئے قائم فرما دی ہے۔

....

اس تقریر کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ اردو منظوم کلام

ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے

مکرم طاہر خالد صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے خوش الحانی سے پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور کا مستورات سے خطاب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوپہر 12 بجے کے قریب جلسہ گاہ مستورات میں تشریف لے گئے جہاں مستورات کے ایک خصوصی سیشن سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمانا تھا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترمہ قرۃ العین طاہرہ صاحبہ نے سورۃ الفرقان کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرمہ لبنیٰ وحید صاحبہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاکیزہ منظوم کلام

ایمان مجھ کو دے دے عرفان مجھ کو دے دے
قربان جاؤں تیرے قرآن مجھ کو دے دے

کے چنیدہ اشعار پیش کئے۔ بعد ازاں مکرمہ سوادابہ احمد صاحبہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک فارسی نظم

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

خوش الحانی سے پیش کی جس کا اردو ترجمہ مکرمہ ڈاکٹر فریحہ خان صاحبہ نے پیش کیا۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں تقسیم اسناد و میڈلز

اس کے بعد سیکرٹری صاحبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے حضورِ انور کی اجازت سے رپورٹ پیش کی اور پھر اعزاز پانے والی طالبات کے اسماء باری باری پکارے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اپنے دستِ مبارک سے اسناد عطا فرمائیں جبکہ حضرت سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان طالبات کو متبرّک میڈلز سے سرفراز فرمایا۔ انعام پانے والی خوش نصیب طالبات کے اسماء درج ذیل ہیں:

عاتکہ حفیظ صاحبہ، نور الیمن بٹار صاحبہ، ندرت احمد صاحبہ، عدیلہ احمد صاحبہ، امۃ المصور احمد ظفری صاحبہ، عماریہ سمن امین صاحبہ، عائشہ احمد صاحبہ، ادیبہ محمود صاحبہ، نعیمہ ہما خان صاحبہ، مقدس نواز صاحبہ، فائزہ چیمہ صاحبہ، امان انصر صاحبہ، شانزہ خان صاحبہ، طوبیٰ کھوکھر صاحبہ، مشعل ناصر صاحبہ، ہاجرہ افتخار صاحبہ، عروسہ ملک صاحبہ، ماریہ احمد صاحبہ، سدرہ عبدل صاحبہ، سمیرہ عمبر صاحبہ، باسمہ اکرام صاحبہ، طوبۃ الاعجاز احمد صاحبہ، نائلہ تسنیم صاحبہ، ملیحہ منصور صاحبہ، آمنہ کلیم سید صاحبہ، سارہ سید صاحبہ، وردہ گل احمد صاحبہ، نادیہ بوراگبا صاحبہ، ڈاکٹر عائشہ ملک صاحبہ، رابعہ احمد صاحبہ، نوشابہ بتول صاحبہ، عطیۃ الرحمن صاحبہ، جویریہ ابدال صاحبہ، کومل فاطمہ صاحبہ، نصرت جہاں چوہدری صاحبہ، جویریہ عبدل صاحبہ، فوزیہ کورائی صاحبہ، مدیحہ عبید صاحبہ، رابعہ منصور صاحبہ، شائلہ تالپور صاحبہ، ماریہ خان صاحبہ۔

حضورِ انور کا خطاب

تقسیم انعامات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔

تشہد و تعوذ و سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آج جو باتیں مَیں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ عورتوں کے لئے بھی اسی طرح ضروری ہیں جس طرح مردوں کے لئے۔ اسلام میں عورت اور مرد دونوں کو جو ایک گھر کی اکائی ہیں، اپنے گھروں کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی اکائی کی اہمیت کو سمجھنے اور معاشرے کا اہم حصہ بننے کی تعلیم دی ہے۔ آجکل کا معاشرہ اپنے حقوق پر تو بہت زور دیتا ہے مگر اپنے ذمہ فرائض کو بھول جاتے ہیں یا انہیں ثانوی حیثیت دیتے ہیں۔ اپنے حق تو انصاف کے حوالے دے کر لینا چاہتے ہیں لیکن دوسروں کے حق دینا نہیں چاہتے۔ اپنے حقوق کو دوسروں کے حقوق پر ترجیح دی جاتی ہے۔ ایک مومن کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے حق ادا کرنے کی طرف توجہ کرو۔ اگر تم اپنے فرائض اور حقوق ادا کرو گے تو تمہارے حقوق خود بخود ادا ہو جائیں گے اور یہ حقوق دو طرح کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اس کے بندوں کے حقوق۔ یہ دونوں قسم کے حقوق ادا کرنے والوں کو عباد الرحمان کہا گیا ہے۔ اس میں عورتیں بھی شامل ہیں اور مرد بھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا احمدی ہونا ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ صرف ظاہری رنگ اور الفاظ میں ہی نہیں بلکہ حقیقت میں ہم رحمان خدا کے بندے بننے کی کوشش کریں۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اپنے ذمہ حقوق و فرائض کو ادا کریں اور یہ حق اس صورت میں ادا ہوتے ہیں جب اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم ہو اور جب اس کے رسول کی آواز پر کان دھرے جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ خدا اور اس کے رسول کی آواز کو سنو اور قبول کرو جبکہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلائے۔ جس زندگی کی طرف بلایا جا رہا ہے یہ روحانی زندگی ہے اور جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کسی کام کی طرف توجہ دلائیں تو ان کی باتوں کو غور سے سنو۔ پس یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو اس روحانی زندگی کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک احمدی عورت اور مرد کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آکر اس نے یہ عہد کیا ہے کہ میں عبدرحمان بنوں گا۔ حضرت مسیح موعود نے شرائط بیعت میں اتنی جامعیت کے ساتھ ان تمام فرائض کا ذکر فرما دیا ہے جو ایک مومن کو عبدرحمان بناتے ہیں۔ ہر احمدی نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ ظلم نہیں کرے گا۔ خیانت نہیں کرے گا۔ فساد سے بچے گا اور نفسانی جوشوں سے مغلوب نہیں ہوگا۔ فرمایا کہ یہ نفسانی جوش ہی ہیں جو گھریلو مسائل کو بھی جنم دیتے ہیں۔ پس اس طرف ہر احمدی عورت اور مرد کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پھر عفو و درگزر ہے، عاجزی و انکساری کا عہد ہے۔ یہ تمام باتیں شرائط بیعت میں شامل داخل ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کا بھی عہد ہے۔ اگر صحیح رنگ میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف کی جائے، اس کے احسانوں کو یاد کیا جائے تو پھر اس کے حکموں پر بھی انسان چلتا ہے پھر عفو و درگزر اور عاجزی و انکساری یہ ساری باتیں خود بخود پیدا

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

ہوتی چلی جاتی ہیں۔ پھر صبر اور حوصلہ دکھانے کا بھی عہد ہے۔ بدرسومات اور بدعات سے بچنے کا عہد ہے۔ پھر نمازوں کی پابندی، نوافل اور تہجد ادا کرنے کی طرف توجہ ہے۔حضور نے فرمایا کہ شرائط بیعت میں موجود یہ ساری باتیں وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمائیں اور جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار یاددہانی کروائی۔ حضرت مسیح موعود نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم عبدرحمان بننا چاہتے ہو تو پھر یہ بھی حق ادا کرو جو ایک عبادت کا رنگ ہے کہ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو، توبہ و استغفار کرتے رہو۔غرض کہ آپ کی تمام شرائط بیعت وہ ہیں جن پر چلنے کا ایک احمدی وعدہ کرتے ہوئے احمدیت میں داخل ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک عام آدمی اور ایک احمدی کے عملی نمونوں میں واضح فرق ہونا چاہئے کیونکہ ہم نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کرکے اس روشنی سے حصہ لیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں روشنی دکھانے کے لئے بھیجا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مسلمانوں کا زوال راتوں کی دعاؤں کو چھوڑنے اور لہو ولعب میں پڑنے کی وجہ سے ہوا تھا۔ فرمایا کہ آجکل بھی لہو ولعب رات دیر تک مختلف غیر تعمیری کاموں میں مصروف رہنا، ٹی وی ہے، فلمیں ہیں، انٹرنیٹ پر بیٹھنا ہے اور پھر صبح فجر کی نماز پر نہ اٹھنا۔ تہجد تو علیحدہ رہی فجر کی نماز بھی نہیں پڑھتے اور جب فجر کی نماز وقت پر ادا نہ ہوگی تو یہیں سے پھر زوال بھی شروع ہو جائیں گے۔ پس یہ کوشش ہم میں سے ہر ایک کو کرنی چاہئے کہ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کریں کیونکہ تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ زوال وہیں شروع ہوتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی عبادتوں کی طرف سے توجہ ہٹتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کسی بھی جماعتی عہدیدار یا کسی بھی احمدی کے غلط نمونہ کی وجہ سے کسی دوسرے کو ٹھوکر نہیں لگنی چاہئے اور چاہئے کہ ہر عہدیدار اپنے اندر عاجزی و انکساری پیدا کرے اور تکبر و نخوت کو اپنے قریب بھی پھٹکنے نہ دے۔ حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ کے مومن بندوں کی یہ بھی نشانی ہے کہ جب فسادی، جھگڑالو اور جاہل اور بداخلاق لوگوں کے ساتھ ان کا واسطہ پڑتا ہے تو مقابلے میں بجائے اوچھے ہتھکنڈوں سے جواب دینے کے عبادالرحمن یہ کہتے ہیں کہ تم پر سلامتی ہو، ہم تو تمہارے لئے بھی امن اور سکون چاہتے ہیں۔ یہی ہتھیار ہے جو ایک مومن کی کامیابی کا راز ہے۔ اگر ہم اس بات کو سمجھ لیں تو ہمارے بہت سے گھریلو مسائل بھی حل ہو جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میاں بیوی کے جھگڑوں میں بھی بعض اوقات شادی سے چند دن بعد اور بعض دفعہ بچے ہونے کے بعد بھی جو مسائل پیدا ہوتے ہیں، گھر ٹوٹتے ہیں۔ ان کی بڑی وجہ جہالت سے تُرکی بہ تُرکی جواب دینا ہی ہے اور یہی وجہ ہے جو بے صبری ہے اور جاہلانہ حرکات کی وجہ سے رشتے بھی ٹوٹتے ہیں۔ پس اس جہالت سے بچنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔اس کا علاج اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ہمیں بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ سے مدد چاہو، دعا کرو، استغفار کرو، لاحول پڑھو اور ذکر الٰہی کرو۔ پس ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔فرمایا کہ گھر کا ماحول اور میاں بیوی کے جھگڑے بچوں پر منفی اثر ڈال رہے ہوتے ہیں۔ معاشرہ مذہب سے دور لے جانے میں بڑا کردار ادا کرتا ہے اس لئے یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ ہمیں کفر اور شیطنت کے جہنم سے بچا۔

حضور انور نے فرمایا کہ رحمان خدا کے بندوں کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے، ہر حالت میں ان کے منہ سے سچ اور صداقت کے الفاظ نکلتے ہیں۔ ہر احمدی مرد اور عورت کا کام ہے کہ وہ دنیا میں سچائی کو پھیلائے اور انصاف کو قائم کرنے کی کوشش کرے۔فرمایا کہ ہم میں سے ہر بچے، بوڑھے، عورت اور ہر مرد کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ جیسے بھی حالات ہوں ہر حالت میں میں نے سچ بولنا ہے۔ خاص طور پر احمدی عورتوں کو سچائی کے قائم کرنے کے لئے ایک مہم چلانی چاہئے کیونکہ عورتوں نے آئندہ نسلوں کی تربیت میں بہت اہم کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔

حضور انور نے معاشرے کی مختلف برائیوں اور بدیوں کی نشاندہی فرمائی، یورپین معاشرے میں بڑھتی ہوئی برائیوں کا ذکر فرمایا اور پھر فرمایا کہ یہ سب لغویات ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان سب باتوں سے منع فرمایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر یہ باتیں ہم اپنے سامنے رکھیں تو تمام قسم کی نیکیوں پر عمل کرنے کی ہماری کوشش ہوگی اور تمام قسم کی برائیوں کو چھوڑنے کے لئے ہم جدوجہد کریں گے۔ نیکیوں کی تلقین اور برائیوں سے بچنا ہمیں ہماری اپنی حالتوں میں بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والا بناتا چلا جائے گا اور ہم اس پاک معاشرے کو جنم دینے والے ہوں گے جسے قائم کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور جس کو اس زمانے میں دوبارہ دنیا میں رائج کرنے اور خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرکے عبدرحمان بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور دعا کے بعد لجنہ کی طرف سے مختلف ممالک کی نمائندگی میں مختلف زبانوں میں ترانے پیش کئے گئے۔اس کے بعد حضور انور السلام علیکم کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔ (حضور انور کے خطاب کا مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں بعد میں شائع کیا جائے گا۔انشاء اللہ)

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ کی مین مارکی میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد دوپہر کے کھانے کے لئے وقفہ ہوگیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ یوکے میں خطاب فرماتے ہوئے

جلسہ گاہ کا ایک خوبصورت اندرونی منظر

تیسرا اجلاس

جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز 4 بجے بعد دوپہر امیر جماعت احمدیہ برطانیہ مکرم رفیق احمد حیات صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم داؤد احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔اس کے بعد یکے بعد دیگرے مہمان مقررین تشریف لائے اور حاضرین سے مختصر وقت کے لئے مخاطب ہوئے۔

ان معزز مہمانوں میں میئر آف مرٹن، میئر آف کرائیڈن، بیلجیم سے آنے والے ایک شہر کے میئر اور ڈپٹی میئر، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو کے ممبر پارلیمنٹ Mr. Prakash Ramadhar، کینیڈا سے آنے والی ایک خاتون ممبر پارلیمنٹ اور ایک مرد ممبر پارلیمنٹ شامل تھے۔ان سب مہمانوں نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کو سراہا اور جماعت کی مہمان نوازی پر شکریہ کا اظہار کیا۔اور جماعت کی امن پسند تعلیم اور خدمت انسانیت کے کاموں کو داد دی اور کہا کہ اسلام پیار کا مذہب ہے اور دنیا کو آپ کی اس وقت ضرورت ہے۔

کینیڈا سے تشریف لانے والی خاتون ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ مستورات کی جلسہ گاہ میں حضور کا خطاب صرف جلسہ میں شامل ہونے والوں کو ہی نہیں بلکہ ہر شخص کو سننا چاہیے کیونکہ اس کی دنیا میں بہت ضرورت ہے۔

ابھی مہمانوں کے ایڈریسز کا سلسلہ جاری تھا کہ اس دوران حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔حضور کے کرسئ صدارت پر رونق افروز ہونے پر مکرم امیر صاحب یوکے نے حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت سے سنگاپور کی تنظیم گلوبل آؤٹ سٹینڈنگ چائنیز 100(GOC 100) کے چیئرمین Mr. Lee Khoon Choy کے نمائندہ Mr. Peter Lee کو خطاب کی دعوت دی جنہوں نے تنظیم GOC 100 کے چیئرمین کی طرف سے حضور انور کی تمام دنیا میں قیام امن کے لئے غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں The Plaque of Peace کا تحفہ پیش کیا۔

اس کے بعد حضورِ انور کی اجازت سے یوگنڈا سے آنے والے مہمان اور اسی طرح یورپین پارلیمنٹ کے ممبر Mr. Denis اور یوکے کی ممبر آف پارلیمنٹ Mrs. Justine Greenings نے حاضرین سے مختصر خطاب کیے۔ ان معزز مہمانوں نے ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ دنیا بھر میں خدمتِ انسانیت اور جماعت کی امن پسندی کی تعریف کی اور کہا کہ آپ کی جماعت انسانیت کے لئے بہت کام کر رہی ہے۔اس کا پُرزور اور آسان فہم پیغام دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ایک اہم قدم ہے۔

معزز مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے آخری اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا۔جس کی تفصیل آئندہ شمارہ میں پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 26 ستمبر 2014)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

ہے۔ کامیابیوں کے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے۔ یہ ہدایت انہیں کامیابیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ انہیں کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ جماعت احمدیہ پر احسان ہے کہ اس نے جماعت کو ایسے مؤمن عطا کئے ہیں جن کے ایمان کے دعوے ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ان کا مقصد ہوتا ہے اور یہی راز ہے جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ من حیث الجماعت ترقی کی منازل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ مسجد کے بعد تبلیغ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے تعارف کے نئے راستے کھلیں گے اور کھل بھی رہے ہیں۔ یہی ہمارا مختلف جگہوں پر تجربہ ہے۔ گویا جیسا کہ میں نے کہا آپ کی تبلیغ میں وسعت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اس کے لئے ہر احمدی کو علمی لحاظ سے بھی تیاری کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دینی اور علمی جوابات دے سکیں اور عملی حالتوں کو بھی اس معیار کے مطابق لانے کی ضرورت ہوگی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور جس کے بارے میں میں پہلے بتا چکا ہوں کہ وہ معیار کیا ہے؟ وہ معیار قرآن کریم کے تمام احکامات پر عمل کرنا ہے۔ اپنے ایسے نمونے قائم کرنا ہے کہ یہاں کے رہنے والے خود بخود آپ کی طرف متوجہ ہوں۔ ان کو بتانا ہوگا کہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں مسیح موعود علیہ السلام آ چکے ہیں جنہوں نے ہمیں خدا تعالیٰ سے ملایا۔ وہ خدا جو ہماری دعاؤں کو سنتا بھی ہے اور قبول بھی کرتا ہے جو اپنے وعدے کے مطابق اپنے نشانات بھی دکھا رہا ہے۔ پس اب دنیا کی بقاء اس مسیح موعود کو ماننے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق اس مسیح موعود کی آغوش میں آنے سے ہی پیدا ہوگا لیکن کیا ہم یہ باتیں دوسروں کو بغیر کسی جھجک کے کہہ سکتے ہیں یا ہمیں رک کر سوچنا پڑے گا کہ کہوں یا نہ کہوں؟ کیا اگر دوسرے نے مجھے قبولیت دعا کا چیلنج دے دیا تو میں اس حالت میں ہوں کہ اسے قبول کروں۔ کیا میرا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے۔ کیا میں خدا تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت اپنے دل میں رکھتے ہوئے اپنی زندگی کو اس کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہا ہوں؟ اگر نہیں تو پھر ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری کا احساس کئے بغیر اور انہیں نبھائے بغیر میں کس طرح دنیا کو دعوت دے سکتا ہوں۔ کیا لوگ مجھے پوچھیں گے نہیں کہ تمہارے اندر اس مسیح نے کیا تبدیلی پیدا کی ہے جو تم مجھے پاک تبدیلیاں پیدا ہونے کا لالچ دے کر اس مسیح موعود کو ماننے کی طرف توجہ دلا رہے ہو۔ تمہارا اپنا خدا تعالیٰ سے کتنا تعلق پیدا ہو گیا ہے جو تم مجھے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہونے کا لالچ دے کر مسیح موعود کو قبول کرنے کی دعوت دے رہے ہو۔ تم نے جو مسیح موعود کو مانا ہے تمہارے تو ہر عمل کو قرآنی تعلیم کے مطابق ہونا چاہئے تمہارے کہنے کے مطابق۔ اگر نہیں تو پھر تم ہمیں کس روحانی اور عملی انقلاب کی طرف بلا رہے ہو۔ جیسے تم ویسے ہم۔ ہمارے میں اور تمہارے میں فرق کیا ہے۔ پس ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں احمدی احمدی کی حیثیت سے جانا جاتا ہے وہاں اس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں وہ احمدی نہیں رہتا بلکہ مسیح موعود کا نمائندہ بن جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہماری طرف منسوب ہو کر ہمیں بدنام نہ کرو۔

پس ایک احمدی کے کسی برے عمل کا اثر صرف اس کی ذات تک محدود نہیں رہتا بلکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ بہت اہم بات ہے جسے ہر احمدی کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور جب یہ سب کچھ پیش نظر ہوگا تو ہر احمدی احمدیت کا سفیر بن جائے گا۔ ہر تعارف اس کو دنیا کی نظروں میں اتنا بڑھائے گا کہ وہ آپ کی طرف لپک کر آئے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمائندہ بن جائیں گے آپ۔ تبلیغ کا حق ادا کرنے والے بن جائیں گے۔ دنیا والوں کی دنیا اور آخرت سنوارنے والے بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن جائیں گے۔ پس اس کے حصول کے لئے ہمیں بھرپور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی پنجوقتہ نمازوں کو با جماعت اور سنوار کر ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ مسجد کا حق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ فرائض کے ساتھ نوافل کے ذریعہ بھی خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی مرد اور عورت کو اپنی ذمہ داری سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہم بڑے شوق سے یہاں کے رہنے والوں کو بتاتے ہیں کہ ہم نے اس مسجد کا نام مسجد مریم رکھا ہے کیونکہ لوگ حضرت مریم کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ حضرت مریم ہم یہ کہتے ہیں انہیں کہ حضرت مریم تمہیں بھی پیاری ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ کی والدہ ہیں لیکن صرف حضرت عیسیٰ کی ماں ہونے کی وجہ سے ہمیں پیاری نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیکی اور تقویٰ کے معیار کو بھی دیکھ کر ان پر پیار کی نظر ڈالی اور مؤمنوں کو کہا کہ تم مریم جیسی خصوصیات پیدا کرو۔ مریم نے اپنی ناموس کی حفاظت کی اور یہ حفاظت خدا تعالیٰ کی محبت اور خوف کی وجہ سے کی۔ وہ خدا تعالیٰ کی کامل فرمانبردار تھیں اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والی تھیں۔ وہ راستباز اور سچائی پر قائم رہنے والی تھیں۔ پس ہر حقیقی مسلمان مرد اور عورت کو ان مؤمنانہ صفات کو اپنانے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے۔ میں ان احمدی لڑکیوں اور عورتوں کو بھی یہاں کہوں گا کہ اگر یہاں کے لوگ حضرت مریم کی عزت کرتے ہیں اور صرف عزت ہی کرتے ہیں اور ان صفات کو اپنانے کی کوشش نہیں کرتے جو ان میں تھیں تو یہ ان کی کمزوری ہے۔ ایک حقیقی مسلمان مرد اور عورت کو تو حضرت مریم کی طرح اللہ تعالیٰ کا حقیقی فرمانبردار ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ہمیں نصیحت فرماتے ہوئے کہ ”میں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں کے لئے پیدا کر دی ہے مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم نے ان منکروں کی نسبت قریب تر سعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسن ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمے کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ ہی ہے جو توفیق دیتا ہے۔ یہ میں یقینا جانتا ہوں کہ جو اس چشمے سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہوگا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمے سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے۔ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے دوسرا مخلوق کا“ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ یہ حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور اس چشمے سے زیادہ سے زیادہ ہم فیضیاب ہونے والے بنتے چلے جائیں اور پھر اس فیض سے دنیا کو بھی فیضیاب کرنے والے ہوں۔

اس مسجد کے کچھ کوائف بھی میں بتا دوں۔ دنیا میں اس طرف بھی توجہ ہوتی ہے۔ ستمبر 2010ء میں اس کی بنیاد رکھی تھی میں نے اور زمین کا کل رقبہ 2400 مربع میٹر ہے تقریباً پونہ ایکڑ۔ بہرحال جو مسجد کا مسقّف حصہ ہے وہ 217 مربع میٹر ہے اور یہ جگہ 2009ء میں پانچ لاکھ پندرہ ہزار یورو کی لاگت سے یہ خریدی گئی تھی۔ اس میں ایک مکان بھی تھا بنا ہوا۔ پھر اس کی تعمیر پر تقریباً گیارہ لاکھ یورو کے اخراجات آئے ہیں۔ مین ہال اور دوسری جگہوں کو ملا کے ان میں تقریباً دوسو کے قریب لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس مسجد سے ملحقہ دو دفاتر بھی ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ ایک مکان بھی تھا جو تین کمروں پر مشتمل ہے اور اس میں کچن وغیرہ بھی بنا ہوا ہے۔ پارکنگ بھی سترہ گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش ہے۔ پھر اس کے ساتھ یہ جگہ جو ہے لوکیشن بڑی اچھی ہے۔ یہاں ایک قریب ہی گھوڑ دوڑ ہوتی ہے ریسنگ گراؤنڈ ہے جہاں سے یہ مسجد بڑی اچھی طرح نظر آتی ہے۔ مشہور تہوار یہاں ہوتا ہے اور مشہور شخصیات بھی اس گھوڑوں کی دوڑ میں شامل ہونے کے لئے آتی ہیں اور وہاں سے مسجد کا نظارہ بھی بڑا خوبصورت ہے۔ تقریباً چالیس ہزار لوگ شامل ہوتے ہیں اس میں یہاں کے۔ تو اس لحاظ سے بھی مسجد کا تعارف بڑھے گا کیونکہ باہر سے بھی لوگ یہاں آئیں گے۔ اور یہ آباد علاقہ ہے کافی۔ یہاں سے تقریباً روزانہ ہی سینکڑوں کی تعداد میں لوگ گزرتے ہیں۔ سٹوڈنٹ کی ایک رہائش گاہ بھی قریب ہی ہے یہاں۔ گالوے ایئرپورٹ بھی دس منٹ کے فاصلے پر ہے۔ اس کے ساتھ ہی اب بعد میں دو اور مکان بھی خریدے گئے ہیں پیچھے جو بالکل دیوار کے ساتھ لگتے ہیں اور ان کی بھی اچھی اکاموڈیشن ہے۔ بہرحال یہ سارا کمپلیکس جو ہے اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور یہاں کے لوگوں کو اس مسجد کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سٹڈی ابراڈ
Study Abroad
10 Years Quality Service 2003-2013
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 9 Oct 2014 Issue No. 41

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg. No. GDP/001/2013-15

Printed & Published by Jamil Ahmad Nasir and owned by The Nigran Badr Board Qadian and Printed at Fazle-Umar Printing Press, Harchowal Road Qadian, District Gurdaspur-143516, Punjab, India and Published at Office Badr Qadian,District Gurdaspur-143516, Punjab, India. Editor: Mansoor Ahmad

مساجد تو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی جگہ ہیں نہ کہ کسی فتنہ اور فساد کی آماجگاہ۔ یہ مساجد تو اس خدا کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں جو رب العالمین ہے جس نے تمام زمانوں کے انسانوں کے لئے اپنی ربوبیت کا اظہار کیا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 ستمبر 2014 بمقام مسجد مریم۔ آئرلینڈ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:۔

اِنَّمَا يَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمۡ يَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓـئِكَ اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ (التوبہ 18)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ ’’اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں گے‘‘ الحمد للہ آج ہمیں آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی پہلی مسجد میں اللہ تعالیٰ جمعہ پڑھنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر اس کا قیام ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ گو یہ چھوٹی سی مسجد ہے لیکن اس بات کا اعلان ہے کہ مسیح محمدی کے ماننے والے یہاں سے خدائے واحد کی وحدانیت کا پانچ وقت اعلان کریں گے اور اس میں حاضر ہو کر خدائے واحد کی پانچ وقت عبادت بجا لائیں گے۔ اس مسجد سے اس آواز کو بلند کریں گے کہ مساجد تو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی جگہ ہیں نہ کہ کسی فتنہ اور فساد کی آماجگاہ۔ یہ مساجد تو اس خدا کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں جو رب العالمین ہے جس نے تمام زمانوں کے انسانوں کے لئے اپنی ربوبیت کا اظہار کیا۔ جس نے ماضی میں بھی ہر قوم کی مادی اور روحانی ترقی کے لئے اپنی ربوبیت کا اظہار کیا۔ آج بھی اپنی ربوبیت سے دنیا کو فیض یاب کر رہا ہے اور جو آئندہ بھی ہمیشہ نوازتا چلا جائے گا فیضیاب کرتا چلا جائے گا۔ اس کی ربوبیت کسی خاص قوم کے لئے مخصوص نہیں بلکہ تمام جہانوں اور تمام مخلوق کے لئے ہے۔ پس اس لحاظ سے مسیح محمدی کے ماننے والوں کی مساجد اس بات کا اعلان کرنے کے لئے ہیں کہ اگر روحانی ربوبیت کا ادراک حاصل کرنا ہے تو مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہونے والوں کو ہی یہ حقیقی رنگ میں حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ مساجد اس بات کا اعلان کرنے کے لئے ہم تعمیر کرتے ہیں کہ دنیا کے فسادوں کو دور کرنے کے لئے اسلام کی اس خوبصورت تعلیم پر غور کرو جو محبت پیار صلح اور امن کا پیغام دیتی ہے۔ یہ مساجد اس بات کے اعلان کے لئے ہیں کہ دنیا کو محبت پیار اور بھائی چارے کی ضرورت ہے نہ کہ جنگ و جدل کی نہ کہ تلوار اور توپ کی۔ یہ مسجد جو ہم تعمیر کرتے ہیں اس بات کا اعلان کرتی ہیں کہ اس مسجد میں آنے والے کا دل ہر قسم کے ظلموں اور حقوق غصب کرنے کے خیالات سے پاک ہے۔ یہ ہماری مساجد اس بات کا نشان اور مرکز ہیں کہ یہاں آنے والے دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے والے ہیں اور ان حقوق کی ادائیگی کے لئے قربانی کرنے کے لئے جہاں اپنوں کے لئے دل میں رحم کے جذبات سے پر ہیں، وہاں دشمن کی دشمنی بھی انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے حق کی ادائیگی سے نہیں روکتی۔ یہ مساجد جو ہم تعمیر کرتے ہیں یہ اس بات کا اعلان ہیں کہ مذہبی آزادی کا سب سے بڑا علمبردار اسلام ہے اور اس کے اظہار کے لئے ہماری مسجدوں کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔ ہر شخص جو ایک خدا کی عبادت کرتا ہے اسے مسجد میں عبادت کرنے میں کوئی روک نہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وہ مسلمان ہے یا غیر مسلم۔ ہماری مساجد اور اس میں آنے والا ہر احمدی اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ قرآنی تعلیم کے مطابق ہر حقیقی مسلمان پر تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی حفاظت کی ذمہ داری ہے اور فرض ہے اور اس ذمہ داری کا ادا کرنا اس کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا اپنی مسجد کی حفاظت کرنا۔ ہماری مساجد ہمیں اس طرف بھی توجہ دلاتی ہیں کہ مؤمن کے ایمان کا حصہ ملک سے وفاداری بھی ہے۔ ایک مؤمن اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے ملک و قوم کا وفادار نہ ہو۔ غرض کہ بے شمار باتیں ہیں جو مساجد سے حقیقی رنگ میں وابستہ ہونے والوں سے یہ مطالبہ کرتی ہیں کہ مساجد کا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق صحیح رنگ میں ادا ہوں۔ اور یہ تمام باتیں کرنے کا حکم ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیا ہے اور ان تمام باتوں کے کرنے کے لئے ہمیں ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار توجہ دلائی ہے اور اپنے عمل اور اسوہ حسنہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی ہے۔ انسانیت کی قدریں قائم کرنے اور محبت سلامتی اور امن کے قیام کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نمونے قائم کئے۔ یہ صرف کہنے کی باتیں نہیں ہیں بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ ایک موقع پر آپ نے عیسائیوں کو ان کی عبادت کے وقت اپنی مسجد مسجد نبوی میں عبادت کرنے کی اجازت دے دی اور یہی وہ حقیقی اسلامی تعلیم ہے جس کو اس زمانے میں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور عاشق صادق نے اپنے اوپر لاگو کرنے کا حکم دیا۔ یہی وہ حقیقی اسلامی تعلیم اور عمل ہے جس کی چند مثالیں میں نے پیش کیں۔ جن کے کرنے اور پھیلانے کا ہمیں حکم دے کر اور ہم سے توقع کر کے زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سوچ کے ساتھ جہاں بھی تم مسجدیں بناؤ گے اسلام کے تعارف اور تبلیغ کے نئے راستے کھولتے چلے جاؤ گے۔ لوگوں کی اسلام کی طرف توجہ ہو گی۔ اس کی خوبصورت تعلیم انہیں اپنا گرویدہ کر لے گی اور یوں تمہاری تعداد بھی بڑھتی چلی جائے گی۔ پس یہی مقصد ہے جس کے لئے ہمیں اپنی مساجد بنانی چاہئیں اور ہم بناتے ہیں۔ یہی وہ تعلیم ہے جس کو آج میڈیا کے ذریعہ دیکھ کر اور اس کا علم پا کر دنیا ہماری طرف متوجہ ہوتی ہے۔ ایک عام آدمی سے لے کر بڑے بڑے لیڈر اور سیاستدان جب دیکھتے ہیں کہ ایک طرف تو شدت پسند گروہ ہیں جو مار دھاڑ اور بلا امتیاز قتل و غارت میں لگے ہوئے ہیں اور دوسری طرف ایک جماعت ہے جو محبت پیار صلح اور امن کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ ایک طرف تو ایسے نام نہاد مسلمانوں کی مساجد ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر گالیاں اور غلاظتوں سے بھرے ہوئے جذبات کے اظہار کئے جاتے ہیں اور دوسری طرف صرف امن اور صلح کی بات کی جاتی ہے اور محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔ یقیناً یہ باتیں اپنی طرف توجہ کھینچتی ہیں۔ لوگوں کو تجسس پیدا ہوتا ہے کہ ان دو قسموں کے مسلمانوں میں فرق کیوں ہے؟ اور پھر یہ تجسس آجکل کے جدید میڈیا انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی طرف مائل کرتا ہے۔ پرسوں ڈبلن پارلیمنٹ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ کچھ ممبران پارلیمنٹ سے ملنے کا بھی موقع ملا۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ جماعت احمدیہ جس طرح انسانیت کی قدریں قائم کرنے کے لئے اور امن کے قیام کے لئے کوشش کرتی ہے وہ دوسرے مسلمانوں میں نظر نہیں آتیں اور یہ معلومات جماعت کے بارے میں بڑی گہرائی میں جا کر میں نے لی ہیں۔ اور کہنے لگے کہ یہ سب معلومات لے کر میں اس بات کا خواہشمند ہوں کہ اب جماعت احمدیہ ڈبلن میں بھی جلد مسجد بنائے تا کہ یہ محبت اور اعلیٰ قدروں کا پیغام اس شہر میں بھی پھیلے جو میرا شہر ہے۔

میں نے شروع میں جو آیت تلاوت کی تھی اس میں بھی خدا تعالیٰ نے مسجدوں کو آباد کرنے والوں کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ اس آیت کی وسعت خانہ کعبہ سے نکل کر ہر اس مسجد تک پھیلتی چلی جاتی ہے جو ان خصوصیات کے حامل لوگوں سے آباد ہوتی ہے جن کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔ ایمان لانے والوں میں جو شامل ہیں۔ ان مؤمنوں میں شامل ہیں جن کے ایمان کے معیار اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمائے ہیں ایک جگہ۔ فرمایا کہ اشد حبا للہ۔ یعنی مؤمنوں کی محبت سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے۔ کوئی دوسری دنیاوی محبت ان پر غالب نہیں ہوتی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ دنیاوی مفاد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت کو بھول جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کے احکام پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’جاننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی غیوری محبت ذاتیہ میں کسی مؤمن کی اس کے یعنی اللہ کے غیر سے شراکت نہیں چاہتی۔ ایمان جو ہمیں سب سے زیادہ پیارا ہے۔ وہ اسی بات سے محفوظ رہ سکتا ہے کہ ہم محبت میں دوسرے کو اس سے شریک نہ کریں‘‘

پس یہ بڑی قابل غور بات ہے۔ پس اس معیار کا جائزہ ہر ایک کو لینے کی ضرورت ہے۔ خود اپنا جائزہ ہی ہمیں اپنی حالتوں کے بارے میں بتا سکتا ہے۔ قرآن کریم نے بے شمار احکام دیئے ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جگہ لکھا ہے کہ یہ سات سو حکم ہیں۔ اور جو ان کو نہیں مانتا ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتا وہ مجھ سے دور ہو رہا ہے اپنا تعلق مجھ سے کاٹ رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ پر ایمان ہمارا تب مکمل ہو گا جب ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو صرف ایمان کا دعویٰ کرنے والے نہیں ہیں بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت بھی نظر آتی ہے ہر لحہ۔ ہر قدم ان کا ہدایت کے نئے سے نئے راستوں کی طرف اٹھتا ہے۔ ہر راستہ ان کے لئے فلاح کے دروازے کھولتا چلا جاتا

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان